بفیضانِ نظر سراج الامّہ، کاشف الغمّہ، امام اعظم، فقیہ افخم حضرت سیّدنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:
تین مواقع پر میں بہت خوش ہوتا ہوں: (1) ربیع الاول شریف کے ابتدائی ۱۲ دن، خصوصاً عیدِ میلادُالنبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (2) حاضریِ مدینہ اور (3) آمدِ ماہِ رمضان

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر یارب جا کر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران
مولانا محمد عمران عطاری

فریاد

یادگارِ ایّوبی

(دوسری اور آخری قسط)

مُبارک غار اور آبِ شِفا تُرکی کے شہرمدینۃُ الانبیا شانلی عُرفا(Şanlıurfa) میں سفر کے دوران ایک مسجد میں پہنچے، مسجد کے صحن میں ایک چھوٹا سا کمرہ اور ایک کنواں تھا، معلوم ہوا کہ اِس کمرے میں سیڑھیاں ہیں جو نیچے اُس غار تک جاتی ہیں جہاں اللہ عزّوجلّ کے نبی حضرتِ سیّدُنا ایّوب علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنی بیماری کے کئی سال گزارے تھے اور پھر اللہ عزّوجلّ کے حکم سے آپ علیہ السّلام نے زمین پر پاؤں مارا تھا تو ایک چشمہ جاری ہوا تھا جس کا پانی پی کر آپ علیہ السّلام کو شِفا نصیب ہوئی تھی، اِس آبِ شِفا کو پینے کے لئے ایک کولر نُما ٹونٹی لگی ہوئی تھی جس سے زائرین سیراب ہو رہے تھے، مَدَنی قافلے کے شُرَکا نے بھی آبِ شِفا پیا۔

حضرتِ سیّدُنا ایّوب علیہ السّلام کا امتحان حضرتِ سیّدُنا ایّوب علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو اللہ عزّوجلّ نے ہر طرح کی نعمت سے نوازا تھا، آپ علیہ السّلام خوبصورتی، کثیر مال و اولاد اور بے شمار مویشیوں کے ساتھ ساتھ کئی کھیتوں اور باغات کے بھی مالک تھے۔ جب اللہ تعالٰی نے آپ کو آزمائش و امتحان میں ڈالا تو آپ علیہ السّلام کا مکان گر پڑا، تمام اولاد اُس کے نیچے دبنے سے انتقال کر گئی، سینکڑوں اُونٹ اور ہزارہا بکریاں مر گئیں، جبکہ تمام کھیت اور باغات بھی برباد ہوگئے، اَلغَرَض کچھ باقی نہ رہا۔ جب جب آپ علیہ السّلام کو خبر دی جاتی، اللہ عزّوجلّ کی حمد اور اُس کا شکر بجالاتے تھے اور فرماتے: میرا کیا تھا؟ اور کیا ہے؟ جس کا تھا اُس نے لے لیا، میں ہر حال میں اُس کی رِضا پر راضی ہوں۔ اِس کے بعد حضرت سیّدنا ایوب علیہ السّلام بیمار ہوگئے، بیماری اس قدر بڑھی کہ سب لوگوں نے آپ علیہ السّلام کا ساتھ چھوڑ دیا لیکن آپ علیہ السّلام کی زوجہ حضرتِ سیّدَتُنا رحمت بنتِ افرائیم رضی اللہ تعالٰی عنہا آپ کے ساتھ رہیں اور آپ کی خوب خدمت کی، کئی سال تک مسلسل آپ علیہ السّلام تکلیف میں مبتلا رہے۔ جب آپ علیہ السّلام کے اِمتحان کی گھڑیاں ختم ہوئیں تو اللہ عزّوجلّ نے آپ کو زمین پر پاؤں مارنے کا حکم ارشاد فرمایا، جیسے ہی آپ علیہ السّلام نے زمین پر پاؤں مارا فوراً ایک چشمہ پھوٹ پڑا، آپ نے اس پانی سے غسل کیا اور اُسے نوش فرمایا، یوں آپ علیہ السّلام کو شِفا نصیب ہوگئی، آپ کی اولاد کو دوبارہ زندہ کر دیا گیا اور تمام ہلاک شدہ مال و مویشی اور اسباب و سامان آپ علیہ السّلام کو مزید بڑھا کر عطا کر دیا گیا۔ (عجائب القرآن، ص180-183 مفہوماً وبتغیرٍ) **اے کاش!** ہم بھی صبر کرنے والے بن جائیں۔

ضروری وضاحت حضرت ایوب علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بیماری کے بارے میں علامہ عبد المصطفٰی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: عام طور پر لوگوں میں مشہور ہے کہ مَعَاذَاللہ آپ کو کوڑھ کی بیماری ہوگئی تھی۔ چنانچہ بعض غیر معتبر کتابوں میں آپ کے کوڑھ کے بارے میں بہت سی غیر معتبر داستانیں بھی تحریر ہیں، مگر یاد رکھو کہ یہ سب باتیں سر تا پا بالکل غلط ہیں اور ہرگز ہرگز آپ یا کوئی نبی بھی کبھی کوڑھ اور جُذام کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوا، اس لئے کہ یہ مسئلہ مُتَّفَق علیہ ہے کہ انبیاء علیہم السّلام کا تمام اُن بیماریوں سے محفوظ رہنا ضروری ہے جو عوام کے نزدیک باعثِ نفرت وحقارت ہیں۔ (عجائب القرآن، ص181)

"مدینۃُ الانبیا شانلی عرفا" مدینۃُ الانبیا شانلی عرفا (Sanliurfa) کو مختلف انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے نسبت حاصل ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیّدُنا ابراہیم علیہ السّلام کے پوتے اور بنی اسرائیل کے سردار حضرتِ سیّدُنا یعقوب علیہ السّلام کی شادی بھی اِسی شہر کے ایک مقام حَرّان (Harran) میں ہوئی تھی۔ حضرتِ سیّدُنا ایّوب علیہ السّلام بھی اِسی شہر میں رہے اور یہیں آپ کا مزار پُر انوار ہے۔ جبکہ کہا جاتا ہے کہ حضرتِ سیّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ علیہ السّلام نے حضرتِ سیّدُنا شعیب علیہ السّلام سے اِسی شہر میں پہلی بار ملاقات کی تھی۔

اللہ عزّوجلّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ربیعُ الاوّل ۱۴۳۹ھ جلد:1
دسمبر 2017ء شمارہ:12

فہرس (Index)

☆اِس شُمارے کی شرعی تفتیش دارُالافتاء اہلسنّت کے مفتی حافظ محمد کفیل عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی نے فرمائی ہے۔

☆ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔
https://www.dawateislami.net/magazine

ہدیہ فی شمارہ
(سادہ):35 (رنگین):60
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات
(سادہ):800 (رنگین):1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں سالانہ ہدیہ
(سادہ):419 (رنگین):720
☆ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کروا کر سال بھر کے لئے بارہ کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کروا کر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔
ممبر شپ کارڈ(Member Ship Card)
12 شمارے رنگین:720 12 شمارے سادہ:420
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے
Call: +9221111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس
ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
پیشکش: مجلسِ ماہنامہ فیضانِ مدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، 18/362، حدیث:928)

حمد/مناجات

یارب مرے دل میں ہے تمنائے مدینہ

یارب مِرے دل میں ہے تمنّائے مدینہ
ان آنکھوں سے دِکھلا مجھے صحرائے مدینہ

نکلے نہ کبھی دل سے تمنّائے مدینہ
سَر میں رہے یارب مِرے سودائے مدینہ

ایسا مِری نظروں میں سما جائے مدینہ
جب آنکھ اٹھاؤں تو نظر آئے مدینہ

اس درجہ ہیں مشتاقِ زیارت مری آنکھیں
دل سے یہ نکلتی ہے صدا ہائے مدینہ

سَرِ عرش کا خَم ہے تِرے روضے کے مقابل
اَفلاک سے اونچے ہیں مکانہائے مدینہ

کیوں گور کا کھٹکا ہو قیامت کا ہو کیا غم
شیدائے مدینہ ہوں میں شیدائے مدینہ

بُلوا کے مدینے میں جمیلِ رضوی کو
سگ اپنا بنا لو اسے مولائے مدینہ

قبالۂ بخشش، ص131

از مداحُ الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی

نعت/استغاثہ

آمد آمد ہے

مچی ہے دُھوم پیمبر کی آمد آمد ہے
حبیبِ خالقِ اکبر کی آمد آمد ہے

کیا ہے سبز عَلَم نصب بامِ کعبہ پر
کہ دو جہاں کے سَرْوَر کی آمد آمد ہے

نہ کیوں ہو نُور سے تبدیل کفر کی ظُلمت
خدا کے ماہِ مُنوّر کی آمد آمد ہے

ہے جبرئیل کو حکمِ خدا خبر کردو
کہ آج حق کے پیمبر کی آمد آمد ہے

خوشی کے جوش میں ہیں بلبلیں بھی نغمہ کُناں
چمن میں آج گُلِ تَر کی آمد آمد ہے

دوزانو ہوکے ادب سے پڑھو صلاۃ و سلام
عزیزو خَلق کے مَصْدَر کی آمد آمد ہے

جمیلِ قادری کہدے کھڑے ہوں اہلِ سُنَن
ہمارے حامی و یاور کی آمد آمد ہے

قبالۂ بخشش، ص182

از مداحُ الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی

جشنِ ولادت کے نعرے

سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد مرحبا

سرکار کی آمد مرحبا
سردار کی آمد مرحبا
سالار کی آمد مرحبا
مُختار کی آمد مرحبا
غمخوار کی آمد مرحبا
تاجدار کی آمد مرحبا
شہریار کی آمد مرحبا
آقا کی آمد مرحبا
داتا کی آمد مرحبا
مولیٰ کی آمد مرحبا
حُضُور کی آمد مرحبا
پُرنور کی آمد مرحبا
غَیُور کی آمد مرحبا
اچھے کی آمد مرحبا
سچّے کی آمد مرحبا
آقائے عطّار کی آمد مرحبا

وسائلِ بخشش مرمم، ص518

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اُمتی پر حقوقِ مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ(۸) لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ-وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا(۹) ﴾

ترجمہ: بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔ (پ26، الفتح:8، 9)

تفسیر یہ آیتِ مبارکہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان، مقام و منصب، امّت پر لازم حقوق اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و عبادت کے بیان پر مشتمل ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اے نبی! ہم نے تمہیں امت کے اعمال پر گواہ، اہلِ ایمان و اطاعت کو خوشخبری دینے اور کافر و نافرمان کو اللہ تعالیٰ کی گرفت اور عذاب کا ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی نصرت و حمایت اور تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو۔ (خازن، 4/103)

امّت پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقوق کے پہلو سے اِس آیتِ کریمہ کو دیکھا جائے تو اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین حقوق بیان فرمائے ہیں: ایمان، نصرت و حمایت اور تعظیم و توقیر۔ ہم ان تینوں حقوق کو کچھ تفصیل سے بیان کرکے مزید چند حقوق بیان کریں گے تاکہ علم میں اضافہ اور عمل کی توفیق ہو۔

(1) ایمان محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی نبوت و رسالت پر ایمان رکھنا فرض ہے اور یونہی ہر اس چیز کو تسلیم کرنا بھی لازم و ضروری ہے جو آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں۔ یہ حق صرف مسلمانوں پر نہیں بلکہ تمام انسانوں پر لازم ہے کیونکہ آپ تمام انسانوں کے لئے رسول ہیں اور آپ کی رحمت تمام جہانوں کے لئے اور آپ کے احسانات تمام انسانوں بلکہ تمام مخلوقات پر ہیں۔ جو یہ ایمان نہ رکھے وہ مسلمان نہیں، اگرچہ وہ دیگر تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان رکھتا ہو۔

(2) رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نصرت و حمایت اللہ تعالیٰ نے روزِ میثاق تمام انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نصرت و مدد کا عہد لیا تھا اور اب ہمیں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نصرت و حمایت کا حکم دیا ہے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تائید و نصرت میں جان، مال، وطن، رشتے دار سب کچھ قربان کردیا۔ دورانِ جنگ ڈھال بن کر پروانوں کی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نثار ہوتے رہے۔ فی زمانہ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و ناموس کی حفاظت، آپ کی تعلیمات و دین کی بقاء و ترویج کی کوشش اسی نصرت و حمایت میں داخل اور مسلمانوں پر لازم ہے۔

(3) رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر ایک انتہائی اہم حق یہ بھی ہے کہ دل و جان، روح و بدن اور ظاہر و باطن ہر اعتبار سے نبیِّ مکرم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی اعلیٰ درجے کی تعظیم و توقیر کی جائے بلکہ آپ سے نسبت و تعلّق رکھنے والی ہر چیز کا ادب و احترام کیا جائے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے ملبوسات، نعلین شریفین، مدینہ طیبہ، مسجدِ نبوی، گنبدِ خضریٰ، اہلِ بیت، صحابۂ کرام اور ہر وہ جگہ جہاں پیارے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے پیارے

پیارے قدم مبارک لگے، ان سب کی تعظیم کی جائے۔ ادب و تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ اپنی زبان وبدن اور اقوال وافعال میں امورِ تعظیم کو ملحوظ رکھے جیسے نامِ مبارک سنے تو درود پڑھے، سنہری جالیوں کے سامنے ہو تو آنکھیں جھکالے اور دل کو خیالِ غیر سے پاک رکھے، گنبدِ خضری پر نگاہ اٹھے تو فوراً ہاتھ باندھ کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے۔ اسی ادب و تعظیم کا ایک نہایت اہم تقاضا یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخوں اور بے ادبوں کو اپنے جانی دشمن سے بڑھ کر ناپسند کرے، ایسوں کی صحبت سے بچے، ان کی کتابوں کو ہاتھ نہ لگائے، ان کا کلام و تقریر نہ سنے بلکہ ان کے سائے سے بھی دور بھاگے اور اگر کسی کو بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ادنیٰ سی گستاخی کا مرتکب دیکھے تو اگرچہ وہ باپ یا استاد یا پیر یا عالم ہو یا دنیوی وجاہت والا کوئی شخص، اُسے اپنے دل و دماغ سے ایسے نکال باہر پھینکے جیسے مکھن سے بال اور دودھ سے مکھی کو باہر پھینکا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا حقوق کے ساتھ ساتھ علماء ومحدثین نے اپنی کتب میں دیگر ”حقوقِ مصطفٰی“ کو بھی بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، یہاں اختصار کے ساتھ مزید 4 حقوق ملاحظہ ہوں:

(1) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ اور سنتوں کی پیروی کرنا ہر مسلمان کے دین و ایمان کا تقاضا اور حکمِ خداوندی ہے۔ آسمانِ ہدایت کے روشن ستارے یعنی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سلف صالحین اپنی زندگی کے ہر قدم پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر چلنے کو مقدم رکھتے اور اتباعِ نبوی سے ہرگز انحراف نہ کرتے۔ اِس اتباع میں فرض وواجب امور بھی ہیں اور مؤکد و مستحب چیزیں بھی۔ بزرگانِ دین دونوں چیزوں میں ہی کامل اتباع کیا کرتے تھے، اسی لئے کتبِ احادیث وسیرت میں صرف فرائض وواجبات کا بیان ہی نہیں بلکہ سنن و مستحبات اور آداب ومعاملات و معاشرت کا بھی پورا پورا بیان ملتا ہے۔

(2) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی حق ہے کہ آپ کا ہر حکم مان کر اس کے مطابق عمل کیا جائے، جس بات کا حکم ہو اسے بجا لائیں، جس چیز کا فیصلہ فرمائیں اسے قبول کریں اور جس چیز سے روکیں اُس سے رُکا جائے۔ **(3) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت** اُمّتی پر حق ہے کہ وہ دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر اپنے آقا و مولا، سید المرسلین، رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت کرے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت روحِ ایمان، جانِ ایمان اور اصلِ ایمان ہے۔ **(4) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ مبارک ونعت** ہم پر یہ بھی حق ہے کہ سرورِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وثنا، تعریف وتوصیف، نعت ومنقبت، نشرِ فضائل وکمالات، ذکرِ سیرت وسنن و احوال وخصائل و شمائلِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور بیانِ حسن وجمال کو دل وجان سے پسند بھی کریں اور اِن اذکارِ مبارکہ سے اپنی مجلسوں کو آراستہ کرتے ہوئے اپنی زندگی کا معمول بھی بنالیں۔ قرآنِ پاک رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و محاسن اور شان و مرتبہ کے ذکرِ مبارک سے معمور ہے، تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام حضور سیدُ المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و فضیلت بیان فرماتے رہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے ذکر و نعتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وظیفۂ زندگی اور حرزِ جان تھا۔ دورِ صحابہ سے آج تک یہ سلسلہ جاری وساری ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خوش نصیب مداحوں نے نظم ونثر کی صورت میں اتنی نعتیں لکھ دی ہیں کہ اگر انہیں ایک جگہ کتابی صورت میں جمع کیا جائے تو بلامبالغہ یہ ہزاروں جلدوں پر مشتمل، دنیا کی سب سے ضخیم کتاب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے تمام حقوق بجالاتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ”اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی“ یعنی میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ ہی عطا فرماتا ہے۔ (بخاری، 1/42، حدیث: 71)

اس حدیثِ مبارکہ میں اس بات کی صراحت نہیں کہ سرورِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا عطا فرمانے والے ہیں، اس صورت میں اصول کے مطابق معنیٰ یہ ہو گا کہ ہر نعمت کو تقسیم کرنے والے حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی ہیں اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے واسطے کے بغیر کسی کو کچھ نہیں مل سکتا۔

فقیہِ اعظم ہند حضرت علّامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مخلوق میں کسی کو حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بِلا واسطہ کچھ نہیں مل سکتا۔ بخاری وغیرہ میں صحیح حدیث ہے کہ فرمایا: ”اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی“۔ قَاسِمٌ اور یُعْطِی دونوں کا متعلّق محذوف ہے جو عموم کا اِفادہ کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مخلوقات میں جس کو جو کچھ بھی دیتا ہے خواہ وہ نعمت جسمانی ہو یا روحانی، ظاہری ہو یا باطنی سب حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھ سے دلاتا ہے۔ اس لئے علامہ احمد خطیب قسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی نے ”اَلْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَّہ“ میں فرمایا، جسے علامہ محمد بن عَبدُ الباقی زُرقانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے باقی رکھا: ھُوَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِزَانَۃُ السِّرِّ وَمَوْضِعُ نُفُوْذِ الْاَمْرِ فَلَا یَنْفُذُ اَمْرٌ اِلَّا مِنْہُ وَلَا یُنْقَلُ خَیْرٌ اِلَّا عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یعنی حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خزانۃ السر (یعنی پوشیدہ راز) ہیں اور اللہ تعالٰی کے حکم کے نافذ ہونے کا مرکز، اس لئے ہر چیز حضور ہی سے منتقل ہوتی ہے اور ہر حکم حضور ہی سے نافذ ہوتا ہے۔ (فتاویٰ شارح بخاری، 1/351)

مفتی حسان رضا عطاری مدنی

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ دین و دنیا کی ساری نعمتیں علم، ایمان، مال، اولاد وغیرہ دیتا اللہ ہے بانٹتے حضور ہیں جسے جو مِلا حضور کے ہاتھوں مِلا کیونکہ یہاں نہ اللہ کی دَین (یعنی دینے) میں کوئی قید ہے نہ حضور کی تقسیم میں، لہٰذا یہ خیال غلط ہے کہ آپ صرف علم بانٹتے ہیں ورنہ پھر لازم آئے گا کہ خدا بھی صرف علم ہی دیتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/177)

بعض علمانے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے تقسیم میں فقط عِلم کا ذکر کیا ہے لیکن یہ تقسیم صرف عِلم کے ساتھ خاص نہیں، کثیر ائمہ نے اس تقسیم کو عام رکھا ہے کہ علم ہو یا مال ہر نعمت حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی تقسیم فرماتے ہیں۔

پانچویں صدی ہجری کے بزرگ، شارحِ بخاری امام ابن بطّال مالکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حضور علیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کا یہ فرمان ”اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ“ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضور علیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام اپنے پاس کوئی مال نہیں رکھتے تھے بلکہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان میں تقسیم فرما دیتے اور آپ علیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کا یہ فرمان لوگوں کی دل جوئی کے لئے تھا کہ کسی کو کم زیادہ مل رہا ہے تو یہ اللہ تعالٰی کی عطا ہے جس کو میں زیادہ دے رہا ہوں تو وہ بھی اللہ تعالٰی کے مقرر کرنے کی وجہ سے اور کسی کو اس کے مقابلے میں کم دے رہا ہوں تو یہ بھی اللہ تعالٰی کے مقرر کرنے کی وجہ سے۔ (شرح ابن بطال علی صحیح البخاری، 1/141 ملخصاً)

دسویں صدی ہجری میں وصال فرمانے والے عظیم مُحدِّث، حافظ ابنِ حجر ہیتمی مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ تعالٰی کے خلیفۂ اعظم ہیں، اللہ تعالٰی نے اپنے کرم کے خزانے اور نعمتوں کے دستر خوان حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھوں میں دے دیئے ہیں حضور جسے جو چاہیں عطا فرما دیں۔ (الجوھر المنظم، ص 80)

مزید تفصیل کے لئے امامِ اَہلِ سُنّت، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزت کی تصنیف ”اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی (فتاویٰ رضویہ، 30/359)“ اور ”تَجَلِّی الْیَقِیْن (فتاویٰ رضویہ، 30/129)“ کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی

اللہ تعالیٰ نے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جہاں بے مثال بشر ہونے کا شرف عطا فرمایا وہیں حِسّی و معنوی نورانیت سے بھی نوازا۔ حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بشر بھی ہیں اور نور بھی یعنی نورانی بشر ہیں۔ ظاہری جسم شریف بشر ہے اور حقیقت نور ہے۔(رسالہ نور مع رسائل نعیمیہ، ص39)

سب سے پہلے نورِ محمدی کی تخلیق ہوئی حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلی تخلیق کے متعلّق سوال کیا تو حضور پُرنور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود اپنی نورانیت کو یوں بیان فرمایا: اے جابر! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام مخلوق سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا۔(الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف، ص63، حدیث:18، مواھب لدنیہ، 1/36) حضرت سیّدنا امام زینُ العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں آدم علیہ السَّلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں نور تھا۔(مواھب لدنیہ، 1/39) حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت آدم علیہ السَّلام کو پیدا فرمایا تو ان کے بیٹوں کو باہم فضیلت دی۔ آپ علیہ السَّلام نے ان کی ایک دوسرے پر فضیلت ملاحظہ فرمائی۔(پھر حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:) آدم علیہ السَّلام نے سب سے آخر میں مجھے ایک بلند نور کی صورت میں دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب یہ کون ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارا بیٹا احمد ہے، یہ اوّل بھی ہے، آخر بھی ہے اور یہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔(دلائل النبوۃ للبیہقی، 5/483)

نورانیتِ مصطفےٰ بزبانِ اصحابِ مصطفےٰ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نورانیت کے جلووں کو دیکھا تو سب نے اپنے اپنے انداز میں اظہار کیا: **1** حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضور انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے کے مبارک دانتوں میں کُشادَگی تھی، جب آپ گفتگو فرماتے تو اُن میں سے نور دکھائی دیتا تھا۔(جامع صغیر، ص403، حدیث:6482) شیخ الاسلام علّامہ عبدالرءوف مُناوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: یہ نور محسوس ہوتا تھا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کُل ذاتِ شریفہ ظاہری و باطنی طور پر نور تھی حتّٰی کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے اصحاب میں سے جس کو چاہتے اُسے نور عطا فرماتے جیسا کہ حضرت سیّدنا طفیل بن عَمرو دَوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا۔(فیض القدیر، 5/93 ملخصاً) **2** حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: بَوقتِ سحر کھو جانے والی سوئی حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور کی روشنی کی کرن سے مل گئی۔(القول البدیع، ص302 ملخصاً) **3** حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسکراتے تو در و دیوار روشن ہو جایا کرتے تھے۔(مصنف عبدالرزاق، 10/242، حدیث:20657 ملتقطاً)

نورانی بشریت یاد رہے! نور اور بشر ایک دوسرے کی ضد نہیں کہ ایک جگہ جمع نہ ہو سکیں کیونکہ حضرت جبریل علیہ السَّلام نوری مخلوق ہونے کے باوجود حضرت سیّدتنا بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے انسانی شکل میں جلوہ گر ہوئے تھے۔ جیسا کہ قراٰنِ حکیم میں ہے:

﴿فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا﴾ (پ16، مریم:17)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔ نیز حضرت مَلَکُ الموت علیہ السَّلام بشری

صورت میں حضرت سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔(بخاری، 1/450، حدیث:1339) **بزرگانِ دین کا عقیدہ** جلیل القدر مُفَسِّرین، مُحَدِّثِین، علمائے ربّانِیِّین اور اولیائے کاملین نے بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور ہونے کو بیان فرمایا۔ جیسا کہ قراٰنِ مجید کی آیت: ﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌۙ(۱۵)﴾ (پ6، المآئدۃ:15) (ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب) کے تحت امام ابو جعفر محمد بن جَرِیر طَبَری (سالِ وفات 310 ہجری)، امام ابو محمد حسین بغوی (سالِ وفات 510 ہجری)، امام فخر الدین رازی (سالِ وفات 606 ہجری)، امام ناصر الدین عبداللہ بن عمر بَیضاوی (سالِ وفات 685 ہجری)، علّامہ ابوالبرکات عبداللہ نَسَفی (سالِ وفات 710 ہجری) علّامہ ابوالحسن علی بن محمد خازِن (سالِ وفات 741 ہجری)، امام جلال الدین سُیُوطی شافعی (سالِ وفات 911 ہجری) رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین سمیت کثیر مُفَسِّرین نے فرمایا کہ اس آیتِ طیبہ میں موجود لفظ "نور" سے مراد نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ بابرکات ہے۔ حضرت علامہ قاضی عِیاض مالکی (سالِ وفات 544 ہجری) علیہ رحمۃ اللہ الھادِی فرماتے ہیں: حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایہ سورج چاند کی روشنی میں زمین پر نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نور ہیں۔(الشفا، 1/368) **نورِ مصطفٰے غالب آگیا** شارحِ بخاری، امام احمد بن محمد قَسطلانی (سالِ وفات 923 ہجری) قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور کو پیدا فرمایا تو اُسے حکم فرمایا کہ تمام انبیا کے نور کو دیکھے چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام انبیا کے نور کو ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور سے ڈھانپ دیا۔ انہوں نے عرض کی: مولیٰ! کس کے نور نے ہمیں ڈھانپ لیا؟ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: هٰذَا نُوْرُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ یعنی یہ عبداللہ کے بیٹے محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا نور ہے۔(مواہب لدنیہ، 1/33)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نورانیتِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے متعلّق تفصیل جاننے کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کا رسالہ "صَلَاتُ الصَّفَاءِ فِیْ نُوْرِ الْمُصْطَفٰے" (فتاویٰ رضویہ، 30/657) اور حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان کے رسائلِ نعیمیہ میں شامل "رسالۂ نور" کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

دعائے عطّار اور رسائل کے مطالعہ کی دُھوم دھام

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اکتوبر 2017ء میں مختلف کتب و رسائل پڑھنے کی ترغیب دلائی اور مطالعہ کرنے والوں کو دعاؤں سے نوازا: (1) یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کوئی مکتبۃ المدینہ کا رسالہ، "سمندری گنبد" 17-10-14 تک مکمل پڑھ لے اُسے بروزِ قیامت ماں باپ کے فرماں برداروں میں اُٹھا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کارکردگی:** کثیر اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کو پڑھا، صرف ایک ہفتے میں یہ رسالہ تقریباً 24335 کی تعداد میں فروخت ہوا۔ (2) یا ربَّ المصطفٰی! رسالہ، "ظلم کا انجام" 17-10-21 تک جو پورا پڑھ لے، نہ وہ خود ظالم بنے، نہ اُس پر کبھی ظلم ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کارکردگی:** صرف پاکستان میں ایک لاکھ سے زائد اسلامی بھائیوں اور بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت پائی جبکہ تقریباً انیتس ہزار (29000) کی تعداد میں فروخت ہوا۔ (3) یا الٰہی! جو بچہ یا جوان رسالہ، "جوانی کیسے گزاریں؟" 17-10-28 تک پڑھ لے اُسکی زندگی تیری رضا کے مطابق گزرے، اور جو بزرگ پڑھے اُس کی جوانی کی خطائیں مُعاف فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کارکردگی:** تقریباً ایک لاکھ اسلامی بھائیوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ یہ رسالہ تقریباً 44 ہزار کی تعداد میں بِکا۔ (4) مولائے کریم! رسالہ، "بدشُگونی" جو کوئی 17-11-4 تک پڑھ لے، وہ بدشُگونی کی برباد کُن بیماری سے ہمیشہ محفوظ رہے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کارکردگی:** اس رسالے کا بھی 92000 سے زائد اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے مطالعہ کرنے کی سعادت پائی۔
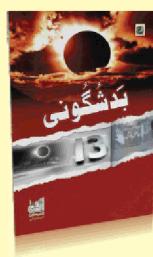
دعائے عطّار: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کوئی تاریخ گزرنے کے بعد بھی ان رسائل کا مُطالَعہ کرلے اُس کے حق میں بھی یہ دعائیں قبول فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کیسے خوش کریں؟

سوال: رَبیعُ الاوّل کے مہینے میں ہم کون سے ایسے کام کریں کہ جن کی بدولت ہم پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوش کر سکیں؟

جواب: ہمیں رَبیعُ الاوّل کے مہینے میں بھی پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوش کرنا ہے اور اس کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی بلکہ ہمیشہ ہمیشہ وہ کام کرنے ہیں کہ جن سے اللہ پاک بھی راضی ہو اور مدینے والے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی خوش ہوں، اگر نماز میں کوتاہی تھی تو نماز کی کوتاہی ختم کر دی جائے، اگر پچھلی نمازیں قضا ہیں تو توبہ کرکے ان کا حساب لگا کر فوراً قضائے عمری شروع کر دی جائے۔ اسی طرح روزے، زکوٰۃ اور دیگر فرائض وواجبات کی تکمیل کرتے ہوئے جشنِ ولادت منانے کی ترکیب شروع کی جائے اور اپنی ذات کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھال لیا جائے۔ جیسے سر پر انگریزی بالوں کے بجائے زلفیں رکھ لی جائیں، ننگے سر گھومنے کے بجائے سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجایا جائے، اگر داڑھی منڈائی یا ایک مٹھی سے گھٹائی ہے تو اس سے توبہ کرکے سنّت کے مطابق چہرے پر داڑھی مبارک سجالی جائے، اپنے لباس کو بھی سنّتوں سے آراستہ کرتے ہوئے مکمل مدنی حلیے کی ترکیب بنالی جائے اور جن سنّتوں پر عمل کرنے میں سُستی و کوتاہی تھی اُسے چُستی میں تبدیل کرکے اپنی ذات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا والے کاموں میں لگا دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دل کے اندر مَدَنی اِنقلاب برپا ہو جائے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

مرزائی، احمدی اور قادیانی میں کیا فرق ہے؟

سوال: مرزائی، احمدی اور قادیانی ان تینوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: مرزائی، احمدی اور قادیانی یہ تینوں ایک ہی گروپ کے نام ہیں۔ اس گروپ کے بانی کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا، جو لوگ مَعَاذَ اللہ اس کو نبی مانتے ہیں وہ اس کے نام "غلام احمد" کی نسبت سے احمدی، اُس کی ذات "مرزا" کی نسبت سے مِرزائی اور اس کے شہر "قادیان" کی نسبت سے قادیانی کہلاتے ہیں، تو اس کے ماننے والے مرزائی، احمدی اور قادیانی ان تین ناموں سے پہچانے جاتے ہیں۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو ماننے کی وجہ سے مسلمان نہیں ہیں کیونکہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نبوت ختم ہو گئی ہے اور اس بات کا اعلان خود سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی حیاتِ ظاہری میں فرما دیا تھا جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیثِ پاک میں ہے: اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی یعنی میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ترمذی، 4/ 93، حدیث: 2226)

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخری نبی ماننا "ضروریاتِ دین" سے ہے اور اس بات پر ایمان لانا شرط ہے کہ آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اگر کوئی شخص ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی کو نیا نبی مانے یا کسی کیلئے نبوت کا ملنا ممکن جانے کہ کسی کو نبوت مل سکتی ہے تو وہ دائرۂ اسلام سے نکل کر کافِر ہو جائے گا اور اُسے کافِر و مرتد سمجھنا ضروری ہے۔ اِسی طرح اگر کوئی ہمارے پیارے نبی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخری نبی تو مانتا ہو لیکن کسی دوسرے جھوٹے نبی کا کلمہ پڑھتا ہو یا کسی اور جھوٹے نبی

کو سچا مانتا ہو تو ایسا شخص بھی اسلام سے خارج ہے اور اس کا پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخری نبی ماننا اسے کوئی کام نہیں دے گا بلکہ اُس شخص کو بھی کافر و مرتد جاننا لازم و ضروری ہے۔ تو جو غلام احمد قادیانی کی نُبُوّت کو مانتے ہیں وہ اسلام سے بالکل خارج ہیں، اسلام سے ان کا کوئی واسِطہ نہیں ہے اور یہ بالکل مرتد ہیں۔ جو بھی قادیانی مذہب پر مرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنّم میں رہے گا، ان کی سزا بُت پَرَست مشرکوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو گنہگار جہنَّم میں داخل ہوں گے اور آخر کار انہیں نکال کر جب داخلِ جنّت کیا جائے گا۔ اِس کے بعد رہ جانے والے کفّار کی سزا بیان کرتے ہوئے صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: کفّار کے لئے یہ (عذاب) ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق (Box) میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قُفل (Lock) لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قُفل لگایا جائے گا، پھر اِسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قُفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا، تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سِوا اب کوئی آگ میں نہ رہا، اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اس کے لئے عذاب ہے۔ جب سب جنّتی جنّت میں داخل ہو لیں گے اور جہنّم میں صِرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لئے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنّت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے (Ram) کی طرح لا کر کھڑا کریں گے، پھر مُنادی (آواز دینے والا) جنّت والوں کو پُکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنّمیوں کو پُکارے گا، وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رِہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اِسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے، وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہے گا: اے اہلِ جنّت! ہمیشگی ہے، اب مرنا نہیں اور اے اہلِ نار! ہمیشگی ہے، اب موت نہیں، اس وقت اُن (جنّت والوں) کے لئے خوشی پر خوشی ہے اور اِن (جہنّم والوں) کے لئے غم بالائے غم۔ (بہارِ شریعت، 1/170، 171)

جو بھی ختمِ نُبُوّت کا اِنکار کرتے ہیں میں ان کو یہ ہمدردانہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنے حال پر رحم کریں، اپنی جان پر ظلم نہ کریں اور نبیِ آخر الزماں، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر سچے دل سے ایمان لے آئیں اور جس نے نُبُوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا اُسے مرتد سمجھیں اور جو اُس کو نبی مانتے ہیں اُنہیں بھی مرتد سمجھیں اور اِسلام کے دامن میں آجائیں۔ اسی طرح میں دیگر غیر مسلموں (Non-Muslims) کو بھی اِسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام پُر اَمْن (Peaceful) مذہب ہے آپ اسے قبول کرلیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دل میں سکون و اطمینان داخل ہوگا، دنیا میں، قبر میں اور قیامت میں راحت ملے گی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جنّت کی نہ ختم ہونے والی نعمتیں بھی دی جائیں گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چوری کی بجلی سے چراغاں کرنا کیسا؟

سوال: بعض لوگ ربیعُ الاوّل کے مہینے میں چوری کی بجلی سے گلیاں اور روڈ وغیرہ سجاتے ہیں ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: چوری کی بجلی سے گلیاں اور روڈ وغیرہ سجانا، چراغاں کرنا ناجائز و حرام ہے۔ (صبحِ بہاراں، ص23، 27، ماخوذاً) ہمیں جشنِ ولادت کی خوشی میں کُنڈے کے ذریعے بجلی چوری کر کے چراغاں نہیں کرنا، بلکہ قانونی طور پر بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے کو بِل ادا (Pay) کر کے جشنِ ولادت کا چراغاں کرنا ہے۔ اسی طرح کسی اور موقع مثلاً شادی کی تقریبات یا فیکٹری، کارخانہ، دکان اور گھر وغیرہ کیلئے بجلی چوری کرنا بھی ناجائز و حرام ہے۔ جس نے ماضی میں ایسا کیا ہے وہ توبہ بھی کرے اور جتنی بجلی چوری کی ہے حساب لگا کر متعلّقہ ادارے کو اُتنا بِل (Bill) ادا کرے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دارالافتاء اہلسنّت

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

مسجد کے چندے سے چراغاں کرنا کیسا؟

سُوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کیا مسجد کے چندے سے مسجد میں چراغاں کرنے کے لئے لائٹیں خرید سکتے ہیں یا نہیں؟ خریدنے میں یہ آسانی ہے کہ کرائے پر لینے کی بنسبت آجکل بہت کم قیمت پر لائٹیں خریدی جاسکتی ہیں اور مختلف مواقع یعنی شبِ براءت اورر مضانُ المبارک کی بڑی راتوں میں چراغاں کرنے میں آسانی رہے گی؟ سائل: محمد حسن عطاری (لائٹ ہاؤس، بابُ المدینہ کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسجد کا چندہ مسجد کے مَصارِفِ مَعْہُودہ یعنی عمومی اخراجات جو مسجد میں کئے جاتے ہیں، کے لئے دیا جاتا ہے مثلاً تعمیرات، یوٹیلٹی بلز(Utility Bills) کی ادائیگی، امام و مؤذن، خادمین کے وظائف اور صفائی ستھرائی میں ہونے والے اخراجات وغیرہ۔

اسی چندے سے مسجد کے چراغاں کرنے کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر چندہ دینے والوں کی صَراحۃً یا دَلالۃً اجازت ہو تو کر سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ صَراحت سے مراد یہ ہے کہ مسجد کے لئے چندہ لیتے وقت کہہ دیا کہ ہم آپ کے چندے سے جشنِ ولادت اور دیگر مبارک راتوں کے مواقع پر مسجد میں روشنی بھی کریں گے اور اُس نے اجازت دیدی ہو جبکہ دلالت یہ ہے کہ چندہ دینے والوں کو معلوم ہو کہ اِس مسجد پر جشنِ ولادت اور دیگر بڑی راتوں کے مواقع پر اور رمضانُ المبارک کی بڑی راتوں میں چراغاں ہوتا ہے اور اُس میں مسجد ہی کا چندہ استِعمال کیا جاتا ہے۔

صراحۃً یا دلالۃً اجازت ہونے کی صورت میں خرید کر، یا کرایہ پر دونوں صورتوں میں اجازت ہے اور وہ صورت اختیار کی جائے جس سے مسجد کے لئے زیادہ نفع ہو۔

اور سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ اب الگ سے مسجد میں ربیع الاول کے ساتھ ساتھ مختلف مواقع پر چراغاں کرنے کے لئے لائٹیں خریدنے کا چندہ کرلیں، یا کسی مُخَیِّر سے کہیں وہ یہ لائٹیں لے کر مسجد کو دیدے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
ابو الصالح محمد قاسم القادری	ابو حذیفہ محمد شفیق العطاری المدنی

محفلِ میلاد کا چندہ بچ جائے تو کیا کریں؟

سُوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں میں ہر سال محفلِ میلاد منعقد ہوتی ہے اس سال بھی منعقد ہوئی اس کے لئے چندہ کیا گیا جس میں سے کچھ رقم بچ گئی اب پوچھنا ہے کہ جو رقم بچ گئی ہے اس سے میلاد کے لئے برتن اور مسجد کی ضرورت کے لئے چیزیں مثلاً لاؤڈ اسپیکر، ساؤنڈ، دریاں وغیرہ خریدنا جائز ہے یا نہیں؟

سائل: حافظ نصیر الدین (پنڈی گھیپ، اٹک)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو چندہ میلاد شریف کی محفل کے لئے لیا گیا ہے وہ صرف میلاد شریف کی محفل میں ہی استعمال کرنے کی اجازت ہے اس کے علاوہ کسی اور کام میں خرچ کرنے کی اجازت نہیں بلکہ ایسا کرنا ناجائز و گناہ ہے، جو رقم بچ گئی ہے وہ چندہ دینے والوں کو ان کے حصّوں کے مطابق ہر ایک کو واپس کر دیں یا ان سے اجازت لیں، تو وہ جس جائز کام میں خرچ کرنے کی اجازت دیں وہاں صَرف کر دیں، اس صورت میں اگر برتنوں، لاؤڈ اسپیکر یا دریوں کی اجازت دیتے ہیں تو یہ بھی خرید سکتے ہیں اور اگر چندہ دینے والوں کا کوئی پتا نہ چلے تو اسی طرح کی کسی دوسری محفلِ میلاد میں ان کو خرچ کریں، اگر یہ نہ ہو سکے تو اگلے سال میلاد شریف ہی کی اسی محفل میں خرچ کر لیں یا لُقطے کے مال (یعنی گری پڑی ملنے والی چیز) کی طرح مساکین میں خیرات کر دیں یا کسی بھی مَصرَفِ خیر (یعنی بھلائی کے کام) میں خرچ کر دیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
ابو الصالح محمد قاسم القادری	عبدہ المذنب محمد نوید چشتی

دف اور ذکر والی نعت خوانی کا حکم

سُوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ دَف والی نعتیں پڑھنا اور سننا کیسا ہے؟ نیز جن نعتوں میں پیچھے اللہ کا ذکر کیا جا رہا ہو اس کا پڑھنا اور سننا جائز ہے یا نہیں؟

سائل: زین العابدین (گلستان کالونی، راولپنڈی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نعت پاک پڑھنا بلا شبہ باعثِ ثواب، باعثِ برکت، سببِ نزولِ رحمتِ خداوندی اور نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا و خوشنودی اور آپ کی محبت میں اضافے کا سبب ہے، لیکن باقی تمام معاملات کی طرح اس میں بھی شریعت کی پاسداری لازم ہے، لہٰذا دَف اگر جھانج کے ساتھ ہو تو اس کا بجانا مطلقاً ناجائز ہے، جھانج والی دَف کے ساتھ نعت پڑھنا زیادہ ممنوع اور سخت گناہ ہے اور اگر دَف کے ساتھ جھانج نہ ہو تو دف بجانے کی اجازت تین شرطوں کے ساتھ ہے اگر ان میں سے ایک بھی کم ہو تو اجازت نہیں، پہلی شرط یہ ہے کہ ہیئتِ تَطرُّب پر نہ بجایا جائے یعنی قواعدِ موسیقی کی رعایت نہ کی جائے، دوسری شرط یہ ہے کہ بجانے والے مرد نہ ہوں کہ ان کے لئے دَف بجانا مطلقاً مکروہ ہے، تیسری شرط یہ ہے کہ بجانے والی عزت دار بیبیاں نہ ہوں اور جو بچیاں وغیرہ بجائیں وہ بھی غیرِ مَحَلِّ فتنہ میں بجائیں تو جائز ہے اور حدیثِ مبارکہ میں جس دَف کے بجانے کا ذکر ہے وہ اسی انداز پر تھا۔ آج کل جو طریقہ رائج ہے اس میں دَف بجانے کی مکمل شرائط نہیں پائی جاتیں، تو ایسا دَف بجانا اور اس کے ساتھ نعت پڑھنا جائز نہیں۔

رہی بات نعت پاک کے ساتھ ذکر کی تو نعت کے ساتھ جس طرح ذکر کرنا رائج ہے کہ اس میں ڈھول سے مشابہ آواز پیدا ہوتی ہے اور اس ذکر کو بطورِ بیک گراؤنڈ (Back Ground) کے نعت میں دلکشی پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اس سے اکابر علماءِ کرام نے منع کیا ہے، ہمارے یہاں کا فتویٰ بھی یہی ہے اور بعض جگہ تو ذاکرین کو دیکھا گیا ہے کہ اللہ تعالٰی کا ذکر ہی نہیں کرتے یا کرتے ہیں تو بگاڑ کر تاکہ اچّھی طرح دھمک پیدا ہو یہ سخت بے ادبی اور ناجائز ہے، اس ذکر کا سننا بھی منع ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
ابو الصالح محمد قاسم القادری	عبدہ المذنب محمد نوید چشتی

اَشعار کی تشریح

ابوالحسّان عطاری مدنی

پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریِ امت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص305)

لفظ و معنی یادگاری: یاد رکھنا۔

شرحِ کلامِ رضا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دنیا میں تشریف لاتے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر اپنی اُمّت کے لئے دعائے مغفرت فرمائی نیز عُمر بھر گنہگارانِ اُمّت کو یاد کر کے اَشک باری اور دعائے مغفرت فرماتے رہے، ان مبارک اداؤں پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

حضرت سیّدتنا آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا۔ (مواہبِ لدنیہ، 66/1ملخصاً)(سجدہ کر کے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے:) رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ خدایا! میری اُمّت کو میرے واسطے بخش دے۔ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے) خطاب ہوا: وَهَبْتُكَ اُمَّتَكَ بِاَعْلٰی هِمَّتِكَ میں نے تیری اُمّت کو بسبب تیری بلند ہمّتی کے بخش دیا، پھر فرشتوں سے ارشاد ہوا: اِشْهَدُوْا يَا مَلَائِكَتِیْ اَنَّ حَبِيْبِیْ لَمْ يَنْسَ اُمَّتَهٗ عِنْدَ الْوِلَادَةِ فَكَيْفَ يَنْسَاهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی اُمّت کو پیدا ہونے کے وقت نہ بھولا تو اُس کو قِیامت کے دن کس طرح بھولے گا۔

(الکلام الاوضح فی تفسیرِ الم نشرح، ص104)

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مرتبہ دورانِ سفر دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور کچھ دیر دُعا کر کے طویل سجدہ فرمایا، تین مرتبہ ایسا کرنے کے بعد حاضرین سے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی اُمّت کے لئے سوال اور شفاعت کی تو اس نے مجھے تہائی اُمّت عطا فرمادی، اس پر میں نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ پھر میں نے سر اٹھا کر اپنے رب سے دوبارہ اپنی امّت کے لئے سوال کیا تو اس نے مجھے تہائی اُمّت عطا فرمادی، بطورِ شکر میں سجدہ بجالایا اور پھر سر اٹھا کر رب تعالٰی سے اپنی امت کے لئے سوال کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے میری امت کا آخری تہائی حصہ بھی عطا فرمادیا اور میں نے شکرانے میں سجدہ ادا کیا۔ (ابوداؤد، 117/3، حدیث:2775)

تیری آمد تھی کہ بیتُ اللہ مُجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گِر گیا

(حدائقِ بخشش، ص52)

الفاظ و معانی مُجرے کو: سلامی کو (یاد رہے! لفظ مُجرا اردو ادب میں سلام کرنے کے معنٰی میں استعمال ہوتا ہے، شُعَرا اکثر اپنے کلام میں اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں)۔ تھرتھرانا: کانپنا، لرزنا۔ ہیبت: رُعب

شرحِ کلامِ رضا سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دنیا میں تشریف آوری پر جو معجزات ظاہر ہوئے ان میں سے یہ بھی تھا کہ خانۂ کعبہ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور کعبۂ معظّمہ کے اِرد گِرد موجود بُت سر کے بل گِر پڑے۔

والدِ اعلیٰ حضرت مفتی نقی علی خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: جس وقت آپ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پیدا ہوئے عبدُالمطلب خانۂ کعبہ میں تھے، دیکھا کہ بیتُ اللہ نے مقامِ ابراہیم میں سجدہ کیا اور بزبانِ فصیح کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اب مجھے خدا نے بُتوں کی نَجاست سے پاک کیا۔" اور ہُبَل نامی ایک بُت کہ کعبے میں رکھا تھا اور سارے بُت رُوئے زمین کے اوندھے گِر پڑے تا (کہ) ظاہر ہو کہ آپ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے سبب سے بُت پرستی موقوف ہوجائے گی اور خدا پرستی جاری ہوگی۔ (الکلام الاوضح فی تفسیرِ الم نشرح، ص181)

بُت خانوں میں وہ قہر کا کُہرام پڑا ہے
مِل مِل کے گلے روتے ہیں کفار و صنم آج

(ذوقِ نعت، ص81)

روشن مستقبل

پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک بچپن

محمد بلال رضا عطاری مدنی

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضاعی والدہ حضرتِ سیّدتُنا حلیمہ سَعْدِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُبارک بچپن کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

پہلا دیدار میں نے پہلی مرتبہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِس حال میں زِیارت کی کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُونی لباس پہنے بستر پر آرام فرما رہے تھے، میں نے نرمی سے جگایا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مُسکراتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور میری طرف دیکھا، اِتنے میں مبارک آنکھوں سے ایک نور نکلا اور آسمان کی طرف بلند ہوتا چلا گیا، یہ دیکھ کر میں نے شوق و محبّت کے عالَم میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیشانی کو چوم لیا۔ (مواہب لدنیہ، 1/79) **قحط دور ہوگیا** میرا قبیلہ "بنی سَعْد" قَحط میں مبتلا تھا، جب میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو لے کر اپنے قبیلے میں پہنچی تو قَحط دور ہوگیا، زمین سَر سَبْز، درخت پھلدار اور جانور فربہ (یعنی موٹے تازے) ہوگئے۔ **گھر روشن رہتا** ایک دن میری پڑوسن مجھ سے بولی: اے حلیمہ! تیرا گھر ساری رات روشن رہتا ہے، اِس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے کہا: یہ روشنی کسی چراغ کی وجہ سے نہیں، بلکہ محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے نورانی چہرے کی وجہ سے ہے۔ **700 بکریاں** میرے پاس 7 بکریاں تھیں، میں نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُبارک ہاتھ اُن بکریوں پر پھیرا تو اِس کی بَرَکت سے بکریاں اتنا دودھ دینے لگیں کہ ایک دن کا دودھ 40 دن کے لئے کافی ہوجاتا تھا۔ اِتنا ہی نہیں، میری بکریوں میں بھی اِتنی برکت ہوئی کہ سات سے 700 ہوگئیں۔ **تالاب بَرَکت والا ہوگیا** قبیلے والے ایک دن مجھ سے بولے: ان کی برکتوں سے ہمیں بھی حصّہ دو! چنانچہ میں نے ایک تالاب میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُبارک پاؤں ڈالے اور قبیلے کی بکریوں کو اُس تالاب کا پانی پلایا تو ان بکریوں نے بچے جنے (پیدا کئے) اور قوم ان کے دودھ سے خوشحال و مالدار ہوگئی۔ **بکری کا سجدہ** ایک دن میں (حضرت) محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو گود میں لئے بیٹھی تھی کہ چند بکریاں قریب سے گزریں، اُن میں سے ایک بکری نے آگے بڑھ کر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سجدہ کیا اور سَرِ مُبارک کو بوسہ دیا۔ **کھیلنے سے گُریز** آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عُمْرِ مُبارک جب 9 ماہ ہوئی تو اچّھی طرح کلام فرمانے لگے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو لڑکے کھیلنے کے لئے بلاتے تو ارشاد فرماتے: مجھے کھیلنے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ **مختلف برکات کا ظُہور** آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے بچّوں کے ساتھ جنگل جاتے اور بکریاں چَرایا کرتے تھے۔ ایک دن میرا بیٹا مجھ سے بولا: امّی جان! (حضرت) محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) بڑی شان والے ہیں، جس جنگل میں جاتے ہیں ہَرا بھرا ہوجاتا ہے، دھوپ میں ایک بادل اِن پر سایہ کرتا ہے، ریت پر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدم کا نشان نہیں پڑتا، پتّھر اِن کے پاؤں تلے خمیر (گُندھے ہوئے آٹے) کی طرح نرم ہوجاتا اور اُس پر قدم کا نشان بن جاتا ہے، جنگل کے جانور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدم چومتے ہیں۔

(الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح (انوارِ جمالِ مصطفٰے)، ص107-109 ملخصاً وملتقطاً)

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پَھبَن
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص306)

تصحیح نامہ **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** (صفر المظفر 1439ھ) کے صفحہ نمبر 11 کی **پرانی عبارت:** ایک مشہور دُکان سے آرٹیفیشل (Artificial) بُندوں کی بہت ہی خوبصورت دو جوڑیاں لاکر پیش کردیں۔ **درست عبارت:** ایک مشہور دکان سے نقلی ہیروں والے بُندوں کی بہت ہی خوبصورت جوڑیاں لاکر پیش کردیں۔

آصف جہانزیب عطاری مدنی

نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔ بڑوں کی طرح بچّوں نے بھی پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رحمت سے خوب حصّہ پایا۔ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بچّوں پر بے حد شفقت فرماتے، اُنہیں اپنے پاس بلاتے، ان کے سروں پر اپنا دستِ رحمت پھیرتے اور انہیں دعائے خیر وبرکت سے نوازتے، چنانچہ (1) حضرت سیّدنا عبد اللہ بن ہِشام رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدہ اُنہیں نبیِّ کریم علیہ الصلوۃ والسَّلام کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہوئیں تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے انہیں دعائے برکت سے نوازا۔(الاصابۃ،4/217) (2) نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بچّوں کے ساتھ خوش طبعی فرما کر ان کا دل بھی بہلایا کرتے تھے چنانچہ روایت میں ہے کہ حضرت سیّدنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے چھوٹے بھائی کے پاس ایک چڑیا تھی، وہ چڑیا مر گئی تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ابو عُمَیر کو کیا ہوا؟ عرض کی: ان کی چڑیا مر گئی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے مزاحاً یہ فرمانا شروع کیا: اے ابو عُمَیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟ اے ابو عُمَیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟(معجم اوسط،5/13، حدیث:6429)

(3) جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سفر سے واپس تشریف لاتے تو بچّوں کو سواری پر سوار فرما لیتے۔(مسلم، ص1014، حدیث:6268، بخاری،4/91، حدیث: 5966 ماخوذاً) (4) جب کوئی بچّہ پیدا ہوتا اور اُسے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا تو آپ اسے دعائے برکت سے نوازتے اور خود اس کی تحنیک فرماتے(یعنی گھُٹی دیتے)۔ (مسلم، ص134، حدیث:662) (5) نیز جب کبھی نمازِ باجماعت میں رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بچّوں کے رونے کی آواز سنتے تو نماز مختصر فرما دیتے۔

(بخاری،1/253، حدیث:707 ماخوذاً)

شفقتِ مصطفٰے! مرحبا مرحبا
رحمتِ مجتبٰی! مرحبا مرحبا

شرارت کا نُقصان

ذوالقرنین عطاری مدنی

فرضی حکایت سات سالہ حُذیفہ اور پانچ سالہ ماریہ دونوں بہن بھائی ایک دوسرے سے بے حد پیار کرتے تھے دونوں اکٹھے اسکول آتے جاتے تھے۔ ساتھ مل کر کھیلتے اور ایک ساتھ ہی ہوم ورک (Home work) کیا کرتے تھے۔ پچھلے مہینے اسکول سے حُذیفہ کی کئی شکایتیں آئی تھیں کہ کسی بچے کو دھکا دے کر گرا دیا، کسی کی کاپی چھپا دی تو کسی پر پانی پھینک دیا، کبھی کلاس میں کسی

بچے کو چٹکیاں بھرلیتا ہے۔ امی ابو نے اسے کافی دیر تک سمجھایا مگر اس مہینے بھی اس کی شرارتوں کی رپورٹ آئی تھی۔

ایک دن حُذیفہ اور ماریہ کمرے میں ہوم ورک (Homework) کر رہے تھے ،اس دوران حُذیفہ کو شرارت سُوجھی،اس نے اونچی آواز سے کہا:ماریہ !جو نہی ماریہ نے اس کی طرف دیکھا،اُس نے ماریہ کی طرف زور سے قلم (Pen) پھینکا۔ قلم(Pen)اس کی آنکھ پر جالگا۔ماریہ نے آنکھ پر ہاتھ رکھ کر ایک زور دار چیخ ماری اور رونا شروع کردیا۔اس کی آواز سُن کر امی جان بھاگی بھاگی آئیں اور ماریہ کا ہاتھ ہٹایا تو خون دیکھ کر گھبرا گئیں اور اسی وقت اُسے ڈاکٹر کے پاس لے گئیں۔ ڈاکٹر نے ماریہ کی آنکھ کا معائنہ (Checkup) کیا، زخم پر دوائی لگائی اور کہنے لگا: شکر کریں کہ قلم آنکھ کے باہر لگا اور چھوٹا سا زخم ہوا ہے، اگر آنکھ کے اندر لگ جاتا تو آنکھ ضائع بھی ہوسکتی تھی۔

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! اپنے ہاتھ پاؤں قابو میں رکھئے، کسی کو پین، پینسل، اسکیل یا اس جیسی کوئی اور چیز نہ ماریں، کسی کو دھکا مت دیں، کسی کے سر پر چانٹا نہ ماریں، کسی کو چٹکیاں نہ بھریں کہ ایسی حرکتوں سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے اور آپ کی ذراسی غلطی سے کسی کا بڑا نقصان بھی ہوسکتا ہے۔

کتے کے کاٹنے کی صورت میں

ابتدائی طِبّی امداد

ڈاکٹر کامران اسحٰق عطاری

کتے کے کاٹنے سے ایک بیماری پیدا ہوتی ہے جسے ”ریبیز“ (Rabies) یعنی ”باؤلا پن“ کہتے ہیں جو کہ جان لیوا ثابت ہوسکتی ہے یہ بیماری ہر کتے کے کاٹنے سے نہیں صرف اُس کتے کے کاٹنے سے ہوتی ہے جس میں ریبیز وائرس ہوتا ہے بلکہ دیگر جانوروں جیسے بندر، لومڑی، نیولا، بھیڑیا، بلی، خرگوش اور چمگادڑ وغیرہ کے کاٹنے سے بھی ہوسکتی ہے۔

علامات ابتداءً طبیعت گری گری سی محسوس ہونا، سردرد اور ہلکا بخار ہونا، متأثرہ جگہ پر سنسناہٹ ہونا، ذراسی بات پر بے قابو ہونا، پانی سے خوف آنا، جسم کے اَعضا کی حرکت میں دُشواری آنا، ذہنی انتشار ہونا اور ہوش کھونا۔

علاج میں احتیاط ایسے مریض کے لُعاب، آنسو، قَے اور پیشاب میں بیماری کے وائرس پائے جاسکتے ہیں اس لئے مریض کا علاج کرنے والے مریض کے پاس جاتے وقت دستانے اور ماسک (Mask) پہن کر جائیں۔ خصوصاً جن لوگوں کی جِلد پر کسی قسم کا زخم ہو ان لوگوں کو ایسے مریض کے قریب بھی نہیں جانا چاہئے۔

کتے کے کاٹنے کے بعد کی ابتدائی طِبّی امداد جہاں کتے نے کاٹا ہے فوراً اُس زخم اور خراشوں کو صابن اور پانی کے ساتھ کم از کم پندرہ منٹ تک دھوتے رہئے اگر صابن میسر نہ ہو تو ٹونٹی / نل وغیرہ کے نیچے زخم کو رکھیں اس طرح بہت حد تک زخم کے اوپر کے وائرس بہہ جائیں گے زخم کو اچھی طرح دھونے کے بعد اسپرٹ(Sprit) یا پایوڈین(Pyodine) سے اچھی طرح صاف کردیں۔ زخم اگر بڑا ہو تو اسے فوراً ٹانکے (Stitches) نہیں لگوانا چاہئیں ورنہ اس طرح وائرس مزید گہرائی تک چلے جانے کا خطرہ ہے۔ اگر ٹانکے لگانے کی بہت ہی زیادہ ضرورت ہو تو 24 سے 48 گھنٹے تک انتظار کریں۔ تاہم اس حوالے سے حتمی رائے ایک ماہر (Qualified) ڈاکٹر ہی دے سکتا ہے البتہ کتے کے کاٹنے کے بعد اس کی ویکسین(Vaccine) لازمی لگوانی چاہئے۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے ایک سفر میں جب نماز کا ارادہ فرمایا تو اپنے گھوڑے سے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے برکت دے! جب تک ہم نماز سے فارغ نہ ہو جائیں تُو اپنی جگہ سے مت ہٹنا (حرکت نہ کرنا)" اور پھر رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس گھوڑے کو اپنے سامنے کھڑا کردیا، چنانچہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب تک نماز ادا فرماتے رہے اس گھوڑے نے اپنے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دی۔ (الشفا، 1/315)

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! دیکھا آپ نے کہ اُس گھوڑے نے جانور ہونے کے باوجود پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم پر کس طرح عمل کیا اور جب تک نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نماز ادا نہ فرمالی اس وقت تک اُس نے حرکت نہیں کی۔ ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بہت سے کام کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، مثلاً ❁ نماز پڑھنا ❁ قراٰنِ کریم پڑھنا ❁ والدین کی بات ماننا ❁ بڑوں کا ادب کرنا ❁ سچ بولنا ❁ مسلمان بھائی کو بلاوجہ تکلیف نہ دینا ❁ چوری نہ کرنا وغیرہ۔

ہمیں بھی چاہئے کہ جو کام کرنے کا ہمیں حکم ہوا، انہیں ضرور کریں، بالخصوص نماز پابندی سے پڑھیں اور جن کاموں سے روکا گیا، ان سے باز رہیں۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو شریعت کے اُصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

والدین کی بے ادبی پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! اپنے والدین کے آگے چلنے، اُن سے پہلے بیٹھنے اور ان کی بے ادبی والے جملے کہنے سے بچئے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اپنے والد کے آگے نہ چلو، انہیں گالی مت دو، ان کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھو اور انہیں نام لے کر مت پکارو۔ (کنزالعمال، جزء16، 8/197، حدیث:45506)

دوسروں کے آگے سے کھانا مِل کر کھاتے وقت دوسروں کے آگے سے کھانا انتہائی نامناسب اور تہذیب کے خلاف ہے۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں بچپن میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پرورش میں تھا، میرا ہاتھ برتن میں ہر طرف جاتا تھا تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: "اے بچّے! اللہ کا نام لے کر سیدھے ہاتھ سے اپنے قریب سے کھاؤ۔" اس دن سے میرے کھانے کا یہی طریقہ ہے۔ (بخاری، 3/521، حدیث:5376)

بڑوں کے ہوتے ہوئے چھوٹوں کا بولنا جب بڑے بات کر رہے ہوں تو چھوٹوں کو بلاضرورت درمیان میں نہیں بولنا چاہئے اسی طرح جب علم و عُمر میں بڑے موجود ہوں تو چھوٹوں کو پہلے بات نہیں کرنی چاہئے جیسا کہ ایک بار حضرتِ سیّدنا عبدالرحمٰن، حضرتِ سیّدنا مُحَیِّصَہ اور حضرتِ سیّدنا حُوَیِّصَہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم اَجْمعین نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیّدنا عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ (جو کہ عمر میں چھوٹے تھے انہوں) نے گفتگو کرنا شروع کردی تو نبیِّ کریم علیہ السَّلام نے فرمایا: "بڑے کو بولنے دو۔"

(بخاری، 2/368، حدیث:3173)

نیک بننے کا نسخہ

ابرار اختر قادری عطاری

فقط دُنیوی زندگی سُدھارنے کی فکر میں کوشش کرنا، آخِرت کی بھلائی کے لئے فکر و عمل سے غافل ہونا، اپنا اِحتِساب کرتے ہوئے آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا عَزْم نہ کرنا سَراسَر نقصان دہ ہے، یقیناً سمجھدار وہی ہے جس نے حسابِ آخرت کو پیشِ نظر رکھا اور اپنے نَفْس کا مُحَاسَبہ کیا۔ کیونکہ اپنے اَعمال میں غور و فِکْر کرنے سے نہ صِرف فکرِ آخرت پیدا ہوتی بلکہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا جذبہ بھی نصیب ہوتا ہے۔

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدنا عُمَر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ روزانہ اپنا اِحتِساب فرمایا کرتے اور جب رات آتی تو اپنے پاؤں پر دُرَّہ مار کر فرماتے: **بتا! آج تُو نے "کیا کیا" کِیا ہے؟** (احیاء العلوم، 5/137) ایک رِوایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس ایک رجسٹر تھا جس میں آپ اپنے ہفتہ وار اعمال لکھا کرتے، پھر ہر جُمُعہ کے دِن اپنے اعمال کا جائزہ لیتے اور جس عمل کو (اپنے گمان میں) رضائے الٰہی کے لئے نہ پاتے تو اپنے آپ کو دُرّہ مار کر فرماتے: **تم نے یہ کام کیوں کیا؟** (درۃ الناصحین، ص253)

امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ہر شخص کے پاس ایک کاپی ہونی چاہئے جس پر ہلاکت میں ڈالنے والے امور اور نَجات دینے والی تمام صِفات مَذکُور ہوں، نیز گناہوں اور نیک اعمال کا بھی تذکِرہ ہو اور روزانہ اس کی مدد سے اپنا مُحَاسَبہ کرے۔ (احیاء العلوم، 5/171) لہٰذا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے مشورے کے مطابق اپنے مطلوبہ اعمال کی فہرست روزمرہ، ہفتہ وار اور ماہانہ و سالانہ کے اِعتِبار سے بنا کر اس پر نشانات لگایا کریں۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر کوئی ایسی فہرست بنانے کی صلاحیت نہیں رکھتا جو اس کی دنیا و آخرت کو بہتر بنانے کے اُمور پر مُشتَمِل ہو، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عَطا کردہ **مَدَنی انعامات** کا رسالہ حاصل کریں جو خود اِحتسابی کا ایک جامع اور بہترین نظامِ عمل ہے، اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبۂ علمِ دین کے لئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کے لئے 40 اور "خصوصی اسلامی بھائیوں" (یعنی گونگے، بہروں) کے لئے 27 مَدَنی اِنعامات ہیں، جن پر عمل کرکے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر (Fill) کیا جاتا ہے اور یہ رِسالہ ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے مَدَنی انعامات کے ذِمّہ دار کو جمع کروانا ہوتا ہے۔ مَدَنی انعامات کو اپنانے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے بتدریج دور ہو جائیں گی اور ان کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

عامل مَدَنی انعامات کو شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ یوں دُعا دیتے ہیں: "**یا ربِّ مصطفٰے! جو تیری رضا کے لئے ان مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کرے اُسے اِس سے پہلے موت نہ دے جب تک وہ مدینہ نہ چُوم لے۔**"

تُو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لَم یَزَل
"مَدَنی انعامات" پر کرتا ہے جو کوئی عمل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کُتب کا تعارف

حافظ عرفان حفیظ عطاری مدنی

حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے: مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهٖ یعنی جو کسی سے محبت کرتا ہے وہ اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔(جامع صغیر، ص507، حدیث:8312) محبتِ رسول کا تقاضا ہے کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات اور اوصاف کا تذکرہ کیا جائے تاکہ اُنہیں سُن کر محبتِ رسول میں اضافہ ہوتا رہے اور عمل کا جذبہ پیدا ہو۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے سیرتِ مصطفٰے پر تحریری بیانات و رسائل میں سے 5 کا مختصر تعارف پیشِ خدمت ہے: **1 صبحِ بہاراں** نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمدِ مبارک پر خوشی منانا، گھروں کو سجانا، محافل و اجتماعات کا انعقاد، جلوسِ میلاد اور صدقہ و خیرات مسلمانوں میں رائج ہے۔ ان معمولاتِ اہلِ سنّت کے دلائل و فضائل کو آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ ربیعُ الاوّل (بالخصوص اجتماعِ میلاد و جلوسِ میلاد کی شرعی و تنظیمی احتیاطوں) کے بارے میں امیرِ اہلِ سنّت کا مکتوب بھی شامل ہے۔ جشنِ ولادت منانے کی نیّتیں بھی درج کی گئی ہیں۔ اس رسالے کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا ترجمہ دنیا کی 27 زبانوں میں ہوچکا ہے۔ **2 سیاہ فام غلام** رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات پر مشتمل مختصر اور جامع رسالہ جس میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نورانیت، بے مثال بشریت اور ایمانِ والدینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں دلائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ اس کا 6 زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے، آخر میں مصافحہ کے مدنی پھول بھی درج کئے گئے ہیں۔ **3 بھیانک اونٹ** اس رسالے میں تبلیغِ دین کی خاطر پیارے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قربانیوں کا تذکرہ ہے۔ اعلانِ نبوت کے بعد آنے والی آزمائشوں اور نیکی کی دعوت کے فضائل پر مبنی اس رسالے میں مبلّغین اور عاشقانِ رسول کے لئے سیکھنے کے بے شمار مدنی پھول ہیں۔ یہ رسالہ بھی 5 مختلف زبانوں میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ آخر میں بیٹھنے کے 18 مدنی پھول بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ **4 بُڈھا پُجاری** 6 مختلف زبانوں میں موجود اس رسالے میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بِعْثَت سے پہلے دنیا کی حالت کا بیان اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادتِ مبارکہ کا ذکر ہے۔ ناخن کاٹنے کے مدنی پھول بھی رسالے کا حصّہ ہیں۔ **5 نور والا چہرہ** بچوں کی سچّی کہانیوں پر مشتمل رسائل میں سے ایک رسالہ "نور والا چہرہ" بھی ہے۔ اس رسالے میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بچپن کے ایمان افروز واقعات کے ساتھ ساتھ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک ہاتھ کے 8 معجزات کا دلکش بیان بھی ہے نیز ویڈیو گیمز (Video Games) کی تباہ کاریوں کو بھی ذکر کیا گیا ہے اس رِسالے کا 14 زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے۔ تمام رسائل میں حسبِ موقع دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی مدنی بہاریں بھی درج کی گئی ہیں۔ آپ ان رسائل کو مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کر سکتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے پڑھ سکتے ہیں نیز ڈاؤن لوڈ (download) اور پرنٹ آؤٹ (Printout) بھی کرسکتے ہیں۔ www.dawateislami.net

ادائے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مرحبا مرحبا

ابو قربان رضا عطاری مدنی

سَردارِ اَنبیا، حبیبِ کِبرِیا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی ذاتِ والا تَبار کی ہر ہر ادا باکمال ہے۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی پیاری پیاری اداؤں میں سے 8 پیاری پیاری ادائیں یہ ہیں:

لَبَّیْك کہتے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو جو بھی پکارتا، اُسے لَبَّیْك کہہ کر جواب عنایت فرماتے تھے۔ (الشفاء، 1/121)

بات پوری سنتے اگر کوئی شخص آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے کان میں سرگوشی کرتا تو جب تک اُس کی بات مکمل نہ ہو جاتی اپنا سَر مُبارک اُس کے منہ سے دور نہ فرماتے۔ (ایضاً)

پاؤں نہ پھیلاتے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان مجلس میں حاضر ہوتے تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کبھی پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔ (ایضاً)

چادر بچھاتے مُلاقات کے لئے اگر کوئی حاضر ہوتا تو بعض اوقات اُس کے لئے اپنی چادر بچھاتے بلکہ اپنی مَسْنَد بھی پیش کردیا کرتے تھے۔ (ایضاً، 1/122)

کنیت سے پکارنا صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو اُن کی کنیت اور اُن کے پسندیدہ ناموں سے پکارتے تھے۔ (ایضاً)

باوقار گفتگو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نہایت وقار کے ساتھ اِس طرح ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے کہ اگر کوئی آپ کے جملوں کو گِننا چاہتا تو گِن سکتا تھا۔ (ایضاً، 1/139)

چلنے کا پُروقار انداز آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم رفتار کے ساتھ اور ذرا جُھک کر (یوں) چلا کرتے تھے گویا کسی بلندی سے اُتر رہے ہیں۔ (شمائل ترمذی، ص87) حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم اِس قدر تیز چلتے تھے گویا زمین آپ کے قدموں کے نیچے سے لپیٹی جارہی ہو۔ ہم آپ کے ساتھ چلنے میں ہانپنے لگتے تھے مگر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم بغیر کسی مشقت کے تیز رفتاری کے ساتھ چلتے رہتے۔ (شمائل ترمذی، ص86)

خوشبو کا تحفہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم خوشبو کا تحفہ کبھی واپس نہیں کرتے تھے، بلکہ فرماتے: خوشبو کا تحفہ رَد مت کرو! کیونکہ یہ جنّت سے نکلی ہے۔ (ایضاً، ص130) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک اداؤں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

راکبِ دوشِ مصطفےٰ

راکبِ دوشِ مصطفےٰ حضرتِ سیِّدُنا امام ابو محمد حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادتِ باسعادت 15 رمضان المبارک 3 ہجری میں ہوئی۔ (الطبقات الکبیر، 6/356)

2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (1) نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے امام حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں دعا کی: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے مَحبّت کرتا ہوں تو بھی اِس سے مَحبّت فرما۔ (بخاری، 2/547، حدیث: 3749) (2) "یہ دنیا میں میرا پھول ہے اور بے شک میرا یہ بیٹا سیّد (سردار) ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہ میں صُلح کروائے گا۔" (مُسند البزّار، 9/111، حدیث: 3657)

شہادت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے 5 ربیعُ الاوّل 50 ہجری کو 47 برس کی عمر میں مدینۂ منورہ زادھا اللہُ شرفاً و تعظیماً میں زہر خورانی (زہر دیئے جانے) کے سبب شہادت پائی اور جنّت البقیع میں اپنی والدہ حضرتِ سیّدتُنا فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے قُرب میں دفن ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء، ص152-154، حلیۃ الاولیاء، 2/47)

مدنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طِبّی مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی اُمّت کو نہ صرف آخرت میں نجات کے نسخے بتائے بلکہ دنیا میں بھی کامیاب اور صحت مند زندگی گزارنے کے لئے راہنمائی فرمائی۔ ذیل میں علمِ طِبّ کے حوالے سے فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مدنی گلدستہ پیش کیا جارہا ہے۔

انسانی جسم میں معدہ(Stomach) کی اہمیت سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: معدہ بدن کا حوض ہے اور رگیں اس کی طرف آتی ہیں۔ معدہ درست ہو تو رگیں تندرستی کے ساتھ لوٹتی ہیں اور اگر معدہ خراب ہو تو بیماری کے ساتھ لَوٹتی ہیں۔[1] **وضاحت** معدے سے رگیں دوسرے اَعضا کی طرف اچھی رطوبتیں اور صالح غذا لے کر چلتی ہیں جس سے صحت اچّھی ہوتی ہے۔ یہ حدیث علمِ طِبّ کی اصل ہے کہ اگر معدہ درست ہے تو تمام جسم درست ہے اگر معدہ خراب ہے تو سارا جسم بیمار۔[2]

کن چیزوں میں شفا ہے؟ احادیثِ مبارکہ میں جن چیزوں کے استعمال کے فوائد بیان کئے گئے ہیں ان میں سے 12 کا تذکرہ ملاحظہ کیجئے: **(1) شہد(Honey):** جو شخص ہر مہینے میں تین دن صبح شہد چاٹ لیا کرے تو اسے کوئی بڑی بلا نہ پہنچے گی۔[3] شہد کے شربت میں ایسی تاثیریں ہیں جن سے بڑے بڑے اَطِبّا (Doctors) بھی ناواقف ہیں، بلغمی بیماریوں کے لیے شہد بہت مفید ہے۔[4] **(2) ککڑی:** ککڑی کو لازم پکڑلو کیونکہ اللہ تعالٰی نے اس میں ہر بیماری سے شفا رکھی ہے۔[5] **(3) کھجور:** (۱) سات روز تک روزانہ مدینۂ منورہ کی سات عَجْوہ کھجوریں (Dates) کھانا جُذام (یعنی کوڑھ) میں نفع دیتا ہے۔[6] (۲) عَجْوہ کھجور جنّت سے ہے، اس میں زَہر (Poison) سے شِفا ہے۔[7] (۳) جس نے نَہار مُنہ عَجْوہ کھجور کے سات دانے کھالئے اُس دن اسے جادو اور زَہر بھی نقصان نہ دے سکیں گے۔[8] (٤) کھجور کھانے سے قُولَنج (بڑی انتڑی کا درد، Appendix) نہیں ہوتا۔[9] (٥) نَہار مُنہ کھجور کھاؤ اِس سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔[10] **(4) کلونجی:** کلونجی میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے۔[11] **(5) میتھی:** میتھی سے شِفا حاصل کرو۔[12] **(6) مُنَقّٰی:** اسے کھاؤ یہ (مُنَقّٰی) بہترین کھانا ہے، (مُنَقّٰی) اَعصاب (یعنی نَسوں اور پٹھوں) کو مضبوط کرتا، کمزوری کو دور کرتا، غصّے کو ٹھنڈا کرتا، بلغم کو دور کرتا، چہرے کی رَنگت نکھارتا اور مُنہ کو خوشبودار کرتا ہے۔[13] سوکھے ہوئے چھوٹے انگور کِشمِش اور سوکھے ہوئے بڑے انگور مُنَقّٰی کہلاتے ہیں۔[14] **(7) تَلْبِیْنَہ:** تلبینہ (۱) میں ہر بیماری سے شفا ہے۔[15] (۲) تلبینہ بیمار کے دل کو تسلی دیتا اور بعض رنج کو دور کرتا ہے۔[16] **وضاحت** عرب میں آٹا یا بُھوسی کو پتلا پتلا پکاتے ہیں اس میں کچھ دودھ کچھ شہد ڈالتے ہیں، اسے اردو میں لپٹا اور پنجاب میں سیرہ کہتے ہیں۔ یہ چونکہ دودھ کی طرح سفید اور پتلا ہوتا ہے اس لئے تَلْبِیْنَہ کہا جاتا ہے۔ یہ بہت ہلکی غذا ہے زُود ہضم (یعنی جلد ہضم ہونے والی) ہے، اکثر بیماروں کو دیا جاتا ہے، یہ پیٹ میں بوجھ نہیں کرتا دل کو قوت بخشتا ہے۔[17] **(8) بِہی** (ناشپاتی اور سیب کی طرح کا ایک پھل، سَفَرْجَل) نہار منہ کھاؤ کیونکہ یہ سینے کی گرمی کو دور کرتا ہے۔[18] **(9)** کھانے سے پہلے تربوز کھانا پیٹ کو خوب دھودیتا اور بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔[19] **(10)** زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو کیونکہ اس میں ستّر (70) بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک جُذام (کوڑھ) ہے۔[20] **(11)** مسواک میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔[21] **(12)** آبِ زم زم ہر بیماری سے شفا ہے۔[22]

مُضرِ صحت

چیزوں سے ممانعت جن چیزوں سے انسانی صحت کو نقصان پہنچ سکتا ہے، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی نشاندہی بھی فرمائی ہے، اس حوالے سے دو احادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمایئے:

(1) نہار منہ پانی پینے والے کی قوت میں کمی آجاتی ہے۔[23]

(2) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خبیث دوا سے منع فرمایا۔[24] **وضاحت** خبیث سے مراد حرام یا نجس ہے، بعض شارحین نے فرمایا کہ اس سے مراد بدمزہ بدبودار دوائیں ہیں۔ یعنی مریض کو نہایت بدمزہ بدبودار دوائیں نہ کھلاؤ کہ اس سے زیادہ بیمار ہونے کا اندیشہ ہے خصوصًا نازک طبع لوگوں کے لئے۔[25]

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پرہیزی ارشاد فرمائی حضرت سیّدتنا اُمِّ مُنذِر رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: (ایک دن) نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ علی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم کے ہمراہ میرے یہاں تشریف لائے۔ ہمارے یہاں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم انہیں تناول فرمانے لگے، حضرتِ علی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم بھی ساتھ کھانے لگے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے علی! ٹھہرو، ٹھہرو! (یعنی تم ان کھجوروں کو کھانے سے پرہیز کرو) کیونکہ تم میں ابھی نَقاہت ہے (یعنی تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور تم پر کمزوری کا اثر غالب ہے اس لئے تمہارے لئے پرہیز ضروری ہے) حضرتِ سیّدتُنا اُمِّ مُنذِر رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: پھر میں نے ان کے لئے چُقندر اور جَو پکائے تو نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے علی! تم اس میں سے کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لئے نَفْع بخش اور مُوافِق ہے۔[26] حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حکیمِ جسمانی بھی ہیں۔ دوائیں، پرہیز، مُضِر و مُفید غذائیں سب کچھ جانتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بیمار بلکہ بیماری سے اٹھنے والے کمزور کو پرہیز لازم ہے۔ اَطِبّا کہتے ہیں کہ دوا سے زیادہ پرہیز ضروری ہے دوا بغیر پرہیز ایسی ہے جیسے نماز بغیر وضو۔[27]

کھانے پینے پر مجبور نہ کرو فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اپنے بیماروں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو کیونکہ انہیں اللہ تعالٰی کھلاتا پلاتا ہے۔[28] **وضاحت** بعض بیمار کھانے پینے سے نفرت کرتے ہیں، تیمارداروں کو چاہئے کہ انہیں اس پر مجبور نہ کریں، اس نہ کھانے میں ان کے لئے بہتری ہوتی ہے۔[29]

تین متفرق فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) اگر تم میں سے کوئی سائے میں بیٹھا ہو اور اُس پر سے سایہ ہٹ جائے، اس کا کچھ حصّہ دھوپ میں اور کچھ سائے میں ہو جائے تو اُس کو چاہئے کہ وہاں سے اُٹھ کھڑا ہو۔[30] **وضاحت** یا تو سایہ میں ہی چلا جائے یا بالکل دھوپ میں ہو جائے کیونکہ سایہ ٹھنڈا ہے اور دھوپ گرم اور بیک وقت ایک جسم پر ٹھنڈک و گرمی لینا صحت کیلئے مُضِر (یعنی نقصان دِہ) ہے اس لئے ایسا نہ کرے۔[31]

(2) رات کا کھانا (Dinner) ترک نہ کرو، (کچھ نہ ملے تو) ایک مٹھی کھجور ہی کھا لیا کرو کیونکہ رات کا کھانا چھوڑ دینے سے (جلد) بڑھاپا آجاتا ہے۔[32] (3) ”سَافِرُوْا تَصِحُّوْا یعنی سفر کرو، تندرست ہو جاؤ گے۔“[33] میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سفر کے ذَرِیعے آب و ہوا تبدیل ہوتی ہے اور تجرِبات بڑھتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں ثواب کی نیّت سے سفر کرتے رہا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی ملے گا اور ضِمناً صحّت میں بھی بَرَکت حاصِل ہوگی، اگر فقط حُصولِ صحّت کی نیّت کی تو ثوابِ آخرت نہیں ملے گا۔[34]

کیا حدیث میں بتایا ہوا علاج ہر ایک کر سکتا ہے؟ احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ علاج بھی اپنی مرضی سے نہیں کرنے چاہئیں۔ بے شک سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامینِ والا شان حق، حق اور حق ہی ہیں مگر جو علاج نبیوں کے سرتاج، صاحبِ معراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تجویز فرمائے ہیں ہو سکتا ہے وہ خاص خاص مَوقعوں موسِموں کی مُناسبتوں اور مخصوص لوگوں کے مزاجوں اور طبیعتوں کے مُوافِق ہوں جیسا کہ حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک: ”فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ یعنی کالا دانہ (کلونجی) میں موت کے سوا ہر بیماری سے شِفا ہے“ کے تحت فرماتے ہیں: ہر

مرض (میں شِفا) سے مُراد ہر بلغمی اور رطوبت کے اَمراض میں (شفا ہے)، کیونکہ کلونجی گرم اور خشک ہوتی ہے لہٰذا مرطوب (یعنی تَری والی) اور سردی کی بیماریوں میں مُفید ہوگی۔ (مزید فرماتے ہیں:) یہاں مُراد عرب کی عام بیماریاں ہیں (مرقات) یعنی کلونجی عرب کی عام بیماریوں میں مفید ہے۔ خیال رہے کہ احادیثِ شریفہ کی دوائیں کسی حاذِق (یعنی ماہر) طبیب کی رائے سے استِعمال کرنی چاہئیں (اہلِ عرب کو تجویز کردہ دوائیں) صِرف (اپنی) رائے سے استِعمال نہ کریں کہ ہمارے (طِبعی) مزاج اہلِ عرب کے (طِبعی) مزاج سے جُدا گانہ ہیں۔[35]

مریضانِ جہاں کو تم شفا دیتے ہو دَم بھر میں
خُدارا دَرد کا ہو میرے دَرماں یارسول اللہ[36]

---

(1) شعب الایمان، 5/66، حدیث:5796 (2) مراٰۃ المناجیح، 6/247 (3) ابن ماجہ، 4/94، حدیث:3450 (4) مراٰۃ المناجیح، 6/251 (5) کنز العمال، 5/19، جزء:10، حدیث:28277 (6) الکامل لابن عدی، 7/407 (7) ترمذی، 4/17، حدیث:2073 (8) بخاری، 3/540، حدیث:5445 (9) کنز العمال، 5/12، جزء:10، حدیث: 28191 (10) جامع صغیر، ص398، حدیث:6394 (11) بخاری، 4/18، حدیث:5687 (12) تنزیہ الشریعۃ، 2/246 (13) کشف الخفاء، 2/291، حدیث:2839 (14) پیٹ کا قفلِ مدینہ، ص150 (15) کنز العمال، 5/16، جزء:10، حدیث:28242 (16) بخاری، 4/19، حدیث:5689 (17) مراٰۃ المناجیح، 6/17 (18) جامع صغیر، ص398، حدیث:6404 (19) کنز العمال، 5/20، جزء:10، حدیث: 28283 (20) جامع صغیر، ص398، حدیث:6392 (21) جامع صغیر، ص297، حدیث:4840 (22) جمع الجوامع، 6/190، حدیث:18373 (23) مجمع الزوائد، 5/142، حدیث: 8292 (24) ترمذی، 4/7، حدیث:2052 (25) مراٰۃ المناجیح، 6/228 (26) ترمذی، 4/3، حدیث: 2013، پان گٹکا، ص3 (27) مراٰۃ المناجیح، 6/37 (28) ابن ماجہ، 4/91، حدیث:3444 (29) مراٰۃ المناجیح، 6/225 (30) ابوداود، 4/338، حدیث:4821 (31) مراٰۃ المناجیح، 6/387 (32) ابن ماجہ، 4/50، حدیث:3355 (33) جامع صغیر، ص284، حدیث:4624 (34) گھریلو علاج، ص25 (35) مراٰۃ المناجیح، 6/216 تا 217 (36) قبالۂ بخشش، ص127

عبد المُنعِم عطاری مدنی

مکۂ مکرّمہ ہو یا مدینۂ منوّرہ زادھما اللہ شرفاً وَّ تعظیماً دونوں کو محبوبِ خدا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت ہے۔ ایک کو حضورِ اکرم علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام کی جائے ولادت کا شرف ہے تو دوسرے کو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آخری آرام گاہ بننے کا اعزاز حاصل ہے۔ خود سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دونوں شہروں سے بے حد لگاؤ تھا۔ مکۂ مکرّمہ سے مدینہ شریف ہجرت کرتے وقت آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے شہرِ مکۂ مکرّمہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: تو مجھے تمام شہروں سے زیادہ پیارا ہے اگر میری قوم مجھے مجبور نہ کرتی تو میں تیرے سوا کسی اور جگہ نہ رہتا۔ (ترمذی، 5/487، حدیث:3952) جبکہ مدینۂ منوّرہ زادھَا اللہ شرفاً وَّ تعظیماً وہ مقام ہے کہ جسے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مکۂ مکرّمہ سے ہجرت کرکے شرفِ قیام بخشا۔ بعض مہاجر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان مکّہ شریف کو یاد کرتے تھے تو آپ علیہ الصلوۃ و السّلام نے دعا فرمائی: الٰہی! مدینہ ہمیں ایسا پیارا کردے جیسے مکّہ پیارا تھا یا اس سے بھی زیادہ۔ (بخاری، 1/621، حدیث: 1889) آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی بھی سفر سے واپسی پر معمول کے مطابق سواری چلاتے مگر جب مدینہ شریف کے در و دیوار دیکھتے تو محبتِ مدینہ کی وجہ سے سواری کو تیز فرمادیتے۔

(بخاری، 1/620، حدیث:1886)

وہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنبد
وہ مکّہ بھی میٹھا تو پیارا مدینہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص355)

سفرِ دنیا کے وقت سفرِ آخرت کی یاد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ۱۳ محرمُ الحرام ۱۴۳۹ھ بمطابق 04 اکتوبر 2017ء کو بیرونِ مُلک روانہ ہونے سے پہلے سوشل میڈیا کے ذریعے اسلامی بھائیوں کو فکرِ آخرت سے بھرپور یوں تحریری پیغام بھیجا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! آج بیرونِ مُلک روانگی ہے، آہ! عنقریب وہ دن بھی آنے والا ہے جس میں مُلکِ عَدَم (یعنی مرنے کے بعد جہاں روحیں رہتی ہیں اُس مقام) کو روانگی ہوگی، آہ! الموت ۔۔۔ آپ گواہ رہیئے کہ میں نے احتیاطی توبہ و تجدیدِ ایمان کرکے ہر گناہ و معصیت سے بھی توبہ کرلی ہے۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا مُلتجی ہوں۔ کاش! مدینے میں شہادت ملے۔

خدایا بُرے خاتمے سے بچانا
پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یاالٰہی!
(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص110)

نفس و شیطن کی شرارتوں سے بچنے کی دعا

بیرونِ وطن پہنچنے کے بعد سوشل میڈیا کے ذریعے عاشقانِ رسول کو دیئے جانے والے تحریری پیغام میں اپنے بیرونِ مُلک پہنچنے کی اطلاع اس طرح دی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! میں بیرونِ وطن اپنی منزل پر پہنچ گیا ہوں، آہ! زادِ راہ میں غفلت و لذّتِ نفس بھی ساتھ آگئے ہیں! دعا فرمایئے کہ نفس و شیطن کے شُرور و فِتَن سے بچا لیا جاؤں۔۔۔ آہ! ورنہ ہلاکت۔۔۔ یاربَّ المصطفٰے! تیری رحمت سے مایوسی نہیں۔

نفس و شیطان ہوگئے غالب
ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یاربّ!
(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص79)

مدنی قافلے کے مسافروں کو وقت دیجئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مع السلام عرض ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا سنّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافِلہ آپ کے یہاں تشریف لایا ہے۔ یہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلے ہوئے مسافر اب آپ کے مہمان ہیں، لٰہذا اہتمام ذمّہ دار اسلامی بھائی ان کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں، جی ہاں! یہ آپ سے نہ کھانا مانگتے ہیں نہ پیسا کہ دعوتِ اسلامی والے کسی سے سُوال نہیں کیا کرتے۔ یہ صرف آپ سے آپ کے قیمتی وقت کے طلبگار ہیں۔ میری طرف سے تاکید ہے کہ بشمول نگران، قافلہ نگران، ذیلی نگران اور جملہ ذمّہ داران ان کے پاس زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں۔ یادرکھئے! جو اطاعت نہیں کرتے وہ عظمت نہیں پاسکتے۔

آصف اقبال عطاری مدنی

(فیضانِ صدیقِ اکبر، ص201)

مشرکینِ مکّہ کا ظلم و ستم بڑھا تو اہلِ ایمان بارگاہِ رسالت سے اجازت پاکر مکّہ شریف سے مدینۂ منوّرہ ہجرت کر گئے، پھر جب کفّار نے غلبۂ اسلام سے خوف زدہ ہوکر حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قتل کا ناپاک منصوبہ بنایا تو بحکمِ الٰہی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی سیّدنا صدیقِ اکبر رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہجرت فرمائی۔(سبل الہدیٰ والرشاد، 3/224-231) کفّار کا سخت پہرا تھا، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت سیّدنا علی کرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم کو اپنے بستر پر لِٹا کر سورۂ یٰسین کی آیات تلاوت کرتے ہوئے اُن کفار کے سروں پر مٹّی ڈال کر کاشانۂ اقدس سے نکل گئے، حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا اور مکّۂ مکرمہ کی دائیں جانب 4 کلومیٹر پر واقع غارِ ثور میں قیام فرمایا۔(سیرۃ ابن ہشام، ص193)

غارِ ثور میں جلوہ نُمائی راستے میں سیّدنا صدیقِ اکبر رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کبھی حضور صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے دائیں بائیں اور کبھی آگے پیچھے چلتے کہ کہیں کوئی گھات لگانے والا نقصان نہ پہنچادے۔ چلنے میں مبارک انگلیاں دُکھنے لگیں تو انہوں نے آپ صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کو کندھوں پر اُٹھالیا اور غار تک لے گئے، پہلے خود داخل ہوئے تاکہ کوئی مُوذی جانور ہو تو مجھے تکلیف پہنچائے اور میرے آقا صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم محفوظ رہیں۔(لبابُ الاحیاء، ص160) معلوم ہوا کہ عشقِ رسول میں جان بھی قربان کرنی پڑے تو پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے۔ غارِ ثور میں حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن ابوبکر، حضرت سیّدتنا اسماء اور حضرت سیّدنا عامر بن فُہیرہ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنھُم، خبریں پہنچانے، کھانا کھلانے اور دودھ پلانے کی خدمت بجالاتے رہے۔(سیرۃ ابن ہشام، ص194) کفّار آپ کی تلاش میں غارِ ثور پر بھی پہنچے مگر اللہ کریم نے محفوظ رکھا جس کا بیان سورۂ توبہ میں ہے: ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ (اطمینان) اتارا۔ (پ10، التوبہ:40) غارِ ثور میں تین دن قیام کے بعد سوئے مدینہ روانہ ہوئے۔

سفرِ ہجرت اور معجزاتِ رسولِ کریم (1) سیّدنا صدیقِ اکبر رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کی ایڑی پر سانپ نے ڈس لیا تو لعابِ دہن لگانے سے آرام آگیا (2) کفّار سے حفاظت کی خاطر غار کے منہ پر ”اُمِّ غَیلان“ نامی درخت اُگا دیا گیا، دو کبوتروں نے گھونسلا بنالیا اور مکڑی نے جالا تن دیا (3) سُراقہ بن مالک (جو بعد میں اسلام لے آئے تھے) گرفتار کرنے آئے تو اُنہیں زمین نے پکڑ لیا اور (4) اُمِّ مَعبَد کی لاغر بکری کو مبارک ہاتھ لگائے تو (اس بکری نے اتنا دودھ دیا کہ) سارے برتن دودھ سے بھر گئے۔(السیرۃ النبویہ، 1/386تا399) یکم (1st) ربیعُ الاوّل بروز پیر سفرِ ہجرت کا آغاز ہوا اور 12 ربیعُ الاوّل کو قُبا میں پہنچے، حضرت کلثوم بن ہِدْم رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کے یہاں چند دن قیام فرمایا،(السیرۃ الحلبیہ، 2/72) اسی دوران مسجدِ قُبا تعمیر فرمائی جس کی شان و عظمت پر سورۂ توبہ کی آیت 108 گواہ ہے۔ قبیلۂ بنو سالم میں پہلا جمعہ ادا فرمایا۔ (فتاویٰ رضویہ، 8/313) بُرَیدہ اَسلمی پکڑنے آئے مگر محبتِ رسول کے اسیر ہوگئے اور عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! مدینہ میں آپ کا داخلہ جھنڈے کے ساتھ ہوگا، پھر انہوں نے اپنے

عمامہ کو جھنڈا بنالیا۔(السیرۃ الحلبیہ،2/71) **استقبالِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم** اہلِ مدینہ روزانہ راستوں پر بیٹھ کر تاجدارِ دوجہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا انتظار کیا کرتے تھے، جب آپ نے سرزمینِ مدینہ کو شرفِ قدم بوسی بخشا تو اہلِ مدینہ دیکھتے ہی پکار اٹھے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ جَاءَ مُحَمَّدٌ یعنی رسولِ کریم حضرت محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ عورتوں، بچّوں اور کنیزوں نے یوں نعت پڑھی: طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاع۔ وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاع یعنی وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر چاند طلوع کر آیا، دعا کرنے والے جب تک دعا کریں ہم پر شکر واجب ہے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 3/271) نیز مرد، عورتیں چھتوں پر چڑھ گئے جبکہ بچّے اور غلام گلیوں میں یوں نعرے لگانے لگے: یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ (مسلم، ص1228، حدیث:7522)

شاہ تم نے مدینہ اپنایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی
اپنا روضہ اِسی میں بنوایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی
میرے آقا مدینے جب آئے، بچّیوں نے ترانے تھے گائے
چار سُو خوب کیف تھا چھایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص388)

پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں علیہمُ الرِّضوان

محمد آصف خان عطاری مدنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ ربُّ العزّت نے حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو 3 شہزادے (بیٹے) اور 4 شہزادیاں (بیٹیاں) عطا فرمائیں، جن کا مختصر تعارف یہ ہے: **(1) حضرتِ سیّدنا قاسم رضی اللہ تعالٰی عنہ** اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتنا خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے بطنِ مبارک سے اعلانِ نبوت سے پہلے پیدا ہوئے۔ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کنیت ابوالقاسم ان ہی کے نام پر ہے، جمہور کے قول کے مطابق پاؤں پر چلنا سیکھ گئے تھے کہ ان کا وصال ہوگیا۔ (زرقانی علی المواھب، 4/316) **(2) حضرتِ سیّدنا عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ** اعلانِ نبوت سے قبل مکّۂ معظّمہ میں پیدا ہوئے اور بچپن ہی میں وصال فرمایا، طیّب و طاہر انہی کا لقب ہے۔ (ایضاً) **(3) حضرتِ سیّدنا ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ** یہ سب سے چھوٹے شہزادے ہیں، ذوالحجہ 8 ہجری میں مدینۂ منورہ کے قریب مقام "عالیہ" میں حضرت سیّدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے شکمِ مبارک سے پیدا ہوئے اور 17 یا 18 ماہ کی عمر میں 10 ربیعُ الاوّل 10 ہجری کو وصال فرماگئے۔ (مدارج النبوۃ، 2/452-453، سیرت سید الانبیاء، ص593) **(4) حضرتِ سیّدہ زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا** یہ سب سے بڑی شہزادی ہیں، اعلانِ نبوت سے دس سال پہلے مکّۂ مکرمہ میں پیدا ہوئیں اور ہجرت کے آٹھویں سال وصال ہوا۔ (زرقانی علی المواھب، 4/318تا319 ملتقطاً) **(5) حضرت سیّدہ رُقَیّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا** یہ اعلانِ نبوت سے سات برس پہلے پیدا ہوئیں، یہ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجیت میں تھیں کہ 19 رمضان 2 ہجری میں فتحِ بدر کے تیسرے دن بیس سال کی عمر میں وصال فرماگئیں۔ (سیرتِ مصطفیٰ، ص694، زرقانی علی المواھب، 4/322 تا 324 ملتقطاً، سیرت سید الانبیاء، ص257) **(6) حضرت سیّدہ اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالٰی عنہا** حضرت بی بی رُقَیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی وفات کے بعد ربیع الاوّل 3 ہجری میں آپ کا نکاح حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہوا، شعبان 9 ہجری میں وصال فرماگئیں۔ (زرقانی علی المواھب، 4/325تا327 ملتقطاً) **(7) حضرت سیّدہ فاطمہ بتول رضی اللہ تعالٰی عنہا** یہ شہنشاہِ کونین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے چھوٹی، پیاری اور لاڈلی شہزادی ہیں۔ ان کا نکاح 2 ہجری کو مولائے کائنات حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرَّمَ اللہ تعالٰی وجھَہُ الکریم سے ہوا۔ آج دنیا بھر میں جلوہ فرما ساداتِ کرام انہی کے شہزادوں امام حسن و حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما کی اولاد ہیں۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دنیا سے پردہ فرمانے کے 6 ماہ بعد 3 رمضان المبارک 11 ہجری کو آپ اس دارِ فانی سے رخصت ہوئیں۔

(زرقانی علی المواھب، 4/333تا337، مدارج النبوۃ، 2/461 ملتقطاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تذکرۂ حضرتِ سیّدنا

طُفیل بن عَمرو دَوسی رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُما

عدنان احمد عطاری مدنی

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّور طُفیل بن عَمرو دَوسی رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُما یمن کے مشہور قبیلے "دَوس" کے سردار اور رئیس تھے۔ فہم و فراست کے مالک اور اعلیٰ پائے کے شاعر تھے۔ **اسلام کیسے قبول کیا؟** آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ اپنے قبولِ اسلام کا واقعہ خود بیان فرماتے ہیں کہ شمعِ اسلام کے نور سے ابھی صرف مکّۂ مکرمہ کی پہاڑیاں جگمگا رہی تھیں کہ ایک دن میں کسی کام سے مکّۂ مکرمہ آیا تو اہلِ قریش میرے پاس آئے اور رحمتِ عالم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف اشارہ کرکے کہنے لگے: انہوں نے ہماری جماعت کو مُنتَشِر کردیا ہے، ان کی گفتگو سحر کی مانند ہے، اندازِ بیاں جادو کی مثل ہے جسے سننے کے بعد باپ بیٹے میں جدائی ہوجاتی ہے، بھائی بھائی سے دور ہوجاتا ہے، میاں بیوی ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں، جس مشکل سے ہم دوچار ہوچکے ہیں اُس سے اپنے آپ کو اور اپنی قوم کو بچاؤ، ان سے نہ کوئی بات کرنا اور نہ ان کی کوئی بات سننا۔ **نور کے پیکر کا نورانی کلام** آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: کفّارِ مکّہ کی گفتگو سُن کر میں نے نبیِّ رحمت صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بات نہ سننے کا پکا ارادہ کرلیا چنانچہ جب بھی حرمِ کعبہ جاتا تو اپنے کانوں میں روئی رکھ لیتا تاکہ شفیعِ اُمّت صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آواز میرے کانوں میں داخل نہ ہونے پائے۔ ایک مرتبہ کعبہ کے پاس پہنچا تو نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نماز ادا کررہے تھے۔ میں اور قریب ہوا تو ان کی دل کش آواز میرے دل کو اپنی طرف مائل کرنے لگی، میرے نہ چاہنے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ان کا کچھ کلام سنا ہی دیا۔ اس وقت مجھے اندازہ ہوا کہ ان کا کلام تو واقعی بے حد حسین ہے، میں نے دل میں کہا: میں ذہین اور سمجھدار ہوں، کسی کے کلام کی خوبیاں اور خامیاں مجھ سے چُھپی نہیں رہ سکتیں، میں کفّارِ قریش کی بات کیوں مانوں اور اس حسین و جمیل، نور کے پیکر کا کلام کیوں نہ سنوں؟ اگر اچّھا ہوا تو قبول کرلوں گا ورنہ نظر انداز کردوں گا۔ جب رسولِ مُکرّم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم واپس ہوئے تو میں بھی پیچھے پیچھے چلتا ہوا ان کے گھر تک پہنچ گیا اور عرض گزار ہوا: میں اپنے کانوں میں روئی ڈال کر حرمِ کعبہ میں داخل ہوا تھا تاکہ آپ کی آواز میرے کانوں میں نہ پڑے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے آپ کا کلام سنانے کا فیصلہ کررکھا تھا، میں نے آپ سے انتہائی حسین اور پاکیزہ کلام سنا ہے، آپ وہی کلام مجھے پھر سنایئے اور بتایئے کہ آپ کس دین کی تعلیم ارشاد فرماتے ہیں؟ تاجدارِ رسالت صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور قراٰنِ پاک کی تلاوت کی، میں نے فوراً اسلام قبول کرلیا۔ پھر عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں اپنی قوم کا سردار ہوں، واپس جاکر انہیں بھی دعوتِ اسلام دوں گا، تاکہ انہیں بھی ہدایت نصیب ہوجائے، آپ دعا کریں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے لئے کوئی ایسی نشانی ظاہر فرمادے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں دعا کی: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَّہٗ اٰیَۃً یعنی اے اللہ! اس کے لئے کوئی نشانی قائم فرمادے۔ **نور چمکنے لگا** اس کے بعد میں اپنی قوم کی جانب چل دیا، رات کے وقت گھر کے قریب پہاڑ پر پہنچا تو ایک نور میری آنکھوں کے درمیان چمکنے لگا، میں نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: اے اللہ! اس نور کو میرے چہرے کے علاوہ کسی اور جگہ ظاہر فرمادے کہیں لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ میرا چہرہ بگڑ گیا ہے۔ دعا کرتے ہی وہ نور میرے چہرے سے چھڑی کے کنارے پر آگیا۔ (سیرۃ ابن ہشام، ص151تا152) اسی وجہ سے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ

کا لقب ”ذوالنُّور“ ہے۔ (الاستیعاب، 2/312) آپ مزید فرماتے ہیں کہ میری قوم میری چھڑی کے نور کو اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے فضا میں لٹکا ہوا کوئی چراغ ہو۔ **گھر والوں کو اسلام کی دولت نصیب ہوئی** صبح ہوئی تو میرے عمر رسیدہ باپ نے مجھ سے بات کرنا چاہی تو میں نے کہا: میں مسلمان ہو چکا ہوں اور رسول اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کر چکا ہوں۔ انہوں نے کہا: اے لختِ جگر! جو تیرا دین ہے اب میرا دین بھی وہی ہوگا۔ میں نے انہیں اسلام کی پاکیزہ تعلیمات اور روشن اُصولوں کے بارے میں بتایا تو انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ پھر میری بیوی بھی مسلمان ہوگئی۔ **قوم کو اسلام کی دعوت** اس کے بعد میں نے اپنی قوم کو اسلام کی دعوت پیش کی تو اُس نے دعوتِ اسلام کو ٹھکرا دیا، یہ دیکھ کر میں بڑا دل برداشتہ ہوا اور جانِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میری قوم سُدھرنے کا نام نہیں لے رہی لہٰذا آپ ان کے لئے ہلاکت کی دعا کردیں، لیکن سیّدِ دو عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے لئے ہدایت کی دعا کی: یااللہ! اہلِ دَوس کو ہدایت کی دولت عطا فرما۔ پھر مجھ سے فرمایا: اپنی قوم کی طرف لَوٹ جاؤ اور دینِ اسلام کا پیغام عام کرو اور ان کے ساتھ نرم رویّہ اختیار کرو۔ (سیرۃ ابن ہشام، ص152) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرت طُفیل بن عَمرو دَوسی رضی اللہُ تعالٰی عنہُما نے پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکمت بھرے مدنی پھولوں پر عمل کرتے ہوئے دوبارہ اپنی قوم میں نیکی کی دعوت پیش کی تو اپنوں اور بیگانوں کو اس انداز سے متأثر کیا کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسلام اور شاہِ خیرُ الاَنام صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شیدائی بن گئے۔ **نیکی کی دعوت کی برکتیں** محرمُ الحرام 7 ہجری میں آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ اپنی قوم کے 70 یا 80 گھرانوں کے ساتھ مدینہ شریف پہنچے لیکن پتا چلا کہ پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خیبر کے قلعہ کی جانب روانہ ہوچکے ہیں چنانچہ سب کو لے کر بارگاہِ رسالت صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضر ہوئے اور شرفِ صحابیت سے فیض یاب کروایا۔ یاد رہے! اس قافلے میں حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہُ تعالٰی عنہ جیسی جلیلُ القدر ہستی بھی شامل تھی۔ اس کے بعد حضرت سیّدنا طفیل بن عَمرو دَوسی رضی اللہُ تعالٰی عنہُما نے مدینۂ منوّرہ زادھَا اللہُ شرفاً و تعظیماً میں مستقل رہائش اختیار کرلی اور بعد میں آنے والی تمام جنگوں میں حصّہ لیا۔ فتحِ مکّہ کے بعد سن 8 ہجری میں آپ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اجازت لے کر اپنے اپنے علاقے ”دَوس“ تشریف لے گئے۔ (طبقات ابن سعد، 1/265، 4/181 ملخصًا) کچھ دنوں کے بعد اپنی قوم کے 400 سواروں کو لے کر غزوۂ طائف میں اسلامی فوج سے آن ملے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 6/210) **ایک خواب اور اس کی تعبیر** امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہُ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت میں جب فتنۂ اِرتِداد نے سر اٹھایا تو آپ ان معرکوں میں بھی آگے آگے رہے اور دشمنوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوئے۔ سن 12 ہجری ماہِ ربیع الاوّل میں جنگِ یمامہ میں شریک ہونے سے پہلے آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ نے ایک خواب دیکھا پھر خود ہی اس کی تعبیر ارشاد فرمائی کہ میں اس جنگ میں پروانۂ شہادت لے کر اپنی منزلِ حقیقی کی جانب روانہ ہوجاؤں گا۔ اس کے بعد نئے حوصلہ اور اُمنگ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے اور نبوت کے جھوٹے دعویدار مسیلمہ کذّاب کی فوجوں کو بکھیر کر رکھ دیا، آخر کار شہادت کا سہرا سر پر سجا کر شہدا کی صف میں کھڑے ہوگئے۔

(سیرۃ ابن ہشام، ص153، تاریخ ابن عساکر، 11/113 ملخصًا)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سلسلہ **”فیضان جامعۃُ المدینہ“**

(ربیعُ الآخر ۱۴۳۹ھ کے لئے موضوع)

(1) غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور علمِ دین (2) مسجدیں آباد کیجئے!

(مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 21 نومبر 2017ء)

مضمون بھیجنے کا پتا: مکتب ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ عالمی مَدَنی مرکز، فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ، کراچی۔ ای میل: mahnama@dawateislami.net

مضمون نگاری کے مدنی پھول حاصل کرنے کے لئے ستمبر 2017ء کا شمارہ ملاحظہ کیجئے یا مندرجہ بالا ای میل ایڈریس پر رابطہ کیجئے۔

لاپرواہی

محمد صفدر عطاری مدنی

کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے اس کے اچھے یا بُرے نتائج پر غور کرلینا اِنتہائی مفید ہے ،اس طرح انسان بہت سارے نقصانات سے بچ جاتا ہے لیکن جب انجام کی پرواہ کئے بغیر آنکھیں بند کرکے جو جی میں آئے کرلیا جائے یا زندگی کے اہم مُعامَلات پر توجّہ دینے کی بجائے ان سے غفلت برتی جائے تو یہ لاپرواہی ہے اِس کے نتائج بہت خطرناک ہوتے ہیں، جسے اس فرضی حکایت سے بآسانی سمجھا جاسکتا ہے: **فرضی حکایت** گاڑی تیزی سے اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی ۔نوجوان گاڑی چلاتے ہوئے چند لمحوں کیلئے اپنے موبائل فون پر آنے والے پیغامات (Messages) کا جائزہ لیتا اور پھر دوبارہ سامنے دیکھنے لگتا، انجام کی پرواہ کئے بغیر کچھ دیر تک وہ اسی میں مگن رہا، بالآخر عین اُس لمحے جب نوجوان کی توجّہ موبائل فون کی طرف تھی، اچانک مخالف سَمت سے ایک تیز رفتار گاڑی نمودار ہوئی اور نوجوان کے سنبھلنے سے پہلے دونوں گاڑیاں ایک دوسرے سے ٹکرا چکی تھیں۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اِس سے ملتے جلتے واقعات آئے دن سننے میں آتے رہتے ہیں۔ہماری ذراسی غفلت اور لمحہ بھر کی لاپرواہی کا نتیجہ بھیانک ہوسکتا ہے، یہ جانتے ہوئے بھی ہم لاپرواہی کرنے سے باز نہیں آتے۔ آیئے! روز مرّہ کے مُعامَلات میں کی جانے والی چند لاپرواہیوں کا جائزہ لیتے ہیں:

اپنی صحّت کے بارے میں لاپرواہی مناسب غذا کھانا، اپنی صحّت کا خیال رکھنا، بیمار ہونے کی صورت میں علاج کروانا، جتنی نیند ضروری ہے اُتنی نیند کرنا، صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا آپ کے جسم کی ضرورتیں ہیں ان سے لاپرواہی برتنا سخت نقصان دہ ہے۔بعض نوجوان لاپرواہی کا ایسا مظاہرہ کرتے ہیں کہ اپنی طبعی ضروریات کا بھی خیال نہیں رکھتے جس کے باعث آئے دن بیمار پڑے رہتے ہیں۔ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسلسل نفلی روزے رکھنے اور رات کو نفلی قیام کرنے والے صحابی سے فرمایا: تم پر تمہارے جسم کا بھی حق ہے اور تم پر تمہاری آنکھ کا بھی حق ہے۔(بخاری،1/649،حدیث:1975) یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے سے تمہارا جسم بہت کمزور ہوجائے گا اور بالکل نہ سونے سے نگاہ کمزور پڑجانے کا خطرہ ہے۔(مراٰۃ المناجیح،3/188) معلوم ہوا کہ جسم کی حفاظت اور صحّت کا خیال بے حد ضروری ہے اس بارے میں ہرگز غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ **معاملات میں لاپرواہی** بعض افراد گھر کے کئی معاملات میں بھی لاپرواہی کرتے نظر آتے ہیں۔ مثلاً خراب نَل سے مسلسل پانی بہہ رہا ہے، پنکھے، لائٹیں اور دیگر برقی آلات بلاضرورت استعمال ہو رہے ہیں لیکن انہیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ موبائل یا لیپ ٹاپ چارجنگ پر لگا کر عموماً بھول جاتے ہیں، ماہرین کے مطابق برقی آلات کو کئی گھنٹوں تک چارجنگ پر لگائے رکھنا آتشزدگی کا سبب بن سکتا ہے اور موبائل فونز سے آتشزدگی کے تو کئی واقعات رپورٹ ہوچکے ہیں، لہٰذا احتیاط کیجئے! اس سے پہلے کہ لاپرواہی آپ کو کسی بڑے نقصان سے دوچار کردے۔ **آخرت کے بارے میں لاپرواہی** دینی مُعامَلات میں لاپرواہی کرنا دنیوی معاملات میں لاپرواہی سے بھی زیادہ خطرناک ہے مگر افسوس آجکل نوجوانوں کی اکثریت اس کا شکار ہے، یاد رہے! نماز روزے اور دیگر فرائض وواجبات کی ادائیگی میں لاپرواہی اور صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے بچنے میں لاپرواہی، اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی کے باعث ہلاکت و رسوائی کا ذریعہ ہے۔ **انجام پر غور کیجئے!** لاپرواہی ایک خطرناک عادت ہے اس سے پیچھا چھڑانے کیلئے اس کے انجام پر غور کیجئے! مثلاً حُصولِ علمِ دین سے لاپرواہی کا انجام جَہالت ہے، وقت کی قدر نہ کرنے کا انجام حسرت اور پچھتاوا ہے اور ڈاکٹر کی ذراسی لاپرواہی کا نتیجہ مریض کی موت ہے۔ بہرحال دینی اُمور ہوں یا دُنیوی مُعامَلات ہر نوجوان کو چاہئے کہ لاپرواہی کی عادت ختم کر کے احساسِ ذِمّہ داری پیدا کرے۔ تاکہ دنیا وآخرت میں سُرخُرو ہوسکے۔

”تاجدارِ رسالت کی آمد مرحبا“ کے اکیس حروف کی نسبت سے

21 مدنی پھولوں کا گلدستہ

بُزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزت اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی پھول

باتوں سے خوشبو آئے

مشورہ ضرور کریں

(1) ارشادِ حضرت سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام: ”کسی بھی کام کا حتمی فیصلہ کرنے سے پہلے کسی راہنما سے مشورہ ضرور کر لینا، اگر تم نے ایسا کیا تو اپنے فیصلے پر غمگین نہیں ہو گے۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ، 6/207)

لمبی امّیدیں

(2) ارشادِ امیر المؤمنین مولا مشکل کُشا حضرت سیّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجھہُ الکریم: ”میں دو چیزوں سے بہت زیادہ خوف زدہ رہتا ہوں: (۱) خواہش کی پیروی اور (۲) لمبی امّیدیں۔“ (الزھد لابن المبارک، ص86، رقم: 255)

دل برتنوں کی طرح ہیں

(3) ارشادِ حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ”دل برتنوں کی طرح ہیں، لہٰذا انہیں قراٰنِ پاک کے علاوہ کسی اور چیز سے نہ بھرو۔“ (الزھد لاحمد، ص183، رقم: 891)

بدزبان کا داخلہ حرام

(4) ارشادِ حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا: ”ہر بدزبان کا جنّت میں داخلہ حرام ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء، 1/359، رقم: 982)

جس پہ ربِّ کریم احسان فرمائے

(5) ارشادِ حضرتِ سیّدُنا میمون بن سِیاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اپنے ذکر کو اس کا محبوب مشغلہ بنا دیتا ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء، 3/127، رقم: 3419)

انسان کی گفتگو

(6) ارشادِ حضرتِ سیّدُنا یونُس بن عُبید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: ”انسان کی گفتگو اس کے تقویٰ و پرہیز گاری کا پتا دیتی ہے۔“ (صفۃ الصفوۃ، 3/205)

نفلی حج سے زیادہ محبوب ہے

(7) ارشادِ حضرتِ سیّدُنا جابر بن زید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: ”کسی یتیم یا مسکین پر ایک درہم صدقہ کرنا مجھے نفلی حج سے زیادہ محبوب ہے۔“ (صفوۃ الصفوۃ، 3/158)

جنّت میں لے جانے والے کام

(8) ارشادِ حضرتِ سیّدُنا محمد بن مُنکَدِر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: ”کھانا کھلانا اور اچّھی گفتگو کرنا تمہیں جنّت میں لے جائے گا۔“ (موسوعہ لابن ابی الدنیا، الصمت، 7/193، رقم: 304)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

اہلِ جنّت کی صفوں کی تعداد

(1) اہلِ جنّت کی ایک سو بیس (120) صفیں ہوں گی جن میں بِحَمْدِ اللہ تعالٰی اَسّی (80) ہماری (یعنی اُمّتِ مُصطفٰے کی) اور چالیس (40) میں باقی سب اُمّتیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 15/649)

میلاد کیا ہے؟

(2) ولادتِ اقدس حضور صاحبِ لولاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام نعمتوں کی اصل ہے، تو اس کے خوب بیان و اظہار کا نصِّ قطعیِ قرآن (قراٰن کی آیت) سے ہمیں حکم ہوا اور بیان و اِظہار مَجمع (یعنی کثیر لوگوں) میں بخوبی ہوگا، تو ضرور چاہئے کہ جس قدر ہو سکے لوگ جمع کئے جائیں اور انہیں ذکرِ ولادتِ باسعادت سنایا جائے اسی کا نام مجلسِ میلاد ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/530)

توبہ کے معنیٰ

(3) توبہ کے معنیٰ ہیں نافرمانی سے باز آنا، جس کی مَعصِیت (نافرمانی) کی ہے اس سے عہدِ اطاعت کی تجدید (یعنی اطاعت گزاری کا نئے سرے سے عہد) کرکے اسے راضی کرنا۔ (فتاویٰ رضویہ، 15/656)

ایک نبی کی تکذیب!

(4) ایک نبی (علیہ السَّلام) کی تکذیب (یعنی ایک نبی کو جُھٹلانا) تمام انبیاءُ اللہ کی تکذیب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 15/626)

شیطان کا کام

(5) مجلسِ میلادِ مبارک (درحقیقت) ذکرِ شریف سیّدِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے اور حضور کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر اور ذکرِ الٰہی سے بلاوجہِ شَرعی منع کرنا شیطان کا کام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/668)

مُردے سنتے ہیں

(6) اہلِ قبور (قبر والوں) کی قوّتِ سامعہ (سننے کی طاقت) اس درجہ تیز و صاف و قوی تَر ہے کہ نباتات کی تسبیح (پودوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کرنا) جسے اکثر اَحیاء (زندہ افراد) نہیں سنتے وہ بلا تکلف سنتے اور اس سے اُنس (تسکین) حاصل کرتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/760)

ہدایت کا دار و مدار

(7) ہدایت تو نبیِّ اُمّی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ماننے پر موقوف ہے جو ان کو نہ مانے اسے ہدایت نہیں اور جب ہدایت نہیں ایمان کہاں؟ (فتاویٰ رضویہ، 14/703)

دلجوئی نہ کرنے کا نقصان

(1) دُکھیاروں کی دلجوئی سے خود کو محروم رکھنے میں دو نقصانات نُمایاں ہیں: (1) ثواب سے محرومی (2) اُس دُکھی اسلامی بھائی کے دل میں وَسوَسے آنے اور اُس کے مَدَنی ماحول سے دُور ہو جانے کا اندیشہ۔ (شیطان کے بعض ہتھیار، ص40)

مفتی کیلئے باقاعدہ علم ضروری ہے

(2) بے قاعدہ عِلْم حاصل ہونے سے کوئی مفتی نہیں بن سکتا اس کے لئے باقاعدہ علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ (عِلْم و حکمت کے 125 مَدَنی پھول، ص51)

گنہگار قابلِ ہمدردی ہے

(3) گناہ کرنے والے کا گناہ قابلِ نفرت ہے مگر وہ خود قابلِ ہمدردی ہے اور اُسے سمجھانے کی ضَرورت ہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، یکم ربیع الآخر 1438ھ)

موت کو یاد رکھئے

(4) موت کو یاد کرنے کے لئے کسی ایسی جگہ "الموت" لکھئے جس پر آپ کی نظر پڑتی رہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 7 محرم الحرام 1436ھ)

گناہوں کی ہلاکت خیزیاں

(5) عزّت و حرمت والی جگہوں اور دِنوں میں گناہوں کی ہلاکت خیزیاں بڑھ جاتی ہیں۔ (مَدَنی مذاکرہ، 10 محرم الحرام 1436ھ)

صبر کیسے کریں؟

(6) اپنے اندر قوتِ برداشت پیدا کرنے کی کوشش کیجئے کہ جب بھی آپ کے مزاج کے خلاف کوئی بات ہو تو آپ اپنے غُصّے کو کنٹرول کرتے ہوئے صبر کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ (مَدَنی مذاکرہ، 12 ربیع الاوّل 1438ھ)

بزرگوں کے پیشے

مِثالی تجارت

محمد عمر فیاض عطاری مدنی

مکۂ مکرمہ کے کئی لوگوں کا ذریعۂ آمدنی تجارت تھا۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی تجارت کی غرض سے دو مرتبہ شام اور ایک مرتبہ یمن کا سفر فرمایا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب سے پہلا تجارتی سفر 12 سال کی عمر میں اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ ملکِ شام کی جانب کیا۔ (ترمذی، 5/356، حدیث: 3640، سیرتِ مصطفیٰ، ص86) حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایسی راست بازی، صِدق و امانت اور دیانت داری کے ساتھ تجارت فرمائی جس کی مثال عالَم میں کہیں نہیں ملتی۔

ایک کامیاب تاجر کو سچّائی، امانت و دیانت داری، وعدہ کی پابندی اور خوش اَخلاقی جیسی عمدہ صفات سے مُزَیَّن ہونا ضروری ہے۔ نبیِّ کریم علیہ السَّلام میں یہ تمام خوبیاں بدرجۂ اَتَم پائی جاتی تھیں۔ **تجارت اور وعدہ کی پابندی** حضرتِ سیّدنا عبدُاللہ بن ابی الحَمْساء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعلانِ نبوّت سے قبل میں نے حُضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے خرید و فروخت کا مُعاملہ کیا، کچھ رقم میں نے ادا کردی، کچھ باقی رَہ گئی تھی، میں نے وعدہ کیا کہ ابھی آکر باقی رقم بھی ادا کرتا ہوں۔ اتّفاق سے تین دن تک مجھے یاد نہ آیا، پھر جب میں اس جگہ پہنچا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اسی جگہ منتظر پایا، مگر میری اس وعدہ خلافی سے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ماتھے پر شکن تک نہ آئی، صرف اتنا فرمایا: نوجوان! تم نے مجھے مشقّت میں ڈال دیا میں اس مقام پر تین دن سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ (ابوداؤد، 4/388، حدیث: 4996) **کبھی جھگڑا نہ کیا** اسی طرح ایک صحابیِ رسول حضرتِ سیّدنا سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اعلانِ نبوّت سے پہلے میرے شریکِ تجارت (Business Partner) تھے اور بہت اچھے شریک تھے، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی لڑائی جھگڑا نہیں کیا۔ (ابوداؤد، 4/342، حدیث: 4836 مفہوماً) **سفرِ شام** جب نبیِّ کریم علیہ السَّلام کی عمر شریف تقریباً پچیس (25) سال کی ہوئی تو آپ کی اَمانت و صَداقت کی بنا پر حضرتِ سیّدَتُنا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا تجارت کا سامان ملکِ شام بھیجنے کے لئے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پیغام بھیجا اور دُگنے مُعاوضے کی پیشکش کی۔ حضورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی پیشکش منظور فرمالی اور سامانِ تجارت لے کر ملکِ شام کو روانہ ہوگئے، اس سفر میں حضرت سیّدَتُنا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام مَیْسَرہ بھی ساتھ تھا۔ یہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا شام کی جانب دوسرا تجارتی سفر تھا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہت جلد تجارت کا مال فروخت کرکے مکّۂ مُکَرَّمہ واپس تشریف لے آئے۔ واپسی میں جب آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تجارتی قافلہ شہرِ مکّہ میں داخل ہونے لگا تو حضرتِ سیّدَتُنا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بالاخانے سے تجارتی قافلے کی آمد کا منظر دیکھ رہی تھیں، جب ان کی نظر حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر پڑی تو انہوں نے دیکھا کہ دو فرشتے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سرِ مبارک پر دھوپ سے سایہ کئے ہوئے ہیں۔ (مدارج النبوۃ، 2/27 ملخصاً)

تاجر اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم علیہ السَّلام کے اندازِ تجارت کو اپنانے میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں پوشیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حقیقی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

پرانی ادویات کو نئی قیمت پر فروخت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں میڈیکل اسٹور (Medical Store) چلاتا ہوں کچھ ادویات ہمارے پاس اسٹاک (Stock) رکھی ہوتی ہیں بسا اوقات ان کی قیمت بڑھ جاتی ہے تو اب سوال یہ ہے کہ کیا ہم ان ادویات کو نئی قیمت پر فروخت کرسکتے ہیں یا ہمیں اِن ادویات کو پرانی قیمت پر ہی فروخت کرنا ہوگا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جب دکاندار نے کوئی مال خرید لیا تو دکاندار اس مال کا مالک بن گیا اب وہ اس مال کو اپنی مرضی اور منشا کے مطابق فروخت کرسکتا ہے، اصولی طور پر تو وہ مالک ہے، جتنے کا چاہے فروخت کرے، البتہ فقہائے کرام نے حکام کو بھی یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اشیاء کی قیمتیں مقرر کرسکتے ہیں۔

لہٰذا اگر حکومت کی طرف سے کسی چیز کے ریٹ مقرر کردیئے جاتے ہیں اور مہنگا بیچنے پر قانونی معاملات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے تو پھر ظاہر ہے کہ ہمیں قانون کے مطابق اپنی اشیا کو فروخت کرنا ہوگا کہ وہ جائز بات جس سے قانون روکتا ہو اس سے باز رہنا شرعاً بھی واجب ہوجائے گا۔

لہٰذا اگر پرانے اسٹاک کے بارے میں قانون خاموش ہو یا نئی قیمت سے بیچنے پر پابندی نہ ہو تو آپ پرانے اسٹاک کو نئی قیمت سے فروخت کرسکتے ہیں اگر قانونی پابندی ہو تو پھر قانون پر عمل کرنا لازم ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

زمین بیچتے ہوئے شرط لگانا کہ واپس مجھے ہی بیچی جائے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا میں اپنی زمین کسی کو اس طرح فروخت کرسکتا ہوں کہ خریدار سے کہوں کہ میں آپ کو یہ زمین آٹھ ماہ کے لیے چھ لاکھ کی فروخت کرتا ہوں لیکن آپ یہ زمین کسی اور کو فروخت نہیں کروگے بلکہ آٹھ ماہ بعد چھ لاکھ پچاس ہزار کی مجھے ہی فروخت کروگے کیا میرا اس طرح اپنی زمین فروخت کرنا درست ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں آپ کا اس طرح اپنی زمین فروخت کرنا جائز نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ خرید و فروخت کے کچھ مقاصد ہوتے ہیں جن میں سب سے بڑا مقصد انتقالِ ملکیت ہے یعنی مال بیچنے والے کی ملکیت سے نکل کر خریدنے والے کی ملکیت میں چلا جائے۔ اب خریداری کے بعد خریدنے والا اُس کے سیاہ و سفید کا مالک اور خود مختار ہوتا ہے کہ جو چاہے کرے۔ جو شرطیں آپ بیان کررہے ہیں کہ "آٹھ مہینے کے لیے بیچ رہا ہوں اور مجھے ہی واپس بیچنا ہوگی" یہ شرط فاسد ہے جو سودے کو خراب کردیتی ہے اس طرح کے سودے سے بچنا شرعاً واجب ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اُجرت طے کئے بغیر بال کٹوانا جائز نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے کسی غیر مسلم نائی(Barber) سے بالوں کی کٹنگ کروائی لیکن اجرت طے نہ کی، کٹنگ کروانے کے بعد زید نے نائی کو کچھ رقم دی تو نائی نے خاموشی سے لے لی۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح کرنا درست ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اُجرت طے کئے بغیر بالوں کی کٹنگ کروانا جائز نہیں، کیونکہ اصول یہ ہے کہ جب آپ کسی سے ایسی جائز خدمات لیتے ہیں جو قابلِ معاوضہ ہوں، مثلاً بال بنوانے وغیرہ کی خدمات اور معاوضہ طے نہ کیا جائے تو ایسا کرنا جائز نہیں۔ ایسی صورت میں اُجرتِ مثل دینا ہوگی مطلب یہ کہ مارکیٹ میں جو اس کام کی اُجرت رائج ہے وہ دی جائے گی۔ البتہ اگر پہلے سے ریٹ مشہور ہیں یا فریقین ریٹ سے واقف ہیں تو ہر دفعہ ریٹ طے کرنا ضروری نہیں ہوگا۔ البتہ صورتِ مسئولہ میں کیا جانے والا عقد غیر مسلم سے کیا گیا ہے تو اس فعل کو کسی صورت میں بھی ناجائز قرار نہیں دیں گے کہ مسلم اور کافر حربی کے درمیان عقودِ فاسدہ جائز ہیں۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کام کرنے پر اُجرت کی بجائے گفٹ(Gift) طے کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کمپنی کی پروڈکٹس (Products) بیچتا ہے کمپنی ایک ٹارگٹ(Target) دیتی ہے باقاعدہ کوئی اجارہ نہیں کرتی مثلاً یوں کہتی ہے کہ اگر آپ ایک لاکھ کا ٹارگٹ پورے کریں گے تو آپ کو چالیس ہزار کا گفٹ(Gift) دیا جائے گا۔ کیا اس طرح عقد کرنا درست ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: صورتِ مسئولہ(پوچھی گئی صورت) میں جسے گفٹ (Gift) کہا گیا ہے دراصل یہی اسکی اجرت ہے۔اور بعض صورتوں میں اجرت الگ سے طے ہوتی ہے اور ٹارگٹ پورا کرنے پر کمیشن بطورِ گفٹ الگ سے بھی دیا جاتا ہے۔شریعت کا اصول یہ ہے کہ اَلْاِعْتِبَارُ لِلْمَعَانِیْ لَا لِلْاَلْفَاظِ مطلب یہ کہ اس طرح کے سودوں میں الفاظ کا اعتبار نہیں ہوتا بلکہ مقاصد کا اعتبار ہوتا ہے، لہٰذا اس صورت میں کہ جب تنخواہ کا بالکل ذکر نہیں کیا گیا تو جسے گفٹ کہا جارہا ہے یہ ہی اصل اجرت ہے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پرائز بانڈ (Prize Bond) کی خرید و فروخت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ پرائز بانڈ جو خریدے جاتے ہیں اس کو رکھا جاتا ہے اس کے بعد اگر نہ لگے تو اس کو کیش کروالیتے ہیں۔ آیا اس پر جو انعام نکلتا ہے وہ حلال ہے یا حرام ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پرائز بانڈز (Prize Bonds) کا خریدنا، بیچنا جائز اور اس پر ملنے والا انعام حلال ہے۔ البتہ پاکستانی حکومت نے حال ہی میں جو چالیس ہزار (40,000) والے پریمئیم بانڈز (Premium Bonds)جاری کئے ہیں یہ سودی بانڈز ہیں انکی خرید و فروخت کرنا اور ان پر ملنے والا نفع لینا ناجائز و حرام ہے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خرید و فروخت میں جلد بازی کرنا

فرضی حکایت زید کو آفس میں جونہی یہ خبر ملی کہ لاہور میں اس کے بھائی کا انتقال ہوگیا ہے تو وہ مینیجر (Manager) کو اطلاع دے کر فوراً گھر آیا۔ جلدی جلدی ضروری سامان پیک (Pack) کرکے ریلوے اسٹیشن پہنچا جہاں کچھ تگ و دو (کوشش) کے بعد اُسے لاہور جانے کے لئے ایک ٹرین میں نِشست (Seat) مل گئی۔ ٹرین میں بیٹھ کر اُس نے سُکھ کا سانس لیا۔ رات میں ٹرین کسی اسٹیشن پر رُکی تو زید تیزی سے ایک اسٹال کی جانب بڑھا اور پُھرتی سے ایک نوٹ نکال کر پانی کی بوتل خریدی اور فوراً ٹرین پر سوار ہوگیا۔ صبح ناشتے کے وقت جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس کی جیب سے صرف بیس روپے برآمد ہوئے۔ پانچ ہزار کا نوٹ کسی بھی جیب سے نہ نکلا، یہ دیکھ کر اس کے نیچے کا سانس نیچے، اوپر کا سانس اوپر رہ گیا کیونکہ اُس نے جلد بازی میں رات کو پانی کی بوتل خریدتے وقت بیس کے بجائے پانچ ہزار کا نوٹ دے دیا تھا۔ اب

سوائے افسوس کے کچھ نہیں کیا جاسکتا تھا کیونکہ **جلد بازی** میں وہ اسٹیشن کا نام دیکھنا بھی بھول گیا تھا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیث پاک میں ہے: اطمینان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ (ترمذی شریف، 3/407، حدیث:2019) مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی دنیاوی یا دینی کاموں کو اطمینان سے کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے الہام سے ہے اور ان میں جلد بازی سے کام لینا شیطانی وسوسہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/625) انسان جن کاموں میں جلد بازی کرتا ہے، خرید و فروخت اُن میں سے ایک ہے۔ خرید و فروخت میں جلد بازی نہ صرف مالی بلکہ بسا اوقات جانی نقصان کے ساتھ ساتھ ذہنی دباؤ، مایوسی، شرمندگی جیسے کئی مسائل کو جنم دیتی ہے۔ خرید و فروخت میں **جلد بازی** کے باعث متوقع نقصانات کی چند صورتیں ملاحظہ کیجئے:

فرمان علی عطاری مدنی

اضافی قیمت پر چیز خرید لینا خرید و فروخت کے مُعاملے میں بعض جلد باز مارکیٹ ریٹ معلوم کرنے یا کسی تجربہ کار سے مشورہ کرنے کی بجائے بغیر سوچے سمجھے مہنگے داموں چیز خرید لیتے ہیں اور پھر لوگوں کے دل آزار جملے مثلاً "**تمہیں تو لُوٹ لیا ہے، دکاندار نے تم کو بے وقوف بنادیا ہے**" وغیرہ سُن کر شرمندہ ہوتے ہیں۔

غیر معیاری یا نقصان دہ چیز خرید لینا بسا اوقات جلد بازی میں مُضرِ صحت یا گھٹیا معیار کی چیز خرید لی جاتی ہے جو نہ صرف خریدار بلکہ اس کے اہلِ خانہ کے لئے بھی باعثِ نقصان ہوتی ہے اِس طرح وہ چیز بھی کام نہیں آتی اور پیسے الگ برباد ہوتے ہیں مثلاً مہنگے داموں ہلکی کوالٹی (Low Quality) کی کوئی الیکٹرونک چیز **جلد بازی** میں خرید لی جو چند ہی دنوں میں خراب ہوگئی۔ چیک کئے بغیر زائدُ المیعاد دوا (Expire Medicine) خرید کر مریض کو کھلائی تو مریض کی حالت مزید بگڑ گئی یا وہ بے چارہ جان کی بازی ہار گیا۔ شہزادۂ مولیٰ علی شیرِ خدا حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارا معاملہ سورج سے بھی زیادہ واضح و روشن ہے، لہٰذا جلد بازی سے کام نہ لو اور خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/205، رقم:3711)

خریدنے میں وقت کا ضائع ہونا جلدی میں خریدی ہوئی چیز کا عیب گھر آکر نظر آنے پر وہ چیز واپس یا تبدیل کروانے کے لئے دوبارہ جانا پڑتا ہے جس سے کافی وقت ضائع ہوتا ہے اور وقت کے قدردان کے لئے یہ لمحہ بڑی کوفت کا سامان بنتا ہے۔

لڑائی جھگڑے میں پڑ جانا **جلد بازی** میں خریدی گئی عیب دار چیز واپس کرنے پر بسا اوقات دکاندار سے تلخ کلامی ہوجاتی ہے تو کبھی لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

دکاندار کو نقصانات ہوسکتے ہیں جب خریداروں کی بِھیڑ لگی ہو اور کوئی معاون بھی ساتھ نہ ہو تو ایسے میں دکاندار بھی بوکھلاہٹ کا شکار ہوکر مختلف انداز سے **جلد بازی** میں اپنا نقصان کر بیٹھتا ہے، مثلاً: کبھی تو مہنگی چیز سستے داموں میں فروخت کردیتا ہے۔ کبھی گاہک کی دی ہوئی نامکمل رقم صحیح سے نہیں گن پاتا۔ کبھی بِل بناتے وقت کچھ اشیا بھول کر کم قیمت وصول کرلیتا ہے اور کبھی **جلد بازی** میں نوٹ چیک کئے بغیر رکھ لیتا ہے اور جب حواس پر قابو پاتا ہے تو جعلی نوٹ دیکھ کر اس کے ہوش اُڑ جاتے ہیں۔ اس لئے دکاندار اور گاہک دونوں کو خرید و فروخت میں **جلد بازی** نہیں کرنی چاہئے۔

آسان نیکیاں

مال خرچ کئے بغیر صَدَقے کا ثواب

عبدالماجد نقشبندی عطاری مدنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مُبارکہ میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مالی صدقات کے علاوہ بھی کچھ اعمال کو صَدَقہ ارشاد فرمایا ہے جن پر صَدَقے کے ثواب کی بَشارت عطا فرمائی ہے، ان میں سے سات اعمال کا ذکر کیا جاتا ہے: **1 مسکرانا صَدَقہ ہے:** کسی مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا (جس سے اُس کا دل خوش ہو) صَدَقہ ہے۔(ترمذی، 3/384، حدیث: 1963، مراٰۃ المناجیح، 3/104 ماخوذاً) ہمیں ہر مسلمان سے مسکرا کر ملنا چاہئے کہ مسکرانا پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتِ مُبارَکہ ہے چنانچہ حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن حارِث رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رَسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔(شمائل ترمذی، ص136) **2 بھلائی کا حکم دینا صَدَقہ ہے:** مسلمان بھائی کو نیکی کی دعوت دینا بھی صدقہ ہے، چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کو بھلائی کا حکم دینا صَدَقہ ہے۔(ترمذی، 3/384، حدیث:1963) **3 بُرائی سے منع کرنا صَدَقہ ہے:** جس طرح بھلائی کا حکم دینا صَدَقہ ہے اِسی طرح نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کو بُرائی سے روکنا صَدَقہ ہے۔(ایضاً) **4 بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا صَدَقہ ہے:** مسلمان بھائی کو راستہ بتا کر صَدَقے کا ثواب کمایا جاسکتا ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارا کسی بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا صَدَقہ ہے۔(ایضاً) بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اگر کوئی بُھولا بَھٹکا اُن سے راستہ پوچھ لے تو اُسے تنگ کرنے کے لئے جان بوجھ کر غلط سَمت بھیج دیتے اور پھر قہقہے لگا کر ہنستے ہیں یوں نیکی کا موقع ضائع کرکے اُلٹا گناہ کماتے ہیں۔ اللہ کریم ایسی نادانی سے محفوظ رکھے۔ **5 کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا صَدَقہ ہے:** کسی نابینا یا کمزور نظر والے اسلامی بھائی کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کروا دینا یا جہاں جانا چاہتا ہے وہاں پہنچا دینا یا اُس کا کوئی ایسا کام کردینا جس میں وہ کسی دوسرے شخص کا محتاج ہو صَدَقہ ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تمہارا کسی کمزور نگاہ والے شخص کی مدد کرنا تمہارے لئے صَدَقہ ہے۔ (ایضاً) **6 تکلیف دِہ چیز ہٹا دینا صَدَقہ ہے:** راستے میں اگر کوئی ایسی چیز پڑی ہو جس سے گزرنے والوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو مثلاً کانٹا یا کیلے کا چھلکا یا پتھر وغیرہ تو اُسے وہاں سے ہٹا دینے میں بھی صَدَقے کا ثواب ہے، چنانچہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: راستے سے پتّھر، کانٹا اور ہڈّی ہٹانا صدقہ ہے۔(ایضاً) اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ مدنی پھول حاصل کریں جو راستے میں شیشے کے ٹکڑے یا لوہے کی نوکیلی چیزیں پھینک دیتے ہیں جس سے لوگوں کے زخمی ہونے یا پھر موٹر سائیکل وغیرہ پنکچر ہونے کا اِمکان (Chance) ہوتا ہے۔ **7 اپنے ڈول سے پانی ڈال دینا صَدَقہ ہے:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صَدَقہ ہے۔(ایضاً) حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: پانی ڈالنا بطورِ مثال بیان ہوا، مقصد یہ ہے کہ مسلمان بھائی کے ساتھ معمولی سی بھلائی کرنا بھی ثواب ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/103) اللہ تعالٰی ہمیں بھی اِن نیکیوں سے صَدَقے کا ثواب کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے بعض صوتی پیغامات

مدنی کاموں کی دُھوم میں مچانے والوں کی حوصلہ افزائی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میرے میٹھے میٹھے پیارے پیارے نگرانِ کابینہ پاکستان حاجی شاہد عطاری اور ان کے تحت مدنی کاموں میں مصروف عاشقانِ رسول اور مدنی کاموں میں مصروف میرے پیارے پیارے مدنی بیٹوں کی خدمتوں میں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

مَا شَآءَ الله! آپ کی کاوشیں الله قبول فرمائے، جس کے مقدر میں زیادہ ہوتا ہے وہ زیادہ کام کرتا ہے، جس کی تقدیر میں کم وہ کم، بہر حال آپ سب مل کر میری دعوتِ اسلامی کو اَلْحَمْدُ لِلّٰه چلا رہے ہیں۔ مجھے (پاکستان کے) مدنی قافلوں کی بھی کارکردگی ملی، مَا شَآءَ الله تعداد بہت اچھی ہے، ہزاروں مدنی قافلوں نے سفر کیا، آپ حضرات کی مدنی عطیّات، قربانی کی کھالوں کیلئے کوششیں، جامعات المدینہ، مدارس المدینہ اور بارہ مدنی کاموں کے لئے بھاگ دوڑ الله تعالیٰ قبول فرمائے، خوب خوب اخلاص نصیب کرے۔ اٰمین

یہ ذہن میں رکھئے گا کہ عمل کے لئے اخلاص ضروری ہے اور اخلاص کے ساتھ ساتھ کاش! حسنِ اخلاق بھی نصیب ہو جائے، ہماری گفتگو کاش! اس فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: "اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔" (پ1، البقرہ:83) کی برکتیں لیتی ہوئی ہوا کرے۔

میرے میٹھے میٹھے مدنی بیٹو! اس میں ہم لوگ کافی پیچھے ہیں، اس وقت بڑا ذہن بن رہا ہے لیکن بعد میں جب سَر پر آکر پڑتی ہے یا کچھ مزاج کے خلاف ہو جاتا ہے تو ہماری گفتگو جارحانہ ہو جاتی ہے اور پھر ہم سے نہ غیبت چھوٹتی ہے، نہ بدگمانی اور نہ ہی دل آزاری، پتا نہیں کیا کیا ہو جاتا ہے، ایسا نہ ہو۔ کاش! ہماری زبان پر "وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔" کی مدنی لگام پڑی رہے، کاش! میٹھا بولنا آجائے، ہمارا میٹھا بول کسی کی تقدیر سنوار سکتا ہے اور ہمارا تیکھا بول کسی کی نسلیں برباد کر سکتا ہے۔

؏ الله کرے دل میں اُتر جائے میری بات!

خوب مِل جُل کر سنّتوں کی خدمتیں کرتے جایئے، الله تعالیٰ آپ سب کو خوب برکتیں دے، اسلامی بھائیوں کی، ذمّہ داروں کی تعداد بھی بڑھاتے جایئے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنا نعم البدل بھی تیار کرتا رہے کہ موت آنی آنی ہے، کب آئے گی کچھ نہیں پتا! نعم البدل ہو گا تو مدینہ مدینہ، اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ یہ ہمارے لئے ثوابِ جاریہ کا سبب ہو گا جبکہ ہم نے اسی مقصد کے لئے اس کو تیار کیا ہو، ذاتی دوستی کے لئے نہیں، (حظِ نفس کیلئے کی جانی والی) ذاتی دوستیاں نقصان کرتی ہیں اور مَدَنی کاموں میں بھی بڑی رُکاوٹیں بنتی ہیں۔ ہاں! دینی دوستیاں ہوں تو مدینہ مدینہ! لٰہذا سب کو دینی دوستیاں کرنی چاہئیں۔ خوب مدنی کام کرتے رہیں اور مجھ گنہگار کے لئے بے حساب مغفرت کی دعا فرماتے رہیں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہند کے جامعات المدینہ کے نام امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا پیغام

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے شہزادۂ عالی وقار، باپوئے آبرو دار سیّد ابو واصف عارف علی عطاری! جامعۃ المدینہ فیضانِ صدر الشریعہ بنارس! جامعۃ المدینہ فیضانِ مخدوم ابراہیم مانڈوی! جامعۃ المدینہ فیضانِ غریب نواز فتح پور! جامعۃ المدینہ فیضانِ مخدوم اشرف جموّں، اور ہند کے تمام جامعاتُ المدینہ کے تمام اساتذۂ کرام، طلبۂ کرام اور میرے تمام میٹھے میٹھے مدنی بیٹو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

مَا شَآءَ اللہ! آپ کے یہاں مدنی رسائل کے مطالعے کی دھوم دھام ہے، مرحبا! جن چار جامعۃ المدینہ کے نام میں نے ذکر کئے ان کی طرف سے سو فیصد کارکردگی ملی ہے کہ سب نے یہ رسائل پڑھ یا سُن لئے ہیں۔ دیگر جامعات المدینہ کی بھی کارکردگیاں ملی ہیں جن میں مدنی رسائل پڑھنے والوں کی تعداد کچھ میں کم ہے اور کچھ میں زیادہ، ہم سو فیصد ہی کا ہدف رکھیں کہ مدنی رَسائل کا مطالعہ کرنا بھی علمِ دین میں اضافے کا سبب ہے اور ہفتے میں ایک رِسالہ پڑھنا کوئی مشکل نہیں ہے، پڑھنے والے تھوڑی دیر مثلاً 12، 15، 20منٹ میں پورا رِسالہ پڑھ لیتے ہیں ایک ہفتہ تو بہت ہے۔ میری تو خواہش ہے کہ زہے نصیب! روزانہ کم از کم ایک رسالہ پڑھ کر جتنے بھی رسالے مکتبۃ المدینہ نے چھاپے ہیں اُن سب کو ختم کرلیا جائے اور مَدَنی مذاکرے میں جو ہفتہ وار ایک رسالہ پڑھنے کیلئے دیا جائے وہ پڑھنا بھی جاری رہے، مزید المدینۃ العلمیہ نے بڑی پیاری پیاری چھوٹی چھوٹی اسّی(80)، سو(100)، سوا سو (125) اور ڈیڑھ سو(150) صفحات کی کتابیں جاری کی ہیں ان کی بھی آپ ایک لسٹ بنالیں اور یہ بھی باری باری پڑھیں، علمِ دین کا وہ خزانہ ہاتھ آئے گا جو آپ کو درسِ نظامی میں شاید نہیں ملے گا اور کامیاب عالِم وہی ہوتا ہے جو کثرت سے ذاتی مطالعہ (Self Study) کرے۔ فتاویٰ رضویہ شریف، بہارِ شریعت، فیضانِ سنّت، غیبت کی تباہ کاریاں، نیکی کی دعوت، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب اور ہمارے علمائے اہلِ سنّت کی کُتُب پڑھتے رہیں مدینہ مدینہ مدینہ ہو جائے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بہت فائدہ ہوگا۔ میری خواہش ہے کہ آپ سب جامعۃ المدینہ سے بہت اچھے عالِم بن کر نکلیں۔ کاش! آپ سب عالِمِ باعمل، مفتیِ اسلام اور دعوتِ اسلامی کے عظیم مبلغ بنیں، آپ کے دم قدم سے ایک دنیا فیضیاب ہو، ساری دنیا میں سنّتوں کی دھوم مچ جائے، سنّیت کی بہار آجائے اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کا ڈنکا بج جائے۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا مُلتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام کی سب سے پہلی مسجد

سرکارِ والا تبار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مکۂ مکرمہ سے ہجرت کرکے 12ربیع الاوّل کو مدینۂ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر "قُبا" نامی مقام میں رونق افروز ہوئے۔ یہاں ایک مسجد بنانے کا ارادہ فرمایا اور اس مسجد کی تعمیر کے لئے حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت کلثوم بن ہِدْم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زمین کو پسند فرمایا اور اپنے مقدّس ہاتھوں سے ایک مسجد کی بنیاد ڈالی۔ اس کی تعمیر میں رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بھی حصّہ لیا اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ بڑے بڑے پتّھر اُٹھاتے اور عمارت میں لگا دیتے۔ مسجدِ قبا میں سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے نماز بھی ادا فرمائی۔ (ماخوذ از سیرتِ مصطفیٰ، ص171، 175) یہ اسلام کی پہلی مسجد ہے جو عام مسلمانوں کے لئے بنائی گئی۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس مسجد کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "جس نے اس مسجد میں نماز پڑھی اُسے ایک عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔"

(صحیح ابن حبان، 3/74، حدیث:1625)

اسیرِ کربلا حضرت سیّدُنا امام زینُ العابدین علیہ رحمۃ اللہ المبین

مدینۂ منورہ زَادَہَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡماً میں کچھ غریب گھرانے تھے جن کے کھانے پینے کا انتظام راتوں رات ہو جاتا اور دینے والے کا پتا بھی نہیں چلتا تھا۔ وقت گزرتا رہا اور شہرِ مدینہ میں سو(100) کے قریب گھروں کو اَن دیکھے ہاتھوں سے سامانِ زندگی ملتا رہا۔ پھر ایک عظیم ہستی کا انتقال ہوا، ساتھ ہی اُن فقرائے مدینہ کو راشن ملنا بھی بند ہو گیا۔ تب ظاہر ہوا کہ پوشیدہ صدقہ کرنے والے وہ عظیم بزرگ حسینی سادات کے جدِّ امجد، نواسۂ رسول کے فرزندِ دلبند، حضرت سیّدُنا امام زینُ العابدین علی اوسط رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تھے۔(حلیۃ الاولیاء،3/160ماخوذاً) **ولادت اور نامِ نامی** آپ کی ولادت 38 سنِ ہجری کو مدینۂ منورہ میں ہوئی۔ آپ کا نام "علی" رکھا گیا اور کثرتِ عبادت کے سبب سجّاد اور زینُ العابِدین (یعنی عبادت گزاروں کی زینت) کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ (الاعلام،4/277ملتقطاً) **پرورش و تربیت** آپ 2 سال اپنے دادا حضور حضرت سیّدُنا مولا مشکل کشا، علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم کی پرورش میں رہے، 10 سال اپنے تایا جان حضرت سیّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تربیت میں رہے اور پھر تقریباً 11 سال والدِ ماجد حضرت سیّدُنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زیرِ نگرانی عُلوم و مَعرِفت کی منازل طے کیں۔(شرح شجرۂ قادریہ، ص52) **اخلاق و عادات** آپ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالٰی عنہم کے عقیدت مند اور علمِ دین کے بے حد شائق تھے، شبہ والی چیزوں سے دامن بچاتے تھے، آپ کی عادات میں صلۂ رحمی، سخاوت اور پوشیدہ صدقہ کرنا شامل تھا۔ (سیر اعلام النبلاء، 5/333تا340ماخوذاً) **خوفِ خدا** حضرت سیّدُنا امام زینُ العابدین علیہ رحمۃ اللہ المبین بہت تقویٰ اور خوفِ خدا کے حامل تھے، جب وضو کرتے تو خوف کے مارے چہرے کا رنگ زرد پڑ جاتا تھا، گھر والوں نے پوچھا کہ آپ پر وضو کے وقت یہ کیفیت کیوں طاری ہو جاتی ہے؟ تو فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہونے جا رہا ہوں؟(احیاء علوم الدین،4/227) **عفوو درگزر** ایک مرتبہ کنیز آپ کو وضو کروا رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے برتن چھوٹ کر آپ کے چہرے سے ٹکرایا جس سے چہرہ زخمی ہو گیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سر اُٹھا کر اُس کی طرف دیکھا ہی تھا کہ اُس نے عفو و درگزر کی فضیلت پر مشتمل ایک آیتِ مبارکہ پڑھ دی، جسے سن کر آپ نے نہ صرف اسے معاف کیا بلکہ ارشاد فرمایا: جا! تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد ہے۔(تاریخ ابن عساکر، 41/387ملخصاً) **میدانِ کربلا** میدانِ کربلا کی طرف جانے والے حسینی قافلے میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ شامل تو تھے لیکن بیمار تھے، اس لئے یزیدی لشکر آپ کو شہید کرنے سے باز رہا۔ حسینی سادات کی نسل آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ہی آگے بڑھی۔(تاریخ الاسلام للذہبی، 6/432ملتقطاً) آپ سے بہت سے تابعینِ کرام نے علم حاصل کیا اور احادیثِ مبارکہ روایت کی ہیں۔ **وفات و مزار** حضرت سیّدُنا امام زینُ العابدین علیہ رحمۃ اللہ المبین نے 14 ربیعُ الاوّل 94 سنِ ہجری کو 56 سال کی عمر میں اس دارِ فانی سے کوچ فرمایا، مزار مبارک جنّۃُ البقیع میں ہے۔

(سیر اعلام النبلاء، 5/341ملتقطاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو، اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سیّدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علمِ حق دے باقرِ علمِ ہدیٰ کے واسطے

انسانی جان کا تحفظ اور اسلام

حامد سراج عطاری مدنی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ”بہترین مخلوق“ کے اعزاز سے نوازا، فضیلت وبزرگی اور علم وشرف کے قابلِ فخر تمغے عطا فرما کر اسے مسجودِ ملائکہ بنایا۔ حُسنِ صوری و معنوی عطا فرما کر ”احسنِ تقویم“ کا تاج پہنایا اور اپنی عظیم کتاب میں اس کی جان کی حُرمت کا اعلان فرمایا۔(پ15، بنی اسرائیل:33) اسلام نے کئی جہتوں سے اللہ تعالیٰ کی بہترین تخلیق ”انسان“ کی حفاظت کا ذہن دیا ہے۔ ”انسانی جان“ کے تحفظ میں اسلام کی روشن تعلیمات کے چند گوشے ملاحظہ کیجئے:

تمام انسانیت کا قتل ”انسانی جان“ کو جو رِفعت وبلندی اسلام نے عطا کی ہے اس کا اندازہ یہاں سے لگایئے کہ اسلام نے بغیر کسی وجہ کے ایک فرد کے قتل کو تمام انسانیت کے قتل کے مُترادِف قرار دیا ہے اور جس نے ایک جان کو جِلا بخشی: ﴿فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًاؕ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اس نے گویا سب لوگوں کو جِلا لیا[1] (پ6، المآئدۃ:32) یہ آیتِ مُبارکہ اسلام کی تعلیمات کو واضح کرتی ہے کہ اسلام کس قدر امن و سلامتی کا مذہب ہے اور اسلام کی نظر میں انسانی جان کی کس قدر اَہمیت ہے۔

بارگاہِ الٰہی میں انسانی جان کی اَہمیت فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری کائنات کا ختم ہوجانا کسی شخص کے ناحق قتل ہوجانے سے زیادہ ہلکا ہے۔(موسوعہ ابن ابی الدنیا، 6/234، حدیث:231) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جان اپنی ہو یا پرائی اسلام کو دونوں کی حفاظت مطلوب ہے، یہاں تک کہ ہر وہ چیز جو اپنے لئے خطرے اور ہلاکت کا باعث ہو اس سے بازرہنے کا حکم ہے۔(خزائنُ العرفان، ص65 ملخصاً) اسی لئے اسلام میں خودکُشی (Suicide) حرام ہے۔ دوسروں کی ناحق جان لینے کو بھی اسلام نے نہ صرف کبیرہ گناہ قرار دیا ہے بلکہ ایسا کرنے والے کے لئے سخت ترین سزا بھی مُتَعَیَّن فرمائی ہے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تو اپنے مسلمان بھائی کی طرف اسلحے سے محض اشارہ کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔(بخاری، 4/434، حدیث:7072)

ناحق قتل کی مذمت محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کئی احادیث میں قتلِ انسانی کی مذمت بیان فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: سب سے بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جان کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ہیں۔ (بخاری، 4/357، حدیث: 6871) اس حدیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہوں میں شرک کے بعد سرِ فہرست کسی کی جان لینا ہے۔ بروزِ محشر حقوقُ العباد کے باب میں سب سے پہلے قتلِ ناحق کے بارے میں پُرسِش ہوگی۔ چنانچہ رسولِ اکرم علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خون بہانے کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔ (مسلم، ص711، حدیث:4381)

مسلمان کی جان کی حُرمت خود نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسلمان کی جان کی حُرمت کو کعبے کی حرمت سے زیادہ محترم قرار دیا ہے۔(ابن ماجہ، 4/319، حدیث:3932 ملخصاً)

انسانی جان کے تحفظ کی یہ بہترین، مؤثّر اور روشن تعلیمات اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ ان کو صدقِ دل سے اپنی زندگیوں میں بسائیں اور ان حُقوق کی پاسداری کریں۔

جواب دیجئے! (آخری تاریخ: 23 نومبر 2017)

سوال (1) رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلا تجارتی سفر کتنے سال کی عمر میں فرمایا؟

سوال (2) ذوالنّور کن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے؟

☆جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆کوپن بھرنے (یعنی Fill) کرنے کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ☆یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734

جواب درست ہونے کی صورت میں آپ کو بذریعہ قرعہ اندازی 1100 روپے کا ”مدنی چیک“ پیش کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضان مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

---

(1) اس طرح کہ قتل ہونے یا ڈوبنے یا جلنے وغیرہ اسبابِ ہلاکت سے بچایا۔(خزائن العرفان)

پپیتا اور مُولی

اویس یامین عطاری مدنی

پپیتا (Papaya) سبز، زرد اور سرخ رنگ کا پھل ہے۔ اس کا مزاج سرد وتَر ہوتا ہے، کچے پپیتے کا ذائقہ تلخ اور پک جانے کے بعد شیریں ہوتا ہے۔

پپیتے کے 17 فائدے ❁ پپیتا خون کی نالیوں کو نرم، لچک دار اور کشادہ رکھتا ہے ❁ خون میں کولیسٹرول بڑھنے نہیں دیتا ❁ بلڈ پریشر نارمل رکھتا ہے ❁ خاص طور پر تپِ دِق کے مریضوں کیلئے بہت مفید ہے ❁ یہ ہاضم ہوتا ہے اور بھوک بھی لگاتا ہے ❁ پپیتا کاسرِ یاح (یعنی ریاح کو توڑنے والا یا خارج کرنے والا) اور پیشاب لانے والا ہوتا ہے ❁ گردے کی پتھری کو توڑتا ہے ❁ پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرتا ہے ❁ سخت گوشت کو گلانے کیلئے بھی کچا پپیتا استعمال کیا جاتا ہے ❁ دل کو فائدہ و تقویت دیتا ہے ❁ معدہ کی سوزش، منہ سے خون آنے اور گرمی کی وجہ سے ہونے والی بواسیر میں اس کا استعمال فائدہ مند ہے ❁ جگر اور انتڑیوں کیلئے بے حد مفید ہے ❁ اس کا باقاعدہ استعمال قبض کو ٹھیک کرتا ہے ❁ بدن پر آنے والی سُوجن کو دور کرتا ہے ❁ چہرے کی چھائیوں اور داغ دھبّوں پر اس کا پیسٹ لگانے سے چہرے کے داغ دَھبے ختم ہوجاتے ہیں، چہرہ ملائم اور اس کے نکھار میں بھی اضافہ ہوتا ہے ❁ شوگر کے مریضوں کے لئے کم مقدار میں اس کا استعمال مفید ہے ❁ خالی پیٹ اس کا استعمال موٹاپے کو ختم کرتا ہے۔

احتیاط ایک وقت میں صرف 50 گرام پپیتا ہی استعمال کیجئے نیز جو مریض اِسہال (دست) کی بیماری میں مبتلا ہوں انہیں پپیتا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

مُولی (Radish) ایک سفید رنگ کی سبزی ہے، اسے زیادہ تر کچا کھایا جاتا ہے، سَلاد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور مُولی کو اس کے پتّوں کے ساتھ ملا کر بطورِ سالن بھی پکایا جاسکتا ہے۔ مولی خود دیر سے ہضم ہوتی ہے لیکن دوسری غذاؤں کو جلد ہضم کردیتی ہے۔ مُولی کا نمک کے ساتھ استعمال کئی اَمراض کے علاج کیلئے مفید سمجھا جاتا ہے۔

مُولی کے 9 فوائد ❁ گُردہ اور مَثانہ میں پتھری ہوجانے میں مولی کا استعمال بے حد مفید ہے ❁ بواسیر کے مریضوں کیلئے مولی اور اس کے پتّوں کا رس فائدہ مند ہے جو جلن اور خارش بھی ختم کردیتا ہے ❁ جگر کی خرابی کیلئے بھی مفید ہے ❁ اسے یرقان اور تِلّی کے امراض کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے ❁ پیشاب کی جلن یا اس کا رُک رُک کر آنا، مولی کھانے سے ٹھیک ہوجاتا ہے ❁ مولی کا رس تِل کے تیل میں ڈال کر پکائیں جب صرف تیل رہ جائے تو اسے بوتل میں ڈال کر محفوظ کرلیں، یہ کانوں کے امراض کا بہترین علاج ہے ❁ مولی کا اچار کھانے سے تِلّی، بواسیر اور رُکے ہوئے پیشاب کی تکالیف دور ہوجاتی ہیں۔

احتیاط کچی مولی کھانے سے منہ میں بدبو پیدا ہوجاتی ہے لہٰذا مسجد میں جانے، ذِکرُ الله کرنے، نماز پڑھنے سے پہلے منہ کی بدبو لازمی دور کرلیجئے۔

نوٹ: تمام دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

رَبِیْعُ الْاَوَّل۱۴۳۹ھ

جواب یہاں لکھئے

جواب(1): ________________

جواب(2): ________________

نام: ________ ولد: ________

مکمل پتہ: ________________

____

فون نمبر: ________________

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

شیخ عبدُالحق محدِّث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی تصنیفی خدمات

ابواُسَید عطاری

برّعظیم پاک وہند میں علمِ حدیث کی ترویج واِشاعت کرنے والے عظیم محدّث، مُحَقِّقْ عَلَی الْاِطْلَاق حضرتِ سیّدنا شیخ عبدالحق محدّث دہلوی قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت محرمُ الحرام 958ھ بمطابق 1551ء کو ہند کے شہر ”دہلی“ میں ہوئی۔

حصولِ علمِ دین آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ گرامی شیخ سیفُ الدین دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے حاصل کی۔ صرف بارہ، تیرہ سال کی عمر میں شرح شمسیہ اور شرح عقائد جبکہ پندرہ، سولہ برس کی عمر میں مختصر اور مطوّل جیسی مشکل کُتُب پڑھ لیں۔ (اشعۃ اللمعات، مترجم، 1/71) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دن رات حصولِ علم میں مشغول رہتے تھے، حصولِ علم کا جذبہ اس قدر تھا کہ خود لکھتے ہیں: ”بچپن سے ہی مجھے نہیں معلوم کہ کھیل کُود کیا ہوتا ہے؟ آسائش کے کیا معنٰی ہیں؟ میں نہیں جانتا کہ سیر کیسے ہوتی ہے؟“ (اشعۃ اللمعات، مترجم، 1/72 ملخصاً)

سلسلۂ بیعت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سب سے پہلے اپنے والد شیخ سیفُ الدین قادری سے بیعت کی اور ان کے حکم سے حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید گیلانی قادری (مدینۃ الاولیاء ملتان، پنجاب) رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مستفیض ہوئے۔ پھر مکّہ معظّمہ میں حضرت شیخ عبدالوہاب متّقی مہاجر مکّی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ارشاد و سُلوک کی منزلیں طے کیں اور شیخ نے انہیں چاروں سلسلوں چشتیہ، قادِریہ، شاذلیہ اور مدنیہ کی اجازت عطا فرمائی۔ (نور نور چہرے، 113 وغیرہ)

دینی خدمات حضرتِ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی زندگی دینِ اسلام کے تحفظ اور اس کا پیغام عام کرنے میں صَرف کر دی۔ اپنی 94 سالہ زندگی کا بیش تر حصّہ کُتُب و رسائل کی تصنیف و تالیف میں بسر فرمایا۔ (ماخوذ از نور نور چہرے، ص114، 116) علمِ حدیث و اصولِ حدیث میں تقریباً 13 کتابیں اور شرحیں لکھیں۔ جن میں سے مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح کی 10 جلدوں پر عربی شرح لَمْعَاتُ التَّنْقِیْح اور 4 جلدوں پر مشتمل فارسی شرح اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات اپنی مثال آپ ہے، آپ نے اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات 1019ھ تا 1025ھ کے درمیان تقریباً چھ سال کی محنت شاقّہ کے بعد مکمل تحریر فرمائی۔

آپ کی کُتُب میں حدیث، اُصولِ حدیث کے علاوہ عقائدِ اہلِ سنّت کا بیان بھی ہے۔ اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات میں ایک حدیثِ پاک کے اس حصّے ”فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ“ کی شرح میں عقیدۂ اہلِ سنّت کا اس طرح بیان فرمایا: حضور سیّدِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہو گیا جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمینوں میں ہے، اس سے یہ مراد ہے کہ تمام جزئی و کلی علوم حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حاصل ہوگئے اور حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب کا اِحاطہ فرمالیا۔ ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں: تو اس سے حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عالَم اور عالَم کے تمام حقائق کو جان لیا۔ (اشعۃ اللمعات، مترجم، 1/333)

مشہور تصانیف آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تصانیف کثیر ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: (1) لَمْعَاتُ التَّنْقِیْح فِیْ شَرْحِ مِشْکٰوۃِ الْمَصَابِیْح (2) اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات فِیْ شَرْحِ الْمِشْکٰوۃ (3) جَذْبُ الْقُلُوْب اِلٰی دِیَارِ الْمَحْبُوْب (4) زُبْدَۃُ الْاٰثَار فِیْ اَخْبَارِ قُطْبِ الْاَخْیَار (5) مِفْتَاحُ الْفُتُوْح لِفَتْحِ اَبْوَابِ النُّصُوْص (6) شَرْحُ الشَّمْسِیَّۃ (7) مَدَارِجُ النُّبُوَّۃ وغیرہ۔

وفات علم و تحقیق اور رُشد و ہدایت کا یہ آفتاب 94 سال کی عمر میں غروب ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے 2 ربیع الاوّل 1052ھ کو ہند کے شہر ”دہلی“ میں وفات فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تدفین آپ کی وصیت کے مطابق ”حوضِ شمسی“ کے قریب (نزد باغ مہدیاں بالمقابل قلعہ کہنہ (الھند) میں) کی گئی۔ (اشعۃ اللمعات، مترجم، 1/93، 94) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مزارِ حضرت سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ

استنبول کی کچھ یادیں (قسط:1)

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطّاری

راہِ خدا میں سفر کرنا سلف صالحین (بزرگوں) کا طریقہ اور نیکی کی دعوت میں بہت مفید و مؤثر ہے۔ دنیا کے اکثر و بیشتر خطّوں میں اسلام کا پرچار عُلَما، صوفیا، اولیا اور مبلغین کے سفروں کی بدولت ہی ہوا ہے، اور اسی طریقہ پر عمل پیرا ہو کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی کام دنیا کے کونے کونے تک پہنچا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی جن کے سفر کرنے، نیکی کی دعوت دینے اور مدنی کاموں کی بنیاد رکھنے سے بیسیوں ممالک کے لاکھوں مسلمانوں میں دینی جذبہ بیدار ہوا، نمازوں کا شوق، سنّتوں سے محبت، نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوئی بلکہ کفار نے اسلام قبول کیا اور انہی مبلّغین کے طفیل اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا بھر میں بِلا مُبالغہ ہزاروں مساجد و مدارس بنے، قرآن اور سنّتیں سیکھنے سکھانے کی ترکیب ہوئی، لاکھوں لوگوں نے اس سے فیض پایا اور ہفتہ وار اجتماعات، درس و بیان اور نیکی کی دعوت کا مدنی کام شروع ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ سفر کر کے نیکیوں کے بیج بونے والے یہ مبلّغین اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھے ہوں یا اپنے دنیاوی کام کاج میں مصروف ہوں لیکن ان کی نیکیوں کا میٹر مسلسل چل رہا ہے جیسا کہ حدیثِ مبارک میں ہے: ”جو ہدایت کی طرف بُلائے اسے ان تمام لوگوں کے ثواب کی مثل ثواب ملے گا جنہوں نے اس کی پیروی کی اور اس سے ان لوگوں کے اپنے ثواب سے کچھ کم نہ ہو گا۔“ (مسلم، ص1103، حدیث:6804)

میرے بیرونِ ملک کے متعدّد اَسفار نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے ساتھ ہی ہوئے ہیں، ساؤتھ افریقہ اور انگلینڈ کے سفر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بہت کچھ دیکھا اور سیکھا۔ مجھے آج بھی یاد ہے کہ ساؤتھ افریقہ میں ایک جگہ نگرانِ شوریٰ کا بیان تھا جہاں کافی بڑا اجتماع تھا، لوگ بڑے پُرجوش انداز میں نعرے لگا رہے تھے اور ایک عجیب روحانی فضا تھی۔ اجتماع کے بعد میں نے نگرانِ شوریٰ کو اجتماع کی کامیابی کی مبارک دی تو انہوں نے جواب دیا کہ چند سال پہلے اسی جگہ میں نے بیان کیا تھا تو صرف دو دو جن کے قریب اسلامی بھائی تھے لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس اجتماع کے بعد مدنی کاموں میں ایسی برکت ہوئی کہ آج اتنی بڑی مسجد، اس سے متصل ہال اور باہر بھی قدم رکھنے کی جگہ نہیں تھی۔ ساؤتھ افریقہ میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام اتنی تیزی سے بڑھا کہ تقریباً آٹھ دس سال کے مختصر عرصہ میں نگرانِ شوریٰ کے ہر دوسرے سال سفر اور وہاں کے اسلامی بھائیوں کی کوششوں سے اس وقت وہاں دو سے بڑھ کر تقریباً پینتالیس (45) مدنی مراکز بن چکے ہیں بلکہ جنوبی افریقہ ہی کے ایک شہر کا مجھے یاد ہے کہ جہاں کئی سالوں کی کوششوں کے باوجود مسلمان مسجد کیلئے جگہ نہ خرید سکے، نگرانِ شوریٰ نے بیان کر کے ترغیب دلائی تو اگلے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر مسجد کیلئے جگہ کا انتظام ہو گیا اور اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وہاں مسجد موجود ہے اور باقاعدگی سے نمازوں اور مدنی کاموں کی ترکیب جاری ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ! یہ اللہ تعالٰی کا دعوتِ اسلامی پر کرم ہے، اللہ تعالٰی کوشش کرنے والوں کی کوشش کو رائیگاں نہیں جانے دیتا۔

میں اپنے علم و مشاہدے میں اضافہ کرنے، مبلّغینِ دعوتِ

اسلامی سے بہت کچھ سیکھنے اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ 03اکتوبر2017ء کو غیر ملکی ایئر لائن کے ذریعے براستہ دبئی (متحدہ عرب امارت) ترکی کے شہر استنبول پہنچا۔ بابُ المدینہ کراچی سے دبئی تک مجلسِ بیرونِ ملک کے نگران، رُکنِ شوریٰ عبدالحبیب بھائی ساتھ تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شرعی مسائل اور تنظیمی امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ دبئی سے ترکی نگرانِ شوریٰ بھی رفیقِ سفر بن گئے، مجلسِ بیرونِ ملک کے نگران عبدالحبیب بھائی کو امیرِ قافلہ مقرر کیا گیا۔ دونوں اَسفار کے دوران گوشت کے شرعی مسائل کے پیشِ نظر ہم اسپیشل فوڈ کے منتظر رہے لیکن مقرّرہ وقت سے پہلے ایئر لائن والوں کو نہ لکھوانے کی وجہ سے ہمیں خصوصی کھانا نہ مل سکا جس کے سبب صرف پھل اور سادہ سینڈوچ پر ہی گزارا کیا۔ دبئی سے استنبول تک نگرانِ شوریٰ کے ساتھ کثیر مسائل و معاملات پر گفتگو جاری رہی۔ دارُالافتاء اہلسنت کے اَہم امور و فتاویٰ، مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ کے مشورے، دعوتِ اسلامی کے کُتُب و رسائل کو مزید خوبصورت بنانے، ہفتہ وار اجتماع کے بیانات کے موضوعات اور تیاری کے طریقے، دیگر زبانوں میں دعوتِ اسلامی کی کتب کے تراجم، یورپ اور ترکی میں مدنی کام، شامی مہاجر مسلمانوں کی خدمت اور خصوصاً ان کے دین و ایمان کے تحفُّظ پر بہت مفید اور اچھی مشاورت جاری رہی۔ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سارا سفر نیکی کی دعوت، خدمتِ دین اور اعلائے کلمۃُ اللہ کے عظیم مقصد کے متعلّق گفتگو کرنے میں گزرا جو ذِکرِ الٰہی کی ایک عمدہ صورت ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:

﴿ لَا خَیْرَ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِؕ ﴾ اُن کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی مگر ان لوگوں (کے مشوروں) میں جو صدقے یا نیکی کا یا لوگوں میں باہم صلح کرانے کا مشورہ کریں۔ (پ5، النسآء:114)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس گفتگو سے جذبہ ملا، معلومات میں اضافہ ہوا اور خدمتِ دین کے کئی میدانوں سے شناسائی ہوئی۔

استنبول پہنچ کر ایئر پورٹ پر ہی ظہر کی نماز ادا کی اور مدنی کاموں کیلئے کرایہ پر لی گئی ایک جگہ پہنچے جہاں ترکی کے ایک معروف و متحرک عالمِ دین پہلے سے موجود تھے، دعوتِ اسلامی کی خدماتِ دینیہ پر بہت خوش ہوئے۔ نہایت اِصرار کے ساتھ اپنی مسجد آنے کی دعوت دیتے رہے لیکن ہمارا جدول اس قدر مصروف تھا کہ اصلاً گنجائش نہ تھی اس لئے عاجزی کے ساتھ معذرت کرلی۔ دیگر علما بھی تشریف لائے اور بہت خوش ہوئے۔ عصر کی نماز پڑھنے کے بعد ہلکا پھلکا کھانا کھا کر نمازِ مغرب کیلئے ایک مسجد میں جانا ہوا جہاں بعدِ نماز نگرانِ شوریٰ کا مختصر بیان ہوا جس کا ساتھ ساتھ عربی اور ترکی زبان میں مبلّغین ترجمہ کرتے رہے۔ بیان کے بعد ملاقات کی ترکیب تھی، جس میں ترکی کے بہت سے افراد نے شرکت کی۔ پینٹ شرٹ میں ملبوس ان لوگوں میں ادب و تعظیم کا حیرت انگیز مظاہرہ دیکھا، سب لوگ اول تا آخر دوزانو بیٹھے رہے، وہیں ایک پیر صاحب بھی تشریف فرما تھے جو نگرانِ شوریٰ کی گفتگو سے نہایت خوش ہوئے، دعائیں دیتے رہے اور اپنے ہاں مدنی کام کرنے کی مکمل اجازت بلکہ دعوت دی۔

بعدِ عشاء ایک اسلامی بھائی کے گھر پر کھانا کھانے کے بعد آرام کیا اور اُس آرام کے کیا کہنے کہ میں اور عبدالحبیب بھائی پچھلے چھتیس (36) گھنٹے سے جاگ رہے تھے جبکہ نگرانِ شوریٰ کی بھی کم و بیش یہی کیفیت تھی۔ سفر کی تھکان، نیند کی کمی، مسلسل کام کے بعد آدھی رات کے وقت جس نیند کو خوشگوار سمجھ کر گلے لگایا وہ کم ہی وقت کی رفیق ثابت ہوئی کیونکہ صرف تین چار گھنٹے بعد ہی اٹھنا پڑا کیونکہ حضرت ابو ایّوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مزار مبارک پر حاضری کیلئے جانا تھا اور اس کیلئے فجر کی نماز وہیں پڑھنی تھی، چنانچہ مزار شریف سے متصل مسجد میں نمازِ فجر ادا کی اور بعدِ فجر مزار شریف پر حاضری کی سعادت حاصل کی، زائرین کی کثیر تعداد وہاں موجود تھی۔ قریب ہی قبرستان تھا جس میں قبروں پر ترکی کے پرانے رسم الخط یعنی عربی انداز میں کتبے لکھے ہوئے تھے۔ کچھ ہٹ کر دیگر صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے مزارات بھی موجود تھے۔

(مزید احوال اگلی قسط میں ملاحظہ کیجئے)

والدۂ مصطفےٰ حضرت سیّدتنا بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مزارِ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بلال سعید عطاری مدنی

طیّبہ طاہرہ حضرت سیّدتُنا بی بی آمنہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہَا کس قدر خوش نصیب خاتون ہیں کہ آپ کو حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی والدۂ ماجدہ ہونے کا شرف حاصل ہے، آپ کے والد کا نام وَہب بن عبدِ مَناف اور والدہ کا نام بَرَّہ تھا۔ (دلائل النبوۃ، 1/183)

اوصافِ جمیلہ حضرت سیّدتُنا بی بی آمنہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہَا نہایت پارسا، پرہیز گار، طہارتِ نفس، شرافتِ نسب اور عزت و وجاہت والی صاحبِ ایمان خاتون تھیں۔ آپ قریش کی عورتوں میں حسب، نسب اور فضیلت میں سب سے ممتاز تھیں۔ (دلائل النبوۃ، 1/102 ملخصاً)

واقعۂ نکاح آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہَا کے والد وَہب بن عبدِ مَناف نے جب حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ رضیَ اللہ تعالٰی عنہ کے کمالات دیکھے تو انہیں آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے بہت محبت و عقیدت ہوگئی اور گھر آکر یہ عزم کرلیا کہ میں اپنی نورِ نظر (حضرت سیّدتُنا) آمنہ (رضیَ اللہُ تعالٰی عنہَا) کی شادی (حضرت سیّدُنا) عبدُ اللہ (رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ) ہی سے کروں گا۔ چنانچہ اپنی اس دِلی تمنّا کو اپنے چند دوستوں کے ذریعے انہوں نے حضرت سیّدُنا عبدُ المُطّلِب رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ تک پہنچادیا، آپ اپنے نورِ نظر حضرت سیّدنا عبدُ اللہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے لئے جیسی دُلہن کی تلاش میں تھے، وہ ساری خوبیاں حضرت سیّدتُنا آمنہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہَا میں موجود تھیں، اس لئے آپ نے اس رشتہ کو بخوشی منظور کرلیا، یوں 24 سال کی عمر میں حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا حضرت سیّدتُنا بی بی آمنہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہَا سے نکاح ہو گیا اور نورِ محمدی حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے منتقل ہو کر حضرت سیّدتُنا بی بی آمنہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہَا کے شِکمِ اَطہر میں جلوہ گر ہوا۔ (مدارج النبوۃ، 2/12-13 ملتقطاً)

اکلوتی اولاد محمدِ مصطفےٰ، احمدِ مجتبیٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بی بی آمنہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہَا کی اکلوتی (یعنی ایک ہی) اولاد تھے۔ (طبقات ابن سعد، 1/79)

وصال مبارک جب آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہَا حضرت سیّدُنا عبدُ المُطّلِب اور حضرت سیّدتنا اُمِّ اَیمَن کی رَفاقت میں حضرت سیّدنا عبدُ اللہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی قبرِ مبارک پر حاضر ہوئیں جیسا کہ آپ کا معمول تھا تو واپس آتے ہوئے مقامِ اَبْواء پر وفات پاگئیں اور اسی جگہ پر آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔ (انساب الاشراف، 1/103)

اللہ کی طرف سے حفاظتِ قبر کچھ کفّار کا گزر مقامِ اَبْواء سے ہوا تو انہوں نے چاہا کہ سیّدتنا آمنہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہَا کا جسدِ مبارک قبر سے نکال کر نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تکلیف پہنچائیں، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی والدہ کے اِکرام کی خاطر انہیں اس ناپاک ارادے سے باز رکھا۔ (الکامل فی التاریخ، 1/361)

والدہ سے محبّت کا عالم ایک بار نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی والدہ کی قبر پر آئے تو رونے لگے، حاضرین نے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا: مجھے اپنی والدہ کی شفقت و مہربانی یاد آگئی تو میں رو پڑا۔ (السیرۃ الحلبیۃ، 1/154)

والدین کریمین مؤمن ہیں مُفَسِّرینِ کرام نے مُصطفٰے کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے والدین کریمین کے مؤمن ہونے کی دلیل قراٰنِ کریم سے بیان فرمائی ہے چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے ﴿ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو۔ (پ19، الشعراء: 219) بعض مفسّرین کے نزدیک اس آیت میں ساجدین سے مؤمنین مراد ہیں اور معنٰی یہ ہیں کہ حضرت آدم علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلام اور حضرت حوا رضیَ اللہُ تعالٰی عنہَا کے زمانے سے لے کر حضرت عبدُ اللہ اور حضرت آمنہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُما تک مؤمنین کی پشتوں اور رحموں میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تمام آباء و اَجداد سب کے سب مؤمن ہیں۔ (صراط الجنان، 7/169)

صدقہ تم پہ ہوں دل و جانِ آمنہ ... تم نے بخشا ہم کو ایمان آمنہ
جو مِلا جس کو مِلا تم سے مِلا ... دین و ایمان علم و عرفان آمنہ
کُل جہاں کی مائیں ہوں تم پر فدا ... تم محمد کی بنیں ماں آمنہ

(دیوانِ سالک، ص32)

عورت کا غیرضروری بال صاف کرنے کے لئے اُسترا وغیرہ استعمال کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورتیں اپنے غیر ضروری بال استرے یا اس کے علاوہ لوہے کی کسی اور چیز سے صاف کر سکتی ہیں یا نہیں؟ بعض عورتیں اس بارے میں سخت وعیدیں سناتی ہیں کہ اس طرح کرنے والی کا جنازہ نہیں اُٹھے گا۔ کیا یہ درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے لئے بھی اپنے غیر ضروری بال استرے یا اس کے علاوہ لوہے وغیرہ کی کسی چیز سے صاف کرنا جائز ہے۔ شریعتِ مطہّرہ کو مقصود یہاں کی صفائی ہے وہ کسی بھی چیز سے حاصل ہو جائے۔

اور بعض عورتیں اس پر جو وعیدیں سناتی ہیں کہ استرہ اور لوہے کی چیز سے بال کٹوانے والی کا جنازہ نہیں اٹھتا محض بے اصل اور احمقانہ بات ہے ایسی باتوں سے احتراز چاہئے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

مسلمان عورت کا غیرمسلم عورت سے چیک اپ کروانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ یوکے (U.k.) میں خاتون جب چائلڈ لیبر (Child Labor) میں ہوتی ہے تو عمومی طور پر ڈلیوری کے لئے خاتون ڈاکٹر غیر مسلم ہوتی ہے تو کیا ان حالات میں ایک مسلمان عورت غیر مسلم خاتون ڈاکٹر کے سامنے اپنا جسم ظاہر کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں کسی مسلمان خاتون کا غیر مسلم خاتون سے ڈلیوری کروانا یا اس کے سامنے اپنے اَعضاءِ ستر کھولنا جائز نہیں ہے کیونکہ مسلمان خاتون کا کافرہ عورت سے بھی اُسی طرح کا پردہ ہے جس طرح غیر مرد سے، یعنی جن اَعضاء کو اجنبی مرد کے سامنے کھولنا جائز نہیں وہ اَعضاء غیر مسلم خاتون کے سامنے کھولنا بھی جائز نہیں۔ ہاں اگر واقعۃً ایمر جنسی (Emergency) ہو جائے اور مسلمان دائی (Mid Wife) کی فراہمی ممکن نہ ہو تو سخت مجبوری کی حالت میں کافِرہ سے یہ خدمت لی جا سکتی ہے۔

جو مسلمان ایسے ممالک میں رہتے ہیں اُن کو پہلے سے ایسے ہسپتال (Hospital) ذِہن میں رکھنے چاہئیں جہاں مسلمان لیڈی ڈاکٹرز، نرسیں اور دائیاں دستیاب ہو جاتی ہوں تاکہ بَوقتِ ضرورت فوری طور پر اس ہسپتال میں جایا جائے اور کسی غیر مسلم کے سامنے اَعضاءِ عورت ظاہر کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیب
محمد ہاشم خان العطاری المدنی	محمد ساجد العطاری المدنی

مدنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گھریلو زندگی

سید عمران اختر عطاری مدنی

شہنشاہِ کونین، رحمتِ دارین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت گھریلو زندگی کے اعتبار سے بھی قابلِ تقلید ہے۔ تبلیغِ دین کی بھاری ذمّہ داریاں نبھانے کے باوجود اپنی ازواجِ مطہّرات اور شہزادیوں کے ساتھ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عظیم حسنِ سلوک ساری اُمّت کیلئے راہنما اُصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ رسولِ بے مثال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔ (ترمذی، 5/475، حدیث:3921) آئیے اِس کے چند گوشے ملاحظہ کیجئے۔ **ازواجِ مطہرات کی دلجوئی** آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنھنَّ کی دلجوئی فرماتے۔ ایک مرتبہ تواُمّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنھا کو اپنی معجزانہ شان سے جنّتی انگور کِھلا کران کی دلجوئی فرمائی۔ (معجم اوسط، 4/315، حدیث:6098ماخوذاً) **ازواجِ مطہرات سے خوش طبعی** حسبِ موقع خوش طبعی بھی فرماتے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنھا فرماتی ہیں کہ میں ایک سفر میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ تھی، ہم نے ایک جگہ قیام کیا تو رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو آگے روانہ کر دیا اور مجھ سے دوڑ کا مقابلہ کیا، میرا بدن دُبلا تھا اس لئے میں آگے نکل گئی، پھر کچھ عرصے بعد کسی اور سفر میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ تھی، ہم نے ایک جگہ قیام کیا تو رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو آگے روانہ کر دیا اور مجھ سے دوڑ کا مقابلہ کیا، اس وقت میں فربہ بدن تھی لہٰذا حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آگے نکل گئے۔ پھر میرے کندھے پر ہاتھ مبارک مارتے ہوئے فرمایا کہ یہ اُس (جیت) کا بدلہ ہو گیا۔[1] (سنن الکبریٰ للنسائی، 5/304، حدیث:8943)

اسی طرح رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ازواجِ مطہرات کی باہمی خوش طبعی پر بھی خوشی کا اظہار فرماتے اور بعض اوقات خود بھی شریک ہوتے جیسا کہ اُمّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنھا سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے خَزِیْرہ (گوشت اور آٹے سے تیار کردہ ایک کھانا) تیار کیا اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا، رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے اور حضرت سودہ رضی اللہ تعالٰی عنھا کے درمیان تشریف فرما تھے، میں نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالٰی عنھا سے بھی کھانے کا کہا، انہوں نے منع کر دیا، میں نے کہا: کہ کھالیں وگرنہ میں آپ کے چہرے پر مَل دوں گی، انہوں نے پھر انکار کیا تو میں نے ہاتھ سے خزیرہ پکڑا اور ان کے منہ پر مَل دیا، رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسکرانے لگے اور اپنے ہاتھ سے خزیرہ اُٹھا کر حضرت سودہ رضی اللہ تعالٰی عنھا کو دیا اور فرمایا: لو! تم بھی اس کے چہرے پر مَل دو۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس وقت خوشی کا اظہار فرمایا۔ (مسندِ ابی یعلٰی، 4/88، حدیث:4459) **علمِ دین سکھاتے** نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ازواجِ مطہرات کو علمِ دین سے آراستہ فرماتے، اس معاملے میں اُمّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ اور اُمّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کا ذکر سرِ فہرست آتا ہے جنہیں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے گراں قدر علمی جواہرات ملے تھے بلکہ اُمّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنھا کا مقام تو یہ تھا کہ بڑی سے بڑی علمی اُلجھنیں بآسانی

---

(1) یاد رہے! یہ دوڑ تنہائی میں تھی لہٰذا فی زمانہ ہونے والی مرد و عورت کی دوڑ (Race) کیلئے اس حدیث کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔

سُلجھادیا کرتی تھیں۔(ترمذی،5/471،حدیث:3909ماخوذاً) **ازواجِ مطہرات کے حقوق کا خاص خیال رکھتے** وصال سے پہلے بسترِ علالت پر تشریف فرما ہوئے اور حیاتِ ظاہری کے آخری اَیّام اُمّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ہاں گزارنا چاہے تو واضح طور پر اپنا فیصلہ سُنانے کے بجائے حقوقِ ازواج کا پاس رکھتے ہوئے صرف یہ سوال بار بار دُہرایا کہ کل میں کس کے ہاں ہوں گا؟ ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہنّ خواہشِ نبوی جان گئیں اور عرض گُزار ہوئیں: جہاں آپ پسند فرمائیں، چنانچہ وصالِ مبارک تک اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ہاں رہے۔ (بخاری، 3/468، حدیث: 5217) **مشاورت بھی فرماتے** یونہی ان سے رائے طلب کرکے اُن کی حوصلہ افزائی فرماتے بعض اوقات تو انتہائی نازک حالات میں بھی رائے طلبی فرمائی۔ جیسا کہ پہلی مرتبہ وحیِ الٰہی نازل ہونے کے موقع پر امّ المؤمنین حضرت سیّدتنا خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے (بخاری، 1/8، حدیث:3ماخوذاً) اور صلحِ حدیبیہ کے موقع پر امّ المؤمنین حضرت سیدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مشورہ کرکے ان کی رائے کو شرفِ قبول بخشا۔ (بخاری، 2/227، حدیث: 2732ماخوذاً) **بیٹیوں کے ساتھ حسنِ سلوک** یونہی بیٹیوں سے انتہائی خاطر داری والا سلوک فرماتے، اُن کی خوشی پر خوش ہوتے، اُن کے رنج پر رنجیدہ ہوتے بلکہ اپنی سب سے زیادہ لاڈلی شہزادی حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی آمد پر تو کمالِ شفقت فرماتے ہوئے کھڑے ہوجایا کرتے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 11/44ماخوذاً)

ان کریمانہ اخلاق سے اُمّت کو جہاں گھریلو ماحول کی خوشگواری کیلئے راہنمائی ملتی ہے وہیں بلاشُبہ اِسلام میں عورت کا مقام ومرتبہ بھی معلوم ہوتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانوں کو گمراہی سے بچانے اور سیدھا راستہ چلانے کے لئے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کو مبعوث فرمایا اور انہیں بے شمار کمالات اور خصوصیات سے نوازا، جن میں سے ایک معجزہ ہے۔ **معجزہ کسے کہتے ہیں؟** اعلانِ نبوت کے بعد نبی سے ایسا عجیب وغریب کام ظاہر ہو جو عادتاً ممکن نہیں ہوتا "معجزہ" کہلاتا ہے۔ معجزے کی تین قسمیں ہیں: (1) لازمی معجزات جیسے خوشبو دار پسینہ (2) عارضی اختیاری معجزات جیسے عصا کا اژدھا بن جانا (3) عارضی غیر اختیاری معجزات جیسے آیاتِ قرانیہ کا نزول (مراٰۃ المناجیح،8/53) معجزے کے ذریعے سچے اور جھوٹے نبی میں فرق ہوتا ہے اس لئے کوئی جھوٹا "نبوت کا دعویٰ" کرکے معجزہ نہیں دکھا سکتا۔ (المعتقد المنتقد، ص113)

آخری نبی محمد مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات

چونکہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام نبیوں سے افضل ہیں اسی لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کے تمام معجزات عطا فرمائے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات کی دو قسمیں ہیں: **(1) ذاتِ مبارکہ سے متعلق معجزات** آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ذات کا ظاہر وباطن سراپا معجزہ ہے۔ **موئے مبارک کا معجزہ** یہ ہے کہ

حضرتِ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ٹوپی میں رہے تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ہمیشہ دشمنوں پر فتح ملی۔(عمدۃ القاری،2/484، تحت الحدیث:170) **لُعابِ مبارک کا معجزہ** یہ ہے کہ خیبر میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم کی دُکھتی آنکھ پر لگنے سے آرام آگیا۔(بخاری،2/294،حدیث:2942) لعابِ دہن کنویں میں شامل ہوا تو اُس کے پانی سے شفا ملنے لگی۔(طبقات ابن سعد، 1/392) **انگلیوں کا معجزہ** یہ ہے کہ اِن سے پانی کے چشمے جاری ہوجاتے۔ (بخاری، 2/493، حدیث: 3573) **پسینے کا معجزہ** یہ ہے کہ نہایت خوشبودار ہوتا۔(مسلم، ص978،حدیث:6055)

2 ذاتِ مبارکہ کے علاوہ معجزات

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس قسم کے بے شمار معجزات عطا فرمائے، ان میں سے چند ملاحظہ کیجئے: **1 پتھر تیرنے لگا:** ایمان لانے سے قبل حضرتِ سیّدنا عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پانی کے کنارے کھڑے ہوکر نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے یہ مُطالبہ کیا کہ اگر آپ سچے ہیں تو دور پڑا پتھر پانی میں ڈوبے بغیر تیرتا ہوا آپ کے پاس آئے چنانچہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اشارہ فرمایا تو وہ پتھر ڈوبے بغیر بارگاہِ مصطفےٰ میں حاضر ہوا اور رسالت کی گواہی دی، نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا: اِتنا کافی ہے؟ حضرت سیّدنا عکرمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: یہ پتھر واپس اپنی جگہ لوٹ جائے۔ چنانچہ وہ پتھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حکم پاکر واپس لوٹ گیا۔ (تفسیر کبیر، 12/314)

2 مردہ بیٹی زندہ کردی: ایک شخص نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لانے کے لئے یہ شرط رکھی کہ میری بیٹی زندہ ہوجائے چنانچہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قبر پر تشریف لے گئے اور اس کی مردہ بیٹی زندہ کردی۔(زرقانی علی المواھب، 7/61)

3 لکڑی تلوار بن گئی: جنگِ بدر میں حضرتِ سیّدنا عُکاشہ بن مِحصَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی، بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر فریاد کی تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک لکڑی عنایت فرمائی۔ جب حضرتِ سیّدنا عُکاشہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے ہاتھ میں لے کر ہلایا تو وہ سفید تلوار بن گئی جسے عَون کہا جاتا تھا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تمام عمر اُس تلوار کے ساتھ جہاد میں شرکت فرمائی اور فتح پائی۔(سیرت ابنِ ہشام، ص 263) **4 سب سے بلند نظر آتے:** حضرتِ سیّدنا عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما جب پیدا ہوئے تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قد بہت زیادہ چھوٹا تھا، نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو پیش کیا گیا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں گُھٹّی دی، سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت فرمائی جس کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ مجمع میں دراز قد نظر آتے۔ (الاصابۃ، 5/30)

5 درخت نے گواہی دی: آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بُلند و بالا شان ایسی ہے کہ جاندار تو جاندار بے جان چیزیں بھی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تابعِ فرمان ہیں۔ ایک مرتبہ رَسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک سفر میں تھے، اس دوران ایک اعرابی بارگاہِ مصطفےٰ میں حاضر ہوا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے اِسلام کی دعوت دی، اس اَعرابی نے پُوچھا: کیا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نبوّت پر کوئی گواہ بھی ہے؟ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا کہ ہاں، یہ درخت جو میدان کے کنارے پر ہے میری نبوّت کی گواہی دے گا۔ چنانچہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس دَرَخْت کو بُلایا تو حیرت اَنگیز طور پر وہ دَرَخْت فوراً زمین چیرتا ہوا اپنی جگہ سے چل کر بارگاہِ اَقدَس میں حاضر ہوگیا اور اس نے بآوازِ بلند تین مَرتبہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نبوّت کی گواہی دی۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس کو اِشارہ فرمایا تو وہ درخت واپس اپنی جگہ چلا گیا۔ اَعرابی یہ معجزہ دیکھتے ہی مسلمان ہوا اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُقدَّس ہاتھ اور مبارک پاؤں کو والہانہ عقیدت سے چومنے کی سعادت بھی حاصل کی۔(زرقانی علی المواھب،6/517 ملخصاً)

قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ

نبیِّ اکرم، رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سب سے بڑا معجزہ قراٰنِ کریم ہے کیونکہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دوسرے معجزات تو اپنے وَقْت پر ظاہر ہوئے اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے ہی کے لوگوں نے وہ معجزات مُلاحَظہ کئے مگر "قراٰنِ کریم" آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے۔

تعزیت وعیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے صُوری (Video) اور صَوتی (Audio) پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات پیش کئے جارہے ہیں۔

مولانا شاہ محمد فصیح الدّین نظامی سے تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے حضرت مولانا فصیح الدّین نظامی!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

محمد نعیم عطاری نے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن سیّد عارف بابو کو اور انہوں نے مجھے آپ کے والدِ محترم وزیر الدین صاحب کے انتقال کی خبر دی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ میں حضرت کے تمام لواحقین اور تلامذہ وغیرہ سے تعزیت کرتا ہوں، سب صبر کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ادارے "جامعہ نظامیہ" کو ترقی عطا فرمائے۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا مُلتجی ہوں۔ (امیرِ اہلِ سنّت نے مرحوم کے لئے دعا بھی کی اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے مدنی پھول بھی پڑھ کر سنایا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مرحوم کے صاحبزادے کا جوابی پیغام

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اس صُوری (Video) تعزیتی پیغام کے جواب میں مرحوم کے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمد فصیح الدین نظامی اشرفی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی (استاذ جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن، ہند) نے صَوتی پیغام (Audio Message) کے ذریعے شکریہ ادا کیا اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے لئے دعا کی۔

مفتی محمد نسیم مصباحی کے بھائی کی عیادت

مفتی محمد نسیم مصباحی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی (استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، ہند) کے بھائی بصیر احمد صاحب کے دل کے آپریشن کی خبر ملنے پر شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صَوتی پیغام (Audio Message) کے ذریعے ان کی عیادت اور دُعا فرمائی۔ مفتی نسیم مصباحی صاحب نے جوابی پیغام کے ذریعے اپنے بھائی کی صحت سے آگاہ فرمایا اور شکریہ ادا کیا۔

تعزیت و عیادت کے متفرق پیغامات

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے رکنِ مجلس مزاراتِ اولیا علی رضا عطاری (مرکز الاولیاء، لاہور) کے والد محمد شبّیر عطاری مرحوم، ذوالقرنین عطاری کی والدہ، فرحان عطاری کے والد محمد قاسم، سیّد نور رضوی (یوپی ہند) کے بچّوں کی امّی اُمّ عرفہ عطاریہ، محمد تنویر خان قادری (مرکز الاولیاء، لاہور) کی والدہ، حاکم علی کی والدہ، حاجی سہیل قادری، اُمّ ابرار، حاجی عارف، افتخار عطاری، عبد السلام (فاروق نگر لاڑکانہ)، حافظ محمد صادق اور رکنِ شوریٰ اطہر عطاری (نواب شاہ باب الاسلام سندھ) کے ماموں آفتاب احمد میمن کے انتقال پر تعزیت فرمائی۔

اس کے علاوہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی قافلے میں سفر کے دوران روڈ حادثے (Accident) کا شکار ہو کر انتقال کرنے والے عثمان عطاری کے لواحقین سے تعزیت اور زخمی ہونے والے بلال عطاری کی عیادت فرمائی اور انہیں صبر وہمّت کی تلقین فرمائی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی اور مدنی چینل کے نعت خواں محمد کامران عطّاری کے وصال پر دعائے مغفرت کی اور لواحقین سے تعزیت فرمائی نیز متعدّد مریضوں اور دُکھیاروں کیلئے دعاؤں بھرے صَوتی پیغامات جاری کئے۔

فیضانِ جامعۃ المدینہ

حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نرم دلی

نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام عالَم کے لئے رحمت اور نرم دل بنا کر بھیجے گئے جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ارشادِ باری تعالٰی ہے: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے۔

(پ4،اٰل عمران:159)

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگی کا مطالَعہ کیا جائے تو اس میں جابجا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفقت، نرمی اور مہربانی کا بے مثال انداز نظر آتا ہے جو نہ صرف جن واِنس بلکہ چرند وپرند، شجر وحجر سب کے لئے عام تھی، کچھ جھلک ملاحظہ فرمایئے: (1) سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اولاً کھجور کے ایک خشک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ جب لکڑی کا منبر تیار کیا گیا تو فراقِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سبب لکڑی کا وہ تنا گریہ وزاری کرنے لگا۔ رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کو تسلی دیتے ہوئے سینے سے لگا لیا جس سے اس کی سسکیاں بند ہوگئیں۔ (بخاری،2/18،حدیث:2095) (2) جب ایک چڑیا اپنے انڈوں کے گم ہوجانے کے غم میں آپ علیہ السَّلام کو اپنا مَلْجَا (مددگار) جان کر آپ کے پاس آکر پھڑ پھڑانے لگی تو آپ نے اس کے انڈے واپس کروا دیئے۔ (سبل الہدی والرشاد،7/28) (3) فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: میں نماز شروع کرتا ہوں اور میرا ارادہ اسے طویل کرنے کا ہوتا ہے لیکن جب کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اس کے بارے میں اس کی ماں کی فکر مندی کے خیال سے نماز کو مختصر کردیتا ہوں۔ (مسلم، ص194، حدیث: 1056) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی نرم دلی کی نعمت عطا فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(شاہ زیب عطاری، دورۂ حدیث شریف مرکزی جامعۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی)

وقت کیسے ضائع ہوتا ہے؟

وقت اللہ تعالٰی کی عظیم نعمت ہے مگر کچھ امور ایسے ہیں جن پر توجہ نہ دینے کی بنا پر ہم یہ عظیم نعمت ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ آیئے یہ جانتے ہیں کہ وہ امور کون سے ہیں: (1) نظام الاوقات نہ بنانا: جب بہت سے کام کرنے ہوں لیکن نظامُ الاوقات (Time Table) نہ بنایا ہو تو ہر کام کرتے وقت دوسرے کاموں میں بھی ذہن اٹکا رہے گا اور دِلجمعی سے کوئی کام نہیں ہو پائے گا، نیز کبھی ہم ایک ہی کام پر بہت زیادہ وقت لگا دیں گے اور باقی کام رہ جائیں گے۔ (2) ترجیحات (Priorities) کا تعیُّن نہ ہونا: اگر نظامُ الاوقات تو بن جائے لیکن یہ لحاظ نہ رکھا جائے کہ کون سا کام زیادہ اہم ہے اور کون سا کم، کس کام کو پہلے کرنا چاہئے کس کو بعد میں نیز کس کام کو کتنا وقت دینا ہے تو بھی وقت ضائع ہونے کے امکانات رہتے ہیں۔ (3) دوسروں کے تجربات سے نہ سیکھنا: دوسروں کے تجربات سے سیکھنے کے بجائے نئے سرے سے تجربات کرنا بھی ضیاعِ وقت کا ایک سبب ہے۔ (4) ہر کام خود کرنے کی کوشش کرنا: کاموں کو تقسیم (Distribute) کرنے سے کم وقت میں زیادہ کام ہوجاتا ہے جبکہ ہر کام خود کرنے کی کوشش میں کوئی بھی کام اچھے انداز میں نہیں ہو پاتا اور وقت ضائع ہوتا ہے۔ (5) فضول مشاغل اختیار کرنا: فضول کاموں (موبائل گیمز، انٹرنیٹ چیٹنگ، سوشل میڈیا کا بے جا استعمال) یا بے فائدہ بحث وگپ شپ کی عادت سے بھی کثیر وقت ضائع ہوتا ہے۔ (6) کل کرلوں گا کی عادت: آج کا کام کل پر ڈالنے کی سوچ بھی وقت ضائع ہونے کا اہم سبب ہے جس کے سبب بہت سے کام وقت پر نہیں ہوتے۔ اللہ تعالٰی ہمیں وقت کی قدر نصیب فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(محمد ایوب عطاری دورۂ حدیث شریف، مرکزی جامعۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی)

دونوں مؤلفین کو (فی کس) 1200 روپے کا مدنی چیک پیش کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

علمائے کرام اور دیگر شخصیّات کے تاثّرات (اقتباسات)

(1) **پیر سیّد خالد حسین شاہ گردیزی** (پھالیہ، ضلع منڈی بہاء الدین، پنجاب): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فَضْل وکرم سے مجھے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" موصول ہوا جسے پڑھ کر میں بہت متاثّر ہوا، اس میں قراٰن وسنّت کے مطابق ہر موضوع پر راہنمائی کی جاتی ہے، دنیاوی معاملات ہوں یا اُخروی، تجارت، نوکری، لوگوں سے میل جول، اَزدواجی معاملات، دفاتر کے معاملات، عقائد کی اِصلاح، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی محبت کا درس، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی پیروی کا حکم، اہلِ بیت کی سیرت اور اولیا کی سوانح عمری ہر موضوع پر علمی نِکات بیان کئے جاتے ہیں، اس کے علاوہ فقہی مسائل بھی بیان کئے جاتے ہیں۔

(2) **مولانا محمد اشرف چشتی** (پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ ملکوال، ضلع منڈی بہاء الدین، پنجاب): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شمارہ موصول ہوا۔ دعوتِ اِسلامی جہاں ہر دینی شعبہ میں اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے، وہاں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا اِجرا خدمت کے اِس سلسلہ میں خوبصورت اضافہ ہے جو بچّوں، بوڑھوں، مَرد وزَن، طلبہ واساتِذہ، عُلما وحُکما، تُجّار اور عوامُ النّاس کے لئے یکساں مفید ہے۔ آرٹ پیپر پر فور کلر کی مِعیاری پرنٹنگ اعلیٰ ذوق کی عکّاسی ہے۔ الغرض اس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے مفید بھی ہے اور دورِ حاضر کی حاجت بھی۔

(3) **پروفیسر ڈاکٹر سیّد خضر حیات نوشاہی** (سجادہ نشین حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش، ساہن پال، ضلع منڈی بہاؤالدین) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" موصول ہوا پہلی نظر میں ہی اس ماہنامہ کا حُسن قلب وروح میں اُتر گیا۔ دعوتِ اسلامی کا دینی اور فکری ترجمان ماہنامہ نہ صرف حسنِ ظاہری سے مملُو (بھرا ہوا) ہے بلکہ مضامین اور فکر و نظر کے اعتبار سے بھی بہت عمدہ ہے۔ عصرِ حاضر میں دعوتِ اسلامی کا عشق و محبتِ سرکارِ دو عالم سے سرشار پیغام اب ایک عالمگیر حیثیت اختیار کرچکا ہے۔ دعوتِ اسلامی علمی، عِرفانی، اَدَبی، اور رُوحانی ہر جہت پر قابلِ قدر خدمات انجام دے رہی ہے۔

اسلامی بھائیوں کے تاثرات

(4) "ماہنامہ فیضان مدینہ" کا اِجرا اس کی اِشاعت، طباعت، اَوراق کی زینت اور اسے جاری کرنے کی خُلوصِ نیّت ہمیں مکمل رسالے کا مطالعہ کرنے کی سعادت بخشتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے تمام مضامین اتنے دلفریب اور دیدہ زیب ہوتے ہیں کہ لاکھ سُستی کے باوجود تقریباً سارے رسالے کا مطالعہ کرتے ہیں۔ (سعید اللہ قادری، سکھر)

مَدَنی مُنّوں کے تاثّرات (اقتباسات)

(5) مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا لگتا ہے، جب میرے بابا (ابو) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" گھر لاتے ہیں مجھے بہت خوشی ہوتی ہے، مجھے اس کا ٹائٹل بہت پیارا لگتا ہے۔

(محمد کرم رضا عطاری، دار المدینہ الہلال سوسائٹی باب المدینہ کراچی)

اسلامی بہنوں کے تاثرات (اقتباسات)

(6) مَاشَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے نام سے خدمتِ دین کے لئے ایک ایسا قدم اٹھایا ہے جس میں واقعی مدینے کا فیضان ہے اور علم کا دریا بہہ رہا ہے، اس کا ہر موضوع اپنی مثال آپ ہے۔ (بنتِ حنیف، حَب چوکی، بلوچستان)

آپ کے سوالات کے جوابات

مَن گھڑت روایت عام کرنے سے بچئے

سُوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ربیع الاول کی آمد سے متعلق یہ روایت بیان کی جا رہی ہے، کہ جس نے سب سے پہلے کسی کو ربیع الاول کی مبارک دی، اس پر جنت واجب ہو جائے گی، کیا ایسی کوئی روایت موجود ہے، اور کیا اسے شیئر کر سکتے ہیں؟

(سائل: محمد توصیف رضا عطاری، لالہ موسیٰ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ربیع الاوّل کی آمد کی خوشی منانا اور چرچا کرنا بہت اعلیٰ اور مُسْتَحْسَن عمل ہے، کہ اس ماہ مبارک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نبیِّ آخرُ الزَّماں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس دنیا میں مبعوث فرما کر مؤمنین پر احسان فرمایا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری یقیناً مسلمانوں کے لئے نعمتِ عظمٰی ہے، اور نعمت کا چرچا کرنے کے متعلق اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ عظیم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴾ ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو"۔ (پارہ30، والضحیٰ:11)

لیکن جہاں تک سوال میں مذکور روایت کا تعلق ہے، تو ایسی کوئی روایت نظر سے نہیں گزری، نہ علماء سے سُنی، بلکہ ایسی باتیں عموماً مَن گھڑت ہوا کرتی ہیں، اور مَن گھڑت بات حضور اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف قصداً منسوب کرنا حرام ہے، حدیثِ مبارکہ میں اس پر سخت وعید ارشاد فرمائی گئی ہے، چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت مروی ہے: نبیِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ" ترجمہ: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے"۔ (بخاری،1/57، حدیث:107)

اور بغیر تحقیق و تصدیق ہر سنی سنائی بات کو آگے پھیلانا بھی نہیں چاہئے، کیونکہ حدیثِ پاک میں ایسے شخص کو جھوٹا فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: "كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ" ترجمہ: انسان کے جھوٹا ہونے کو یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے"۔ (مسلم، ص17، حدیث:7)

لہٰذا ایسی روایات پر مشتمل میسجز (Messages) اور پوسٹس (Posts) سے بچنا بہت ضروری ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟

سُوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کے (بھولے سے) رہ جانے کی وجہ سے جو کمی پیدا ہوئی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے شریعتِ مطہرہ نے جو سجدہ واجب فرمایا، اسے "سجدۂ سہو" کہتے ہیں۔ سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ قَعْدَہ اَخِیْرہ میں تَشَہُّد یعنی اَلتَّحِیَّات پڑھنے کے بعد صرف ایک سلام دائیں جانب پھیر کر اس کے بعد دو سجدے کرے پھر دوبارہ قعدہ کرے اور اس میں تشہد، دُرُود، وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔

یاد رہے کہ سجدۂ سہو سے پہلے اور بعد والے دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں میں دُرُود شریف بھی پڑھ لے اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات و دُرُود پڑھے اور دوسرے میں صرف اَلتَّحِیَّات۔

نوٹ: جن امور کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے ان کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے بہارِ شریعت حصہ 4 اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تالیف "نماز کے احکام" کا مطالعہ فرمائیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری عفی عنہ الباری

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی
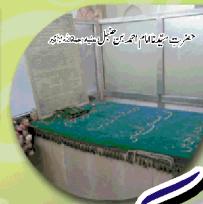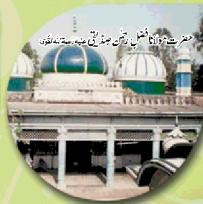
(وہ بزرگانِ دین جن کا وصال/عرس ربیعُ الاوّل میں ہے)

رَبِیعُ الْاَوّل اسلامی سال کا تیسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عِظام اور علمائے اسلام کا وصال ہوا، ان کا مختصر ذکر 5 عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔

صحابۂ کرام و صحابیات علیہمُ الرِّضوان

(1) اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا جُوَیرِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سردارِ قبیلہ بنو مصطلق کی شہزادی، حسنِ ظاہری وباطنی کی جامع اور کثرت سے ذکر و عبادت کرنے والی تھیں۔ آپ نے ربیعُ الاوّل 50ھ میں وصال فرمایا اور جنّۃُ البقیع میں دفن ہوئیں۔ (الاستیعاب، 4/366، 367، زرقانی علی المواھب، 4/427، 428) (2) نورِ چشمِ رسول، جگر گوشۂ بتول، حضرت امام ابو محمد حسن مُجتبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے 5 ربیعُ الاوّل 49ھ کو وصال فرمایا، مزید تذکرہ صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیے۔

اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السّلام

(3) شہزادۂ غوثُ الوریٰ حضرت سیّد شمسُ الدّین عبدُ العزیز جیلانی قادری علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی ولادت 532ھ کو بغداد شریف عراق میں ہوئی اور یومِ وصال 18 ربیعُ الاوّل 602ھ ہے، مزار مبارک حیال (ضلع عقرہ صوبہ دھوک) عراق میں مشہور زیارت گاہوں میں شامل ہے۔ آپ محدّث، واعِظ، مدرّس اور استاذالعلماء تھے۔ موجودہ نقیب و متولّیِ دربارِ غوثِ اعظم آپ کی نسلِ پاک سے ہیں۔ (قلائد الجواہر، ص35) (4) سیّد الاولیاء، استاذالعلماء حضرت سیّد محی الدین ابو نصر محمد جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی ولادت بغداد میں ہوئی اور 22 ربیعُ الاوّل 656ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار شریف بغداد میں ہے۔ آپ سلسلۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے 20ویں شیخِ طریقت ہیں۔ (قلائد الجواہر، ص47۔ شرحِ شجرۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ، ص92) (5) بانیِ سلسلۂ احمدیہ بدویہ، غوثِ کبیر، قطبِ شہیر حضرت سیّد احمد بدوی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت 596ھ زُقاقُ الحجَر (نزد فاس) مَراکش میں ہوئی، وصال 12 ربیعُ الاوّل 675ھ کو فرمایا۔ مزارِ مبارک طَنطا (Tanta) (صوبہ الغربیہ) مصر میں قبولیتِ دعا کا مقام ہے۔ آپ اکابر اولیا سے ہیں۔ (طبقاتِ امام شعرانی، جزء1، 1/254، 256، چار بڑے اقطاب، ص44، 53) (6) شمس مارَہرہ، غوثِ زماں، حضرت سیّد شاہ ابوالفضل آلِ احمد اچھے میاں مارَہروی قادری علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی ولادت 1160ھ کو مارَہرہ مطہرہ (ضلع ایٹا یوپی) ہند میں ہوئی، وصال 17 ربیعُ الاوّل 1235ھ کو یہیں فرمایا۔ آپ جیّد عالمِ دین، واعِظ، مصنّف اور شیخِ طریقت تھے، آدابُ السالکین اور آئینِ احمدی جیسی کتب آپ کی یادگار ہیں۔ آپ سلسلۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے 36ویں شیخِ طریقت ہیں۔ (احوال و آثار شاہ آلِ احمد اچھے میاں مارہروی، ص26) (7) شیرِ رَبّانی، شیخ المشائخ حضرت شیر محمد شَرقپوری نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1282ھ میں شرقپور شریف (ضلع شیخوپورہ، پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور 3 ربیعُ الاوّل 1347ھ کو وصال فرمایا، مزارِ پُرانوار شَرقپور شریف میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ (تذکرۂ اکابرِ اہلِ سنّت، ص180 تا 183)

علمائے اسلام رحمہمُ اللہُ السّلام

(8) فقہِ مالکی کے عظیمُ المرتبت امام، بدرُالعاشقین، حضرتِ سیّدنا امام مالِک بن اَنَس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت 93ھ میں مدینۂ منورہ میں ہوئی اور 14 ربیعُ الاوّل 179ھ کو وصال فرمایا۔ قبر شریف جنّۃُ البقیع میں ہے۔ آپ کی کتاب "مُوَطا امام مالک" احادیثِ مبارکہ کے مقبول و معروف مجموعہ میں قدیم ترین ہے۔ (تذکرۃُ الحفاظ، جزء1، 1/157، سیر اعلام النبلاء، 7/435) (9) شاگردِ امامِ اعظم، قاضیِ سلطنتِ عبّاسیہ حضرتِ سیّدنا امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی ولادت 113ھ میں کوفہ میں ہوئی اور 5

ربیعُ الاوّل 182ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مسجدِ امام ابو یوسف کاظمیہ بغداد شریف میں ہے۔ آپ قاضی القُضاۃ (چیف جسٹس)، استاذ الفُقَہاء، مُجتہد، محدّث اور فقہِ حنفی کے جلیل القدر اِمام ہیں۔(تاریخِ بغداد، 14/247-263) **(10)** فقہِ حنبلیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیّدنا امام احمد بن حنبل علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کی ولادت 164ھ میں بغداد میں ہوئی اور 12 ربیعُ الاوّل 241ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کو بغداد شریف کی غربی جانب بابِ حرب میں دفن کیا گیا پھر دریائے دجلہ میں طُغیانی کی وجہ سے جسد عارف آغا، حیدر خانہ (شارع الرشید بغداد) میں منتقل کردیا گیا۔ آپ مُجتہد، حافظُ الحدیث، عالِم اجلّ، اُمّتِ محمدی کی مؤثر شخصیت اور ائمۂ اربعہ میں سے ایک ہیں۔ چالیس ہزار (40000) احادیث پر مشتمل کتاب **”مسند امام احمد بن حنبل“** آپ کی یادگار ہے۔(البدایہ والنہایہ، 7/339) **(11)** استاذِ قطبِ مدینہ حضرت علّامہ غلام قادر ہاشمی سیالوی بھیروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1265ھ بھیرہ شریف (ضلع گلزارِ طیبہ (سرگودھا))پاکستان میں ہوئی۔ 19 ربیعُ الاوّل 1327ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک بیگم شاہی مسجد نزد مستی گیٹ مرکزُ الاولیاء لاہور پاکستان میں ہے۔ آپ جیّد عالِمِ دین، چشتی سلسلے کے شیخِ طریقت، بہترین مدرِّس اور درجن سے زائد کُتُب کے مصنّف ہیں، **”اسلام کی گیارہ کتابیں“** آپ کی ہی تصنیف کردہ ہے۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 1/613-تذکرۂ اکابرِ اہلِ سنت، ص326)

احبابِ اعلیٰ حضرت علیہم رحمۃ ربِّ العزّت

(12) عارفِ کامل حضرت مولانا فضلِ رحمٰن صِدّیقی گنج مرادآبادی نقشبندی قادری علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی ولادت 1208ھ سندیلہ (ضلع ہردوئی، یوپی ہند) میں ہوئی اور وصال 22 ربیعُ الاوّل 1313ھ کو فرمایا۔ مزار مبارک گنج مراد آباد (ضلع اناؤ، یوپی ہند) میں ہے۔ آپ عالِمِ باعمل، استاذ و شیخ العلماء والمشائخ، اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ جدِّ اعلیٰ حضرت مولانا رضا علی خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن آپ کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔(تذکرہ محدث سورتی ص53-57، تجلیاتِ تاج الشریعہ ص86) **(13)** مُحِبِّ اعلیٰ حضرت، شیخُ الاسلام حضرت شیخ محمد سعید بابصیل شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1245ھ کو مکّہ شریف میں ہوئی اور یہیں 24 ربیعُ الاوّل 1330ھ کو وصال فرمایا۔ قبر مبارک جنۃُ المعلیٰ میں ہے۔ آپ رئیسُ العلماء، مفتیِ شافعیہ، عالِمِ باعمل، مصنّف اور مُقرِّظِ اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیّۃ اور حُسامُ الْحَرَمَیْن ہیں۔(امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماءِ مکہ مکرمہ، ص251-278)

تلامذہ و خلفائے اعلیٰ حضرت علیہم رحمۃ ربِّ العزّت

(14) مفکرِ اسلام، پروفیسر حضرت علّامہ سیّد محمد سلیمان اشرف بہاری علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی ولادتِ باسعادت 1295ھ میں مِیر داد، ضلع پٹنہ، بہار ہند میں ہوئی اور وصال 5 ربیعُ الاوّل 1358ھ کو فرمایا۔ تدفین علی گڑھ اسلامی یونیورسٹی کے اندر شیروانیوں والے قبرستان میں ہوئی۔ آپ کی کئی کُتُب مثلاً النّور، الرّشاد وغیرہ یادگار ہیں۔(تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص144، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 2/266-268) **(15)** شیخُ الاصفیاء حضرت مولانا سیّد غلام علی اجمیری چشتی رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی عالِمِ باعمل، عاشقِ سلطانُ الہند، مُحِبِّ اعلیٰ حضرت، حُسنِ اخلاق کے پیکر اور خادمِ درگاہِ اجمیر شریف تھے 15 ربیعُ الاوّل 1374ھ کو وصال فرمایا، مزار خواجہ غریب نواز سے متصل قبرستان میں آسودۂ خاک ہوئے۔(تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص471تا474) **(16)** قطبِ میواڑ حضرت مولانا مفتی محمد ظہیر الحسن اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1302ھ کو محلہ اورنگ آباد اعظم گڑھ (یوپی) ہند میں ہوئی اور 12 ربیعُ الاوّل 1382ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک مسجد سے متصل احاطۂ اولیا برھم پول اودھے پور (راجستھان) ہند میں ہے۔ آپ جیّد مفتیِ اسلام، مدرِّسِ مدرسۂ اسلامیہ اودھے پور، عالِمِ باعمل اور شیخِ طریقت تھے۔(سالنامہ یادگارِ رضا 2007ء، ص143-151) **(17)** ہمدردِ مِلّت، حضرت مولانا حافظ سیّد محمد حسین میرٹھی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1290ھ بریلی شریف (یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ حافظُ القراٰن، صاحبِ ثروت عالِمِ دین اور دین کا درد رکھنے والے راہنما تھے۔ آپ نے میرٹھ میں دینی کُتُب شائع کرنے کیلئے طلسمی پریس اور یتیموں کے لئے مسلم دارُالیتامیٰ والمساکین قائم فرمایا اور جب پاکستان آئے تو گلبہار میں عظیم الشان جامع مسجد غوثیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے 14 ربیعُ الاوّل 1384ھ میں وصال فرمایا، تدفین قبرستان پاپوش نگر بابُ المدینہ (کراچی) میں ہوئی۔
(تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص213، سالنامہ معارفِ رضا 2008ء، ص236-238)

شخصیات کی مدنی خبریں

علماو مشائخ سے ملاقاتیں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے اپنے ترکی کے سفر میں حضرت مفتی محمد زکریا المسوئلی الحسینی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی سے ملاقات فرمائی نیز مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ اور دیگر ذمّہ داران نے گزشتہ ماہ جن علماو مشائخ وائمہ کرام سے ملاقات کر کے خدماتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف کروایا اور مختلف کُتُب ورسائل نذر کئے ان میں سے چند کے اسمائے گرامی پیشِ خدمت ہیں:

• شہزادۂ حافظِ ملّت حضرت علّامہ شاہ محمد عبد الحفیظ مصباحی (سربراہِ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، ہند) • سراجُ الفقہاء مفتی محمد نظام الدین رضوی مصباحی (صدر المدرّسین، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، ہند) • مفتی شمسُ الھدیٰ مصباحی (امام و خطیب کنز الایمان مسجد و دارالافتاء .U.K) • شیخ مصطفٰے ابراہیم عردیب (مہتمم الزاویۃ التیجانیۃ الام، خرطوم سوڈان) • مفتی محمد انصر القادری (امام وخطیب ٹالرلین مسجد جمعیت تبلیغ الاسلام U.K) • مولانا نجیب ضیاءُ الدّین (مہتمم دارالعلوم خواجہ غریب نواز گلین پارک، ماریشس) • علّامہ مولوی مفاز منصور نضاری (مدرس عروسیۃُ القادریہ عربک کالج کولمبو) • مولانا محمد اشرف قادری (خطیب جامع مسجد صوفیا میونخ، جرمنی) • مولانا پروفیسر اسلم جلالی (مدرّس مرکزِ اہلِ سنّت جامعہ اسلام آباد) • پیر سیّد عظمت علی شاہ (آستانہ عالیہ کیلیانوالہ شریف علی پور چٹھہ، ضلع گوجرانوالہ) • مولانا عارف قدوسی (مہتمم جامعہ غوثیہ نور المدارس مصطفٰے آباد مرکز الاولیاء لاہور) • مولانا میاں محمد بشیر نقشبندی (جماعتِ اہلِ سنّت مظفر آباد کشمیر) • استاذ العلماء مفتی حبیب احمد نقشبندی (مہتمم جامعہ شمسُ العلوم خاران، بلوچستان) • ڈاکٹر مفتی محمد اکرام قادری جنیدی (دارالافتاء جامعہ جنیدیہ غفوریہ، پشاور) • 28 محرم الحرام 1439ھ کو غوث العالَم حضرت سیّدنا مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے عرس کے موقع پر مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ اور دیگر ذمّہ داران نے صاحبِ سجادہ حضرت سیّد محی الدین اشرفی اور خاندانِ اشرفیہ کے مشائخ حضرت پیر سیّد محمود اشرف، حضرت پیر سیّد محمد اشرف، حضرت قبلہ سیّد مدنی میاں، حضرت قبلہ سیّد ہاشمی میاں، حضرت پیر سیّد نورانی میاں، حضرت پیر سیّد احسن میاں وغیرہ سے ملاقات کر کے خدماتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا • رکنِ شوریٰ و نگرانِ عطاری کابینات حاجی محمد امین عطّاری نے صوبہ خیبر پختون خواہ کے دورے کے دوران جامعہ معصومیہ حنفیہ (سخاکوٹ مالاکنڈ ایجنسی) میں مولانا صاحب داد قادری سے ملاقات کر کے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارف پیش کیا۔ رکنِ شوریٰ نے دارالعلوم فیضانِ مصطفٰے (مردان) کا بھی دورہ فرمایا جہاں طلبائے کرام کے درمیان بیان کا بھی سلسلہ ہوا۔

مدنی مراکز و جامعات میں شخصیات کی تشریف آوری خانقاہِ مقدّسہ مارہرہ شریف کے سجادہ نشین مولانا سیّد نجیب حیدر میاں کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ نیپال تشریف آوری ہوئی • ساؤتھ افریقہ کے مختلف شہروں سے تعلّق رکھنے والے علمائے کرام مفتی افتخار احمد قادری مصباحی (شیخ الحدیث دارالعلوم قادریہ غریب نواز)، مولانا احمد مقدم (خلیفۂ مجاز مفتیِ اعظم ہند)، مفتی شمسُ الحق مصباحی (مہتمم جامعۃُ الرضا نیو کاسل)، مولانا شمیم احمد قادری (لیڈی اسمتھ)، مولانا سیّد یوسف قادری (چیئرمین سنّی علما کونسل)، مولانا عثمان قادری و مولانا عبد الحفیظ قادری (دارالعلوم پریٹوریا) اور مولانا نوشاد عالَم مصباحی (مہتمم محمدیہ ٹرسٹ لینیزیا) نے جامعۃُ المدینہ لینیزیا ساؤتھ افریقہ کا دورہ فرمایا • مفتی محمد ابراہیم قادری (جامعہ غوثیہ رضویہ، سکھر) مدنی مرکز فیضانِ مدینہ زم زم نگر حیدر آباد تشریف لائے اور جامعۃُ المدینہ و مدرسۃُ المدینہ آن لائن بھی ملاحظہ فرمایا • مولانا محمد صالح قادری (مہتمم جامعہ انوار العلوم، کوئٹہ) کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ و جامعۃُ المدینہ نورانی مسجد کوئٹہ

آمد ہوئی مولانا احمد رضا قمبرانی (جامعہ منبع العلوم غوثیہ، کوئٹہ) نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ و جامعۃُ المدینہ خضدار جبکہ مولانا احمد نقشبندی (حیدر آباد دکن، ہند) نے جامعۃُ المدینہ فیضانِ افضل الدین (درگ، ہند) کا دورہ فرمایا۔ **شخصیات سے ملاقات** دعوتِ اسلامی کے مبلغین نے گزشتہ ماہ اکرم انصاری (MNA سردار آباد فیصل آباد)، رانا محمد افضل (وفاقی پارلیمانی سیکریٹری سردار آباد فیصل آباد)، سردار خان گولہ (قبائلی شخصیت، صحبت پور، بلوچستان) اور دیگر شخصیات سے ملاقات کرکے نیکی کی دعوت اور مختلف کُتُب و رسائل پیش کئے۔ **کھلاڑیوں کی مدنی مرکز میں حاضری** 21 اکتوبر 2017ء کو کرکٹر عبد الرزاق اور عدنان اکمل سمیت 9 کھلاڑیوں نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن سردار آباد (فیصل آباد) میں نمازِ عشا ادا کرکے رکنِ شوریٰ و نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطّاری سے ملاقات کی سعادت پائی۔ رکنِ شوریٰ نے ان اسلامی بھائیوں کو نیکی کی دعوت پر مشتمل مدنی پھول عنایت فرمائے بالخصوص نماز کی ترغیب دلائی۔ رکنِ شوریٰ نے نماز کے کچھ طِبّی فوائد بھی بیان فرما کر نماز سیکھنے کا ذہن بنایا اور فیضانِ نماز کورس کرنے کی ترغیب دلائی۔ رکنِ شوریٰ نے مسواک کرنے کا عملی طریقہ کرکے دکھایا اور تحفۃً مسواک پیش کی نیز "جوانی کیسے گزاریں؟" رسالہ بھی عنایت فرمایا۔

مُفتیِ اعظم پاکستان

مُفتی محمد وقارُ الدّین قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

سیّد منیر رضا عطاری مدنی

مفتیِ اعظم پاکستان، استاذ العلماء، جامعِ علم و تقویٰ، وقارُ المِلّۃ والدّین، حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد وقارالدین قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی 14 صفرُ المظفر 1333ھ بمطابق یکم (1st) جنوری 1915ء پیلی بھیت (یوپی، ہند) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پیلی بھیت کے "مدرسۂ آستانہ شیریہ" میں حاصل کی، بعد میں بریلی شریف کے دارالعلوم منظرِ اسلام میں داخلہ لیا وہاں صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اور دیگر اساتذہ کے سامنے زانوئے تَلَمُّذ تہ کیا۔ آپ نے کئی علوم میں مہارت حاصل کی، 1938ء میں صدر الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے آپ کی دستار بندی فرمائی اور سندِ فراغت عطا فرمائی۔ اس کے بعد عظیم دینی و علمی درسگاہ منظرُ الاسلام بریلی شریف میں دس سال تک تدریس کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد آپ نے مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) میں ہجرت کی اور دینی خدمات سر انجام دیں پھر 1971ء میں مغربی پاکستان تشریف لانے کے بعد مفتی محمد ظفر علی نعمانی اور شیخُ الحدیث علّامہ عبدُ المصطفٰے الاَزہری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کے اصرار پر دار العلوم امجدیہ (عالمگیر روڈ بابُ المدینہ، کراچی) میں تدریس شروع کردی، بعد میں آپ کو دار الافتاء کی سرپرستی بھی سونپ دی گئی۔ وقارُالفتاویٰ (تین جلدیں) آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا مفتی وقارُالدین قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے امیرِ اہلِ سنّت ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کی خلافت بھی عطا فرمائی۔ **وصال** آپ نے 20 ربیعُ الاوّل 1413ھ بمطابق 19 ستمبر 1993ء بروز ہفتہ نمازِ فجر کے وقت اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ (ماخوذ از وقار الفتاویٰ، 1/1 تا 38) مزار شریف دارالعلوم امجدیہ (بابُ المدینہ، کراچی) میں ہے۔

سنّیوں کے دل میں ہے عزّت "وقار الدّین" کی
آج بھی ممنون ہے مِلّت "وقار الدّین" کی

اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

اراکینِ شوریٰ کے مدنی کام رکنِ شوریٰ و نگرانِ عطّاری کابینات حاجی محمد امین عطّاری دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے سلسلے میں پشاور (خیبر پختون خواہ) تشریف لے گئے جہاں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں بعدِ فجر مدنی حلقے میں آپ کی شرکت ہوئی۔ رکنِ شوریٰ نے مردان اور مالاکنڈ ایجنسی میں بھی مدنی کاموں میں شرکت فرمائی نیز ایک مدنی حلقے میں اسلامی بھائیوں کو نماز کا عملی طریقہ (Practical) بھی سکھایا۔ رکنِ شوریٰ کی "دیر بالا" بھی آمد ہوئی جہاں آپ نے دعوتِ اسلامی کے لئے خریدی گئی جگہ کا دورہ فرمایا ● رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس خُدّامُ المساجد حاجی سیّد محمد لقمان عطّاری نے ضیاکوٹ (سیالکوٹ) کا مدنی دورہ فرمایا جہاں مختلف جامعاتُ المدینہ اور مدارسُ المدینہ کے طلبائے کرام کو راہِ خُدا میں سفر کرنے کے بارے میں مدنی پھول عطا فرمائے۔ رکنِ شوریٰ کے ہمراہ 110 طلبہ نے پیر شریف کے نفلی روزے کی سحری کی سعادت پائی جبکہ 50 اسلامی بھائیوں نے 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی۔ رکنِ شوریٰ نے مجلس شعبۂ تعلیم کے ذِمّہ داران کی بھی تربیت فرمائی ● رکنِ شوریٰ و نگرانِ ہجویری کابینات حاجی یعفور رضا عطّاری قصور (پنجاب) تشریف لائے جہاں مجلس ججز و وُکلا کے تحت ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن قصور میں سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا۔ رکنِ شوریٰ نے بیان کرتے ہوئے وُکلا کو نیکی کی دعوت دینے کی ترغیب دلائی۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ بار میں مدرسۃُ المدینہ بالغان کا آغاز ہوا جہاں ہفتے میں ایک دن وُکلا اسلامی بھائیوں کو تجوید و مخارِج کے ساتھ قراٰنِ پاک پڑھانے کا سلسلہ ہوگا۔ رکنِ شوریٰ نے ایک نجی کلینک میں جا کر ڈاکٹر عثمان سے ملاقات اور انفرادی کوشش بھی فرمائی نیز مدرسۃُ المدینہ کے لئے لی گئی جگہ کا دورہ بھی فرمایا ● رکنِ شوریٰ و نگرانِ گیلانی کابینات حاجی محمد رفیع عطّاری کی سوات (خیبر پختون خواہ) آمد ہوئی جہاں انہوں نے مدنی حلقے میں شرکت فرما کر ذِمّہ دار اِسلامی بھائیوں کی تربیت فرمائی۔

سنّتوں بھرے اجتماعات مجلس ڈاکٹرز کے تحت بہاولپور، مدینۃُ الاولیاء ملتان اور زَم زَم نگر حیدر آباد میں شخصیات اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں ڈاکٹرز سمیت کثیر شخصیات کی شرکت ہوئی۔ ان اجتماعات میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس شعبۂ تعلیم و دارُالمدینہ محمد اَطہر عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شخصیات سے ملاقات فرمائی ● مجلس مدنی قافلہ کے تحت دارُالسّلام کورنگی (بابُ المدینہ کراچی) میں یادِ مدنی قافلہ اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ عطّاری کابینات حاجی محمد امین عطّاری نے بیان فرمایا ● مجلس خصوصی اسلامی بھائی کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن مرکزُ الاولیاء لاہور میں سنّتوں بھرا اجتماع منعقد کیا گیا جس میں بالخصوص قوتِ سماعت و گویائی سے محروم (Deaf and Dumb) اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ رکنِ شوریٰ یعفور رضا عطّاری نے اسلامی بھائیوں کو حقوقُ العباد کی اَہمیت کے حوالے سے مدنی پھول عنایت فرمائے جنہیں اشاروں کی زبان (Sign Language) میں خصوصی اسلامی بھائیوں کو سمجھایا گیا ● شہدائے کربلا کے ایصالِ ثواب کے لئے منڈی واربرٹن ضلع عطّار نگر (ننکانہ) کی مدینہ مسجد جبکہ مہران پور میں مجلس تاجران کے تحت سنّتوں بھرے اجتماعات ہوئے جن میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ عطّاری ممالک (یورپ) حاجی محمد اَطہر عطّاری نے بیانات فرمائے ● دعوتِ اسلامی کی مجلس ماہی گیر کے تحت بلدیہ ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) میں سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا ● مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت مرکزُ الاولیاء لاہور کی حنفی کابینہ میں سنّتوں بھرا اجتماع منعقد کیا گیا جس میں مختلف پروفیشنلز کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا نیز شُرَکا میں رسالہ

"جوانی کیسے گزاریں؟" تقسیم کرکے اسے ایک ہفتے میں پڑھنے کی ترغیب دلائی گئی ● جامع مسجد نورانی ملیر بابُ المدینہ (کراچی) میں سنّتوں بھرا اجتماع منعقِد ہوا جس میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ عطّاری کابینات حاجی محمد امین عطّاری نے بیان کرتے ہوئے شُرکا کو موت کی تیاری اور فکرِ آخرت کا ذہن دیا ● ظفروال (پنجاب) میں مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ اس اجتماع میں ظفروال، نارووال، شکرگڑھ، پسرور اور اطراف سے ٹیچرز و اسٹوڈنٹس اور مختلف اداروں سے وابستہ افراد نے شرکت کی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے علم و علما کے فضائل بیان فرمائے اور اجتماع میں شریک اسلامی بھائیوں نے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں عملاً شریک ہونے کی نیت کی۔ **تربیتی اجتماعات** مجلس مدنی انعامات کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن مرکزُ الاولیاء لاہور اور مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں تربیتی اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں مختلف اراکینِ شوریٰ نے ذمہ داران کی تربیت فرمائی ● گزشتہ دنوں تقریباً 300 اسلامی بھائیوں نے 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت پائی۔ ان عاشقانِ رسول کے لئے دیپال پور (پنجاب) میں تربیتی اجتماع منعقد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدنی قافلہ حاجی محمد امین قافلہ عطّاری نے 12 مدنی کاموں کے حوالے سے تربیت فرمائی۔ رکنِ شوریٰ نے بلال پور اوکاڑہ (پنجاب) میں منعقدہ تربیتی اجتماع میں بھی 12 ماہ کے مدنی قافلے کے مسافر عاشقانِ رسول کی تربیت فرمائی ● مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جہلم (پنجاب) میں منعقدہ تربیتی اجتماع میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد رفیع عطّاری نے مساجد کے امام صاحبان کی تربیت فرمائی ● مدنی مرکز فیضانِ مدینہ مدینۃُ الاولیاء ملتان میں تربیتی اجتماع منعقد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدرسۃُ المدینہ قاری محمد سلیم عطّاری نے اسلامی بھائیوں کی تربیت فرمائی۔

رُکنِ شوریٰ و نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ کی تنظیمی مصروفیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردارآباد (فیصل آباد) میں وقتاً فوقتاً مدنی قافلوں کی آمد کے ساتھ ساتھ ذمہ داران کے مدنی مشوروں اور تربیتی اجتماعات کا بھی سلسلہ رہتا ہے جن میں مختلف شہروں، ڈویژنوں اور شعبہ جات کے عاشقانِ رسول شرکت کی سعادت حاصل کرتے اور رکنِ شوریٰ و نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطاری سے مدنی تربیت پاتے ہیں۔ ان مواقع پر ذمہ داران کے پیشگی و کارکردگی جدول، ماہانہ کارکردگی، ذمہ داران کی تقرری اور طے شدہ اہداف کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ ملاقات و تقسیمِ رسائل کا بھی سلسلہ ہوتا ہے۔ مُحَرَّمُ الْحَرام اور صَفَرُ الْمُظَفَّر 1439ھ میں ان شعبہ جات و کابینہ / کابینات ذمّہ داران کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردارآباد (فیصل آباد) میں حاضری ہوئی: محمدی کابینات (کشمیر)، مجلس فیضانِ مدینہ، صحرائے مدینہ و المدینہ لائبریری، مجلسِ مالیات، مجلس حفاظتی امور، خود کفالت ذمہ داران، ناظمین مدرسۃ المدینہ للبنین (چشتی کابینات)، مجلس مدرسۃ المدینہ بالغان، مجلس اِزدِیادِ حُب اور مجلس مدنی مذاکرہ۔ مُحَرَّمُ الْحَرام 1439ھ میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں بھی نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ کا جدول رہا جس میں ان شعبہ جات کے ذمہ داران نے مدنی مشوروں اور تربیتی اجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل کی: مجلس مدنی بہاریں، مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ، مجلسِ جدول و تفتیش اور مجلس مدنی انعامات۔ **مدنی حلقے** دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے تحت مرکزُ الاولیاء لاہور میں علمائے کرام کے لئے مدنی حلقہ منعقد کیا گیا جس میں دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات بالخصوص درسِ نظامی کی درسی کتابوں کی اشاعت کے حوالے سے کاوشوں کا تعارف پیش کیا گیا ● مجلس تاجران کے تحت مرکزُ الاولیاء لاہور کی ٹمبر مارکیٹ میں شُو فیکٹری مالکان اور ٹمبر مارکیٹ کے تاجروں کے درمیان مدنی حلقے کا انعقاد کیا گیا جس میں اسلامی بھائیوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں سے آگاہ کیا گیا ● مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں مجلس ڈاکٹرز کے تحت شعبۂ طِب (Medical) سے وابستہ اسلامی بھائیوں کا مدنی حلقہ ہوا ● بحریہ ٹاؤن (مرکز الاولیاء لاہور) میں مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت شخصیات مدنی حلقہ منعقد ہوا جس میں مختلف کمپنیوں اور Software Houses کے مالکان سمیت دیگر شخصیات کی شرکت ہوئی، مبلغِ دعوتِ اسلامی نے شرکا کو مدنی پھول پیش کئے ● مرکزُ الاولیاء لاہور میں ڈاکٹر اسلامی بھائیوں کیلئے منعقد مدنی حلقے میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ ہجویری کابینات حاجی یعفور رضا عطّاری نے اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت فرمائی ● گلشنِ حدید (باب المدینہ کراچی) میں مجلس مکتوبات و تعویذاتِ

عطّاریہ کے تحت دعائے صحت مدنی حلقہ منعقد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس تراجم حاجی برکت علی عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا، بیان کے بعد شرکا کو تعویذاتِ عطّاریہ پیش کئے گئے اور استخارہ بھی کیا گیا مجلس اِزْدِیادِ حُب کے تحت بابُ الاسلام سندھ کے شہروں زم زم نگر حیدر آباد، نواب شاہ، ڈہرکی اور گھوٹکی میں مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا جن میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس اِزْدِیادِ حُب حاجی محمد علی عطّاری نے اسلامی بھائیوں کو مدنی پھول عنایت فرمائے مرکزُ الاولیاء لاہور میں واقع کنگ ایڈورڈ کالج کے ہاسٹل کی مسجد میں ڈاکٹرز کے درمیان مدنی حلقہ ہوا جس میں مبلغ دعوتِ اسلامی نے ایک باطنی گناہ "کینہ" کے حوالے سے مدنی پھول پیش کئے اور رسالہ "ظلم کا انجام" تحفۃً دے کر پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ **مختلف مدنی کورسز** دعوتِ اسلامی کی مجلسِ مدرسۃُ المدینہ کے تحت شعبۂ تجوید و قراءت و مُدرّس کورس قائم ہے جو درست قراٰنِ پاک پڑھنے اور پڑھانے کے حوالے سے ان کورسز کا انعقاد کرتا ہے: تجوید و قراءت کورس (مدت:12ماہ)، مُدرّس کورس (مدت:5ماہ)، قاعدہ ناظرہ کورس (مدت:7ماہ)، وقتاً فوقتاً ان کورسز کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ فروری 2012ء سے اگست 2017ء تک اس شعبے کے تحت 184 کورسز کروائے گئے جن میں 5381 اسلامی بھائیوں کو شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ تادمِ تحریر بابُ المدینہ (کراچی)، زم زم نگر حیدر آباد، گُجّو (باب الاسلام سندھ)، پشاور، اسلام آباد، مرکزُ الاولیاء لاہور، مدینۃُ الاولیاء ملتان، گوجرانوالہ اور سردارآباد (فیصل آباد) میں کورسز کا سلسلہ جاری ہے مجلس حفاظتی امور عالمی مدنی مرکز کے تحت دوسرا اصلاحِ اعمال کورس یکم صفر المظفر 1439ھ بمطابق 22 اکتوبر 2017ء اتوار سے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ صحرائے مدینہ ٹول پلازہ کراچی میں شروع ہو گیا۔ کورس کے شرکا کو مدنی مذاکرے کے بعد جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عبید رضا عطّاری مدنی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی پھولوں سے نوازا اور ملاقات بھی فرمائی۔ **مختلف اداروں میں نیکی کی دعوت** مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت مرکزُ الاولیاء لاہور کے مختلف تعلیمی اداروں میں مدنی دورے کا سلسلہ ہوا۔ مبلغ دعوتِ اسلامی نے پرنسپلز اور اساتذہ سے ملاقات کرکے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" تحفے میں پیش کیا نیز درجات (Class Rooms) میں جاکر طلبہ (Students) کو بھی نیکی کی دعوت پیش کی گئی اوکاڑہ میں بھی تعلیمی ادارے میں نیکی کی دعوت پیش کی گئی مرکزُ الاولیاء لاہور میں پانی سے متعلق سرکاری ادارے (WASA) کے ہیڈ آفس میں نیکی کی دعوت اور رسالہ "سمندری گنبد" کی تقسیم کا سلسلہ ہوا۔ **دعائے صحت** شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہمشیرہ کی صحت یابی کیلئے جامعۃُ المدینہ اوکاڑہ، پاک پتن، سردارآباد (فیصل آباد) اور جڑانوالہ کے طلبہ نے قراٰن خوانی، آیتِ کریمہ کے وِرد اور دعائے صحت کی ترکیب بنائی۔ **دعائے صحت اجتماعات** جنڈانوالہ اور حاصل پور (پنجاب) میں دعائے صحت اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں اسلامی بھائیوں کو فی سبیلِ اللہ تعویذاتِ عطّاریہ پیش کئے گئے نیز استخارہ بھی کیا گیا۔ **مدنی چینل پر "دارُالافتاء اہلِ سنّت" کا ہزارواں سلسلہ** مدنی چینل کے مقبولِ عام سلسلوں میں سے ایک سلسلہ دارُالافتاء اہلِ سنّت ہے جو 2008ء سے جاری ہے۔ اس سلسلے میں مفتیانِ کرام اسلامی بھائیوں کے سوالات کے جوابات عنایت فرماتے اور شرعی راہنمائی فرماتے ہیں۔ یہ سلسلہ ہفتہ، پیر، منگل اور بدھ کو بعدِ نمازِ مغرب، جمعرات کو بعدِ نمازِ عصر نیز بدھ کو صبح 8 بجکر 15 منٹ پر بھی نشر کیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ 10 اکتوبر 2017ء کو اس کے ہزار (1000) ویں سلسلے کے موقع پر خصوصی نشریات کی ترکیب ہوئی جس میں دارالافتاء اہلِ سنّت کے مفتیانِ کرام، اَراکینِ شوریٰ اور کثیر اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ اس موقع پر شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، نگران و اراکینِ شوریٰ اور دیگر اسلامی بھائیوں نے مبارک باد کے پیغامات بھی بھیجے۔ **مدرسۃُ المدینہ بالغان کی مدنی بہار** رمضانُ المبارک 1438ھ کے آخری عشرے میں اسلام آباد کے علاقے "بارہ کہو" کی ایک مسجد میں دعوتِ اسلامی کے تحت اجتماعی اعتکاف کی برکت سے معتکفین نے درست قراٰنِ پاک سیکھنے کی نیت کی۔ عید کے بعد اسلامی بھائیوں نے مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھنا شروع کیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ 30 اسلامی بھائیوں نے 92 دن میں مدنی قاعدہ مکمل کرنے کی سعادت پائی۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قراٰں عام ہو جائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مختلف مدنی کورسز 7 اکتوبر 2017ء سے بابُ المدینہ (کراچی)، سردار آباد (فیصل آباد)، اسلام آباد، زم زم نگر (حیدر آباد) اور گجرات میں قائم اِسلامی بہنوں کی مَدَنی تربیت گاہوں میں 12 دن کا "فیضانِ نماز کورس" ہوا جس میں 91 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔ اس کورس میں بالخصوص درست نماز اور قراٰنِ پاک پڑھنے کے حوالے سے تربیت کی جاتی ہے ● اسلامی بہنوں کو ضروری شرعی مسائل و معاملات سکھانے اور درست قراٰنِ پاک پڑھانے کے لئے 12 دن کا "اسلامی زندگی کورس" 23 ستمبر 2017ء سے پاکستان کے 6 شہروں بابُ المدینہ (کراچی)، سردار آباد (فیصل آباد)، گجرات، زم زم نگر (حیدر آباد)، گلزارِ طیبہ (سرگودھا) اور دار الحکومت اسلام آباد میں واقع اسلامی بہنوں کی مَدَنی تربیت گاہوں میں کروایا گیا، 122 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں ● نماز سے متعلق ضروری مسائل کا عِلْم حاصل کرنا ہر عاقِل بالغ مسلمان مرد و عورت کے لئے ضروری ہے۔ اسلامی بہنوں کو اس قسم کے مسائل سکھانے کے لئے روزانہ دو گھنٹے کے دورانیے پر مشتمل 19 دن کا کورس "اپنی نماز درست کیجئے" 3 جولائی 2017ء سے پاکستان کے تقریباً 317 مقامات پر کروایا گیا جس میں کم و بیش چار ہزار سات سو انچاس (4749) اسلامی بہنوں نے شریک ہو کر علمِ دین کے مدنی پھول حاصل کئے۔

اسلامی بہنوں کے مدنی کاموں کا اِجمالی جائزہ نیکی کی دعوت عام کرنے کے حوالے سے اسلامی بہنوں کے ستمبر 2017ء کے مدنی کاموں کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے: اِنفرادی کوشش کے ذریعے مدنی ماحول سے منسلک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد: 6460 ● روزانہ گھر درس دینے / سننے والی اسلامی بہنوں کی تعداد: 53475 ● روزانہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا بیان / مدنی مذاکرہ سننے والی اسلامی بہنوں کی تعداد: 72918 ● مدرسۃُ المدینہ بالغات کی تعداد: 2725 ● مدرسۃُ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد: 30650 ● ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کی تعداد: 6456 ● شُرَکا کی تعداد: 209916 ● ہفتہ وار مدنی دورہ کرنے والیوں کی تعداد: 16988 ● ہفتہ وار تربیتی حلقوں کی تعداد: 1019 ● شُرَکا کی تعداد: 16250 ● وصول ہونے والے مدنی انعامات کے رسائل کی تعداد: 40392 (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ)

فیضانِ جامعۃُ المدینہ کے مضامین بھیجنے والوں میں سے 11 منتخب نام

(1) محمد ناصر عطاری مدنی (مدرس جامعۃ المدینہ، میلسی، پنجاب) (2) عبدُ الله اوکاڑوی (دورۂ حدیث، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی) (3) عبد السلام عطاری (ایضاً) (4) محمد یوسف عطاری (ایضاً) (5) راحت خان عطاری (ایضاً) (6) معوذ رضا عطاری (ایضاً) (7) وقاص احمد عطاری (ایضاً) (8) بنتِ ضیاء الدین (معلمہ، جامعۃ المدینہ للبنات، باب المدینہ، کراچی) (9) بنتِ عبد المجید عطاریہ (ایضاً) (10) بنتِ افتخار احمد (دورۂ حدیث شریف، جامعۃ المدینہ للبنات، پنجاب) (11) بنتِ عبد القادر (ایضاً)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی "بنتِ دین محمد عطاریہ (ملیر، باب المدینہ کراچی)" کا نام نکلا جنہیں مدنی چیک روانہ کر دیا گیا۔ جواب بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام: (1) محمد رمضان ملتانی بن محمد عمر ملتانی (ناگور شریف راجستان ہند) (2) محمد سلمان بن محمد یونس (باب المدینہ کراچی) (3) اظہر مدنی بن نذر حسین (گجرات) (4) عمران بن محمد اسلم (بلوچستان) (5) بنتِ محمد یعقوب (ضیاکوٹ، سیالکوٹ) (6) بہاول شیر گل بن ناصر احمد گل (سردار آباد) (7) قاری عطاء الرحمن بن مقبول احمد (رحیم یار خان) (8) بنتِ حق نواز عطاریہ (میانوالی) (9) محمد حمزہ بن محمد شریف (ہری پور) (10) بنتِ مبارک علی عطاریہ (عمرکوٹ) (11) محمد ظریف بن سونا خان (خیبر پختون خواہ) (12) بنتِ محمد ایوب (ڈگری)

قبولِ اسلام کی مدنی بہار

28 ستمبر 2017ء کو مدنی دورے کی برکت سے یوگنڈا میں ایک غیر مسلم نے قبولِ اسلام کی سعادت پائی جن کا اسلامی نام حسین رکھا گیا۔

مظلومینِ برما کی غم گُساری عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے برما سے ہجرت کر کے بنگلہ دیش پہنچنے والے مظلوم مسلمانوں کی اِمداد کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ 21 اکتوبر 2017ء کو بھی مہاجرین میں اشیائے خورد و نوش اور دیگر سامان کثیر مقدار میں تقسیم کیا گیا اور مزید سلسلہ جاری ہے۔

نگرانِ شوریٰ کا سفرِ یورپ اکتوبر 2017ء کے ابتدائی ایّام میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا ابوحامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے اراکینِ شوریٰ حاجی عبد الحبیب عطّاری، حاجی محمد اظہر عطاری اور دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ مختلف ممالک کا مدنی سفر فرمایا، بعض ممالک میں مفتی ابوصالح محمد قاسم عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی بھی ہمراہ تھے۔ 3 سے 6 اکتوبر تک ترکی میں مدنی کاموں کا سلسلہ رہا ◆ 7 اکتوبر 2017ء بروز ہفتہ یہ مدنی قافلہ جرمنی پہنچا، اس دوران برطانیہ (UK) اور ساؤتھ افریقہ سے آنے والے اسلامی بھائی بھی مدنی قافلے میں شامل ہوگئے۔ 7 اکتوبر کو جرمنی کے شہر کوبلنز (Koblenz) میں بعد نمازِ عصر فیضانِ عطّار مسجد میں مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جبکہ بعد نمازِ عشا اقصیٰ مسجد میں نگرانِ شوریٰ نے اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت اور اگلے دن اسی مسجد میں نمازِ ظہر کے بعد سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان اور ملاقات فرمائی نیز فرینکفرٹ (Frankfurt) شہر میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے لئے لی گئی جگہ کا دورہ بھی فرمایا، تعمیرات مکمل ہونے کے بعد غالباً یہ یورپ کا سب سے بڑا مدنی مرکز ہوگا ◆ 9 اکتوبر 2017ء بروز پیر مدنی قافلے کے ہمراہ نگرانِ شوریٰ کی اسپین کے شہر ویلنسیا (Valencia) آمد ہوئی جہاں سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان فرمایا جس میں ویلنسیا کے علاوہ اسپین کے سات، آٹھ شہروں سے آنے والے تقریباً 900 اسلامی بھائیوں نے شرکت فرمائی۔ ویلنسیا کے بعد اسپین کے ایک اور شہر بارسلونا کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں بھی سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کا سلسلہ ہوا ◆ 11 اکتوبر 2017ء بروز بدھ یہ مدنی قافلہ اِٹلی کے شہر میلان کے ایئرپورٹ پہنچا جہاں کثیر اسلامی بھائیوں نے استقبال کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِٹلی کے گیارہ شہروں روم، بریشیا، میلان اور بلونیا وغیرہ میں دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ قائم ہیں۔ اِٹلی میں نمازِ ظہر کے بعد شخصیات سے ملاقات جبکہ بعد نمازِ مغرب محمدیہ مسجد بریشیا میں سنّتوں بھرے بیان کا سلسلہ ہوا جس میں کئی ملکوں کے تقریباً 1200 عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ نمازِ عشا کے بعد نگرانِ شوریٰ نے ملاقات فرمائی اور ذمہ داران کے مدنی مشورے میں مدنی کاموں کی ترغیب اور نیّتوں کا سلسلہ ہوا۔ 12 اکتوبر بروز جمعرات نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقے میں شرکت اور پھر بلونیا شہر کے لئے روانگی ہوئی۔ بلونیا میں نگرانِ شوریٰ نے نمازِ مغرب کے بعد مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بیان فرمایا جس میں 1600 سے

زائد اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ نمازِ عشا کے بعد نگرانِ شوریٰ نے اسلامی بھائیوں سے ملاقات فرمائی اور مدنی کاموں کی ترغیب دلائی جس کی بَرَکت سے 25 اسلامی بھائیوں نے درسِ فیضانِ سنّت کی نیّت کی نیز تین دن کے کئی مدنی قافلے تیار ہوئے جن میں سے ایک مدنی قافلے نے 13 تا 15 اکتوبر نگرانِ شوریٰ کے ساتھ برطانیہ (U.K.) کا سفر کیا۔

نگرانِ شوریٰ کی برطانیہ (U.K.) آمد

13 اکتوبر 2017ء بروز جمعہ نگرانِ شوریٰ دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ برطانیہ (U.K.) کے شہر برمنگھم تشریف لائے جہاں ایئرپورٹ پر اسلامی بھائیوں کی کثیر تعداد آپ کی منتظر تھی۔ برطانیہ میں نگرانِ شوریٰ نے 13 سے 23 اکتوبر تک قیام فرمایا اور اس دوران مختلف مدنی کاموں کا سلسلہ رہا جن میں سے چند یہ ہیں: مدنی مرکز فیضانِ مدینہ برمنگھم میں 13 اکتوبر بعد نمازِ مغرب مختلف مجالس کے ذمّہ داران کا مدنی مشورہ ● 14 اکتوبر بروز ہفتہ مدنی مذاکرے میں اجتماعی طور پر شرکت نیز سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان ● 15 اور 16 اکتوبر ذمّہ داران کے دو دن کے تربیتی اجتماع میں شرکت ● 17 اکتوبر کو بعد نمازِ مغرب کوینٹری (Coventry) میں فیضانِ اسلام مسجد کے افتتاح کے سلسلے میں سنّتوں بھرے اجتماع میں جبکہ نمازِ عشا کے بعد لیسٹر (Leicester) میں واقع عثمانیہ مسجد میں سنّتوں بھرا بیان ● 18 اکتوبر بروز بدھ نمازِ عصر کے بعد غوثیہ مسجد ٹیلفورڈ (Telford) میں جبکہ بعد نمازِ عشا جامع مسجد نیوپورٹ ویلز (Newport-Wales) میں سنّتوں بھرا بیان ● 19 اکتوبر بروز جمعرات نمازِ مغرب کے بعد جامع مسجد غوثیہ ایلزبرگ (Aylesburg) میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان ● 20 اکتوبر بروز جمعہ جامع مسجد غوثیہ ایلزبرگ (Aylesburg) میں سنّتوں بھرا بیان ● 21 اکتوبر بروز ہفتہ مدنی مذاکرے میں اجتماعی طور پر شرکت اور اس کے بعد ذمّہ داران کی مدنی تربیت۔

دستارِ فضیلت اجتماع

22 اکتوبر 2017ء بروز اتوار بریڈ فورڈ (U.K.) میں واقع جامعۃُ المدینہ میں بعد نمازِ ظہر درسِ نظامی (عالم کورس) مکمل کرنے والے اسلامی بھائیوں کے لئے دستارِ فضیلت اجتماع (Graduation Ceremony) کا سلسلہ ہوا۔ دستارِ فضیلت کی سعادت پانے والوں میں ایک ایسے اسلامی بھائی بھی شامل ہیں جو پہلے غیر مسلموں کے مبلغ (Preacher) اور مذہبی راہنما تھے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے انہیں نورِ ایمان نصیب ہوا۔ اسلام آوری کے بعد انہوں نے علمِ دین کے حصول کے لئے جامعۃُ المدینہ میں داخلہ لیا اور اب 73 سال کی عمر میں انہیں درسِ نظامی (عالم کورس) مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ دستارِ فضیلت اجتماع کے موقع پر سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے نگرانِ شوریٰ نے قراٰنِ پاک کے فضائل اور علم و عُلَما کی اَہمیت کو اجاگر کیا نیز 29 اکتوبر 2017ء سے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ راچڈیل میں ہونے والے 7 دن کے فیضانِ نماز کورس میں شرکت کی ترغیب بھی دلائی۔ اس پُروقار اجتماع میں مفتی شمس الھدیٰ مصباحی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی اور دیگر علمائے کرام نے بھی قدم رنجہ فرمایا۔

متفرق مدنی کام

اس کے علاوہ نگرانِ شوریٰ نے لندن (UK) کے قریبی شہر سلاؤ (Slough) میں نئے دارُالمدینہ کا دورہ فرمایا، اس موقع پر شخصیات اجتماع کا بھی سلسلہ ہوا۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ یکم (1st) جنوری 2018ء سے یہاں باقاعدہ درجات (Classes) کا آغاز ہوجائے گا ● لیوٹن میں مدنی حلقے میں شرکت فرمائی اور دعوتِ اسلامی کے لئے لی گئی جگہ کا دورہ فرمایا ● برمنگھم میں ”فیضانِ دیارِ مدینہ“ مسجد کے تعمیراتی کاموں کا جائزہ لیا ● مدنی مرکز فیضانِ مدینہ برسٹل (Bristol) کا معائنہ فرمایا ● نگرانِ شوریٰ نے برطانیہ (U.K.) کے اس مدنی دورے میں عُلَما و شخصیات اور مقامی عاشقانِ رسول سے ملاقات بھی فرمائی اور مختلف شخصیات کے گھروں پر مدنی حلقوں کا بھی سلسلہ رہا۔

اراکینِ شوریٰ کے بیرونِ ملک مدنی کام

رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری کی ڈنمارک کے شہر کوپن ہیگن آمد ہوئی جہاں سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کے علاوہ مختلف شخصیات سے ملاقات بھی ہوئی۔ رکنِ شوریٰ کی ترغیب پر اسلامی بھائیوں نے فیضانِ جمالِ مصطفےٰ مسجد بنانے کی نیّت کی ● یورپ کے ملک سوئیڈن میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ ڈنمارک کے بعد رکنِ شوریٰ سوئیڈن کے شہر مالمو (Malmo) تشریف لائے، اس شہر میں نہ صرف اسلامی بھائیوں

بلکہ اسلامی بہنوں کا بھی ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوتا ہے۔ مالمو کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ نے جوانی کی اہمیت کے حوالے سے بیان فرمایا۔ سوئیڈن کے ایک اور شہر گوتمبھر سے آنے والے اسلامی بھائی بھی رکنِ شوریٰ کی صحبت سے مستفید ہوئے اور بتایا کہ آئندہ ہفتے سے گوتمبھر میں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع شروع ہوجائے گا ● سوئیڈن کے بعد رکنِ شوریٰ کی ناروے کے شہر اوسلو تشریف آوری ہوئی جہاں انہوں نے سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان بھی فرمایا ● ناروے کے بعد رکنِ شوریٰ یونان کے دارالحکومت ایتھنز تشریف لے گئے جہاں مدنی کاموں میں شرکت فرمائی۔ سنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کی برکت سے یونان کے ایک جزیرے کریتی میں کچھ عرصہ قبل ہی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا سلسلہ ہوا ہے، ایتھنز کے بعد رکنِ شوریٰ کی اس جزیرے میں آمد ہوئی جہاں سنّتوں بھرے اجتماع میں کثیر اسلامی بھائی شریک ہوئے ● یونان کے بعد رکنِ شوریٰ کی اسپین آمد ہوئی اور یہاں بھی مختلف مدنی کاموں میں شرکت، بارسلونا میں سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان اور اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا سلسلہ رہا ● اسپین کے بعد رکنِ شوریٰ ویانا (آسٹریا) تشریف لائے جہاں سنّتوں بھرے بیان اور دیگر مدنی کاموں میں شرکت کے بعد آپ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے یورپ کے ایک اور ملک پولینڈ کے لئے روانہ ہوگئے ● رکنِ شوریٰ حاجی محمد بلال رضا عطّاری نے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے خلیج کا سفر فرمایا جہاں مقامی عاشقانِ رسول سے ملاقات، شخصیات کے مدنی حلقوں میں شرکت، مدرسۃُ المدینہ بالغان کے مدرّسین کے مدنی حلقے اور شعبہ جات کے ذمّہ داران کے مدنی مشوروں کا سلسلہ رہا اور رکنِ شوریٰ نے اسلامی بھائیوں کو تربیت کے مدنی پھول عنایت فرمائے ● رکنِ شوریٰ حاجی فضیل رضا عطّاری نے 18 تا 24 اکتوبر 2017ء ساؤتھ کوریا کا سفر فرمایا جہاں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ انچین اور مدنی مرکز فیضانِ مدینہ گمیے میں تین تین دن کے تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے جن میں رکنِ شوریٰ نے ذمہ دار اسلامی بھائیوں کی تربیت فرمائی۔ **نیپال میں تربیتی اجتماع اور دستارِ فضیلت کی بہاریں** 26 تا 29 اکتوبر 2017ء نیپال کے شہر نیپال گنج میں 4 دن کا تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس میں نیپال سمیت ہند اور بنگلہ دیش سے دعوتِ اسلامی کے تقریباً آٹھ ہزار (8000) ذمّہ داران نے شرکت کی سعادت پائی۔ اس تربیتی اجتماع میں جانشینِ امیرِ اہلِ سنت حضرت مولانا الحاج ابو اُسَید عبید رضا عطاری مدنی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا ابو حامد محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی، دیگر اراکینِ شوریٰ نے شرکا کی تربیت فرمائی۔ تربیتی اجتماع کے جامعۃ المدینہ سے فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی کا سلسلہ ہوا نیز نگرانِ شوریٰ کی ترغیب پر کثیر اسلامی بھائیوں نے اپنے آپ کو 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کے لئے پیش کیا۔ تربیتی اجتماع میں خصوصی اسلامی بھائیوں کے لئے الگ حلقہ لگایا گیا جس میں اشاروں کی زبان میں تربیت کا سلسلہ ہوا۔ **مدنی حلقے** جرمنی میں منعقدہ مدنی حلقے میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطّاری نے اسلامی بھائیوں کی تربیت فرمائی۔ مدنی حلقے میں جرمنی سمیت فرانس، ہالینڈ، برطانیہ (U.K.)، ناروے، ڈنمارک اور بیلجیئم کے عاشقانِ رسول نے شرکت فرمائی ● سوازی لینڈ میں 14 اکتوبر 2017ء کو مقامی اسلامی بھائی کے گھر پر مدنی حلقہ کا سلسلہ ہوا جس میں عاشقانِ رسول نے شرکت فرما کر مدنی پھول حاصل کئے ● ساؤتھ کوریا میں منعقد مدنی حلقے میں رکنِ شوریٰ حاجی فضیل رضا عطاری نے اسلامی بھائیوں کو مدنی پھول عنایت فرمائے ● مجلس تجہیز و تکفین کے تحت لندن (U.K.) اور دہلی (ہند) میں مدنی حلقے منعقد کئے گئے جن میں شریک اسلامی بھائیوں کی غسلِ میت اور تکفین و تدفین کے حوالے سے مدنی تربیت کی گئی ● ہند کے شہر اکولا (صوبہ مہاراشٹر) میں منعقد مدنی حلقے میں رکنِ شوریٰ سید محمد عارف علی عطاری نے اسلامی بھائیوں کو مدنی پھول عنایت فرمائے ● بھوساول (صوبہ مہاراشٹر ہند) میں شخصیات مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے شخصیات کو مسجد بنانے کی ترغیب دلائی ● مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سیکرامینٹو (USA) میں تربیتی مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا ● مجلس مکتوبات و

تعویذاتِ عطّاریہ کے تحت فیضانِ غریب نواز مسجد بلاسپور (صوبہ چھتیس گڑھ)، مدنی مرکز فیضانِ مدینہ رشید کالونی حیدر آباد دکن اور آگرہ (یوپی ہند) میں دعائے صحت اجتماعات کا سلسلہ ہوا جن میں سنّتوں بھرے بیانات کے بعد فی سبیلِ اللہ تعویذاتِ عطّاریہ دیئے گئے ● اِٹلی کے شہروں روم وغیرہ کے مدنی مراکز فیضانِ مدینہ میں مدنی حلقے منعقد کئے گئے جن میں شریک ہو کر کثیر اسلامی بھائیوں نے سنّتوں کے مدنی پھول حاصل کئے ● افریقی ملک یوگنڈا کے شہر کمپالا میں مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں نگرانِ کابینات نے اسلامی بھائیوں کو مدنی پھول پیش کئے۔ **یومِ قفلِ مدینہ اجتماعات** مجلس مدنی انعامات کے تحت ستمبر اور اکتوبر 2017ء میں ہند اور بنگلہ دیش میں کم وبیش 267 مقامات پر "یومِ قفلِ مدینہ" اجتماعات کا سلسلہ ہوا جن میں تقریباً 9133 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی۔ **مبلّغینِ دعوتِ اسلامی کا مدنی قافلوں میں سفر** ستمبر اور اکتوبر 2017ء میں مبلّغینِ دعوتِ اسلامی نے نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ان ممالک کا سفر کیا: کینیا، یوگنڈا، ساؤتھ افریقہ، متحدہ عرب امارات (UAE)، نیپال، تھائی لینڈ، ملائیشیا، ساؤتھ کوریا، اسپین، جرمنی، اٹلی، ڈنمارک، یونان، مصر (Egypt)، آسٹریا، پولینڈ، فرانس، بیلجیئم اور ہالینڈ۔ **عرس کے موقع پر مدنی کام** ہند کے شہر کچھوچھہ شریف میں حضرت سیّدنا مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے عرس مبارک کے موقع پر دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے تحت قرآن خوانی، مدنی حلقے اور فاتحہ ودعا کا سلسلہ ہوا۔ دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران نے زائرین اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت اور چوک درس کی ترکیب بنائی نیز رسائل بھی تقسیم کئے۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک (overseas) کی مدنی خبریں

مختلف مدنی کورسز دعوتِ اسلامی کی ذمّہ دار اسلامی بہنوں کو ضروری شرعی اَحکام اور مدنی کام سکھانے کے لئے 3 دن کا "مدنی کام کورس" ستمبر اور اکتوبر 2017ء میں ہند کے شہروں سنگلی (مہاراشٹر)، ہاسپیٹ (ضلع بیلاری، کرناٹک) اور ہوبلی (ضلع دھارواڑ، کرناٹک) میں کروایا گیا، 116 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں ● اکتوبر 2017ء میں ہند کے شہروں بنگلور (صوبہ کرناٹک) اور مورابی (صوبہ گجرات) میں 3 دن کا "مدنی انعامات کورس" منعقد کیا گیا، 83 اسلامی بہنوں کی شرکت ہوئی ● 26 گھنٹے کا "مدنی انعامات کورس" ہند کے شہروں اجیت پور (مہاراشٹر)، کولکاتہ (صوبہ بنگال) اور رفان پور (صوبہ گجرات) میں ستمبر اور اکتوبر 2017ء میں ہوا، 165 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔ **تجہیز و تکفین تربیتی اجتماعات** اسلامی بہنوں کو شرعی طریقے کے مطابق میّت کے غسل و کفن وغیرہ کا طریقہ سکھانے کے لئے "تجہیز و تکفین تربیتی اجتماعات" کا سلسلہ ستمبر 2017ء میں اِن مقامات پر ہوا: ● ناروے ● اسپین میں بارسلونا اور لوگرونو ● برطانیہ (U.K.) میں: روتھرہم (Rotherham)، ہیکمن ڈوائیک (Heckmondwike)، راچڈیل (Rochdale)، اولڈھام (Oldham)، گلاسگو (Glasgow)، ڈربی (Derby)، لیسٹر (Leicester) **ہند میں:** کولکاتہ (صوبہ بنگال)، گوپی گنج (یوپی) اور جونا گڑھ (صوبہ گجرات) نیز **بنگلہ دیش** کے مختلف شہر مجموعی طور پر تقریباً 538 اسلامی بہنوں نے ان تربیتی اجتماعات کی برکت سے تجہیز و تکفین کے حوالے سے تربیت حاصل کی۔ **اسلامی بہنوں کے مدنی کاموں کا اِجمالی جائزہ** ستمبر 2017ء میں اسلامی بہنوں کے بیرونِ ملک مدنی کاموں کی جھلکیاں پیشِ خدمت ہیں: انفرادی کوشش کے ذریعے مدنی ماحول سے منسلک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد: 2208 ● روزانہ گھر درس دینے/سننے والی اسلامی بہنوں کی تعداد: 17772 ● روزانہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا بیان/مدنی مذاکرہ سننے والی اسلامی بہنوں کی تعداد: 12665 ● مدرسۃ المدینہ بالغات کی تعداد: 561 ● مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد: 6001 ● ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کی تعداد: 2246 ● شُرَکا کی تعداد: 83661 ● ہفتہ وار مدنی دورہ کرنے والیوں کی تعداد: 6266 ● ہفتہ وار تربیتی حلقوں کی تعداد: 475 ● شُرَکا کی تعداد: 7804

جشنِ ولادت منانا کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! 12 ربیع الاوّل کو جشنِ ولادت کے موقع پر دنیا بھر میں عاشقانِ رسول اجتماعِ میلاد اور جلوسِ میلاد وغیرہ کے ذریعے اپنی محبتوں کا اظہار کرتے ہیں، عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، "دعوتِ اسلامی" بھی اس میں اپنا خوب حصّہ ملاتی ہے اور دنیا کے مختلف ممالک کے مختلف علاقوں کے مختلف حصوں میں مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ ولادت دھوم دھام سے مناتی ہے، مَدَنی پرچم لگائے جاتے ہیں، چَراغاں (Lighting) اور اجتماعِ میلاد کی ترکیب ہوتی ہے، ولادتِ مصطفٰے کی گھڑی میں صبحِ بہاراں منائی جاتی ہے، پھر 12 ربیع الاوّل کو دن کے وقت بے شمار جلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں۔ ہمارا ہر کام شریعت کے مطابق ہونا چاہئے، چنانچہ جشنِ ولادت منانے کے حوالے سے عاشقانِ رسول کی خدمت میں چند مَدَنی پھول پیش کرتا ہوں: بارھویں شریف کو ہوسکے تو کپڑے، عمامہ شریف، ٹوپی، سربند، مسواک، عطر کی شیشی، رومال، چادر، گھڑی، چشمہ، چپّل، موزے وغیرہ غرض ہر چیز نئی استعمال کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عشقِ رسول میں اِضافہ ہوگا ظاہر کو نیا کرنے کے ساتھ ساتھ باطن کو گناہوں سے صاف ستھرا گویا نیا کرنے کے لئے سچّی پکّی توبہ کیجئے جشنِ ولادت کی خوشی میں چَراغاں ضرور کیجئے، مگر اپنے آپ کو سُنّتوں اور اخلاقِ حَسَنہ سے آراستہ کرنے میں بھی غفلت نہ برتئے جلوسِ میلاد میں باوضو، نگاہیں جھکائے، نعت شریف پڑھتے ہوئے ہاتھوں میں مَدَنی جھنڈے لئے پُروقار اور مؤدّب انداز میں شرکت کیجئے جلوسِ میلاد میں اِس طرح تصوّر کیجئے کہ میں مکّۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں ہوں اور حضرتِ سیّدتنا بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر برکتیں لینے جا رہا ہوں اور نور کی برسات ہو رہی ہے تنگ گلیوں میں جلوسِ میلاد نکالنے کی بجائے جہاں تک ممکن ہو کشادہ جگہ کی ترکیب بنائی جائے تاکہ گاڑی چلانے اور پیدل چلنے والوں کو تکلیف نہ ہو جلوسِ میلاد میں نیاز لوگوں کی طرف پھینکنے کی بجائے ہاتھوں میں دیجئے تاکہ رزق ضائع نہ ہو اور بے حُرمتی سے بھی محفوظ رہے جلوسِ میلاد میں ایسے نعرے نہ لگائے جائیں جن سے کسی قسم کے اِشتعال کا اندیشہ ہو جلوسِ میلاد میں گھوڑے اور اُونٹ وغیرہ نہ لائے جائیں کیونکہ اِن کے پیشاب وغیرہ سے کپڑے ناپاک ہونے کا اندیشہ رہتا ہے جلوسِ میلاد کے دوران بھی اذان کا احترام کیجئے اور نماز باجماعت کے لئے قریبی مسجد کا رُخ کیجئے گانا بجانا، ڈانس کرنا ویسے بھی ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، تو جلوسِ میلاد میں ایسا کرنا کتنا سخت حرام ہوگا! جلوسِ میلاد میں ہوسکے تو روزہ رکھ کر شرکت کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب ملے گا۔ (مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، دریافت کرنے پر فرمایا: اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (مسلم، حدیث: 2750)) جشنِ ولادت پر گھروں اور دیگر عمارتوں وغیرہ پر مَدَنی جھنڈا لہرانے سے خوشی کا اِظہار اور عشقِ رسول میں اِضافہ ہوتا ہے، بارھویں شریف کے بعد جھنڈوں کو اُتار کر سنبھال لیجئے تاکہ یہ ہوا اور بارش وغیرہ سے متاثر ہو کر تار تار نہ ہوں، باادب بانصیب۔ (مزید تفصیل کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالہ صبحِ بہاراں (صفحہ 31تا20) کا مطالعہ کیجئے)

ISBN 978-969-631-215-4
0132023

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net